اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com
https://www.zubinovelszone.in

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar
Lams E Junoon By Zoya Ali Shah
Dedar E Yaar By Gumnam Larki
Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra
Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki
Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal
Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3
Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat
Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special
Short Novels
Long Novels
Digest Novels
Romantic Novels
Facebook Novels
Ebook Novels PDF
Youtube Novels PDF

مکمل ناول

سکون روح ہو تم

اقراء رائٹس

Zubi Novels Zone

"امی سا دیکھیں ناولی نے مجھے مارا ہے۔۔"

روتا ہوا اپنی امی سا کے پاس آیا۔

"ارے میرا بیٹا روتے نہیں ہے ولی بیٹا کیوں مارا آپ نے بھائی کو چھوٹا ہے نا آپ سے۔۔۔"

آٹھ سالہ عبدلغنی اپنی ماں سے لپٹا آپ اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

"امی سا میں نے کچھ نہیں کیا غنی نے میری کار توڑ دی میں نے نے بابا سا سے
"شکایات لگانے کو کہا تو یہ آپ کے پاس آ گیا روتا ہوا۔۔
دس سالہ عبدالولی ناک پھلا کر بولا۔۔
جبکہ ماں کے پلو سے چپکا غنی اسکے ناک پھولانے پر کھلکھلا کر ہنسا ہنسی تو ان کی
ماں سا کو بھی آئی مگر وہ ہنسی دبا گئی اور مصنوعی گھوری سے غنی کو دیکھا تو اسنے
فورن دانت اندر کر لئے۔۔۔

"ایسے نہیں کرتے غنی بچے۔"
پر یہ مجھے نہیں دیں رہا تھا جبھی میں نے توڑ دی۔۔"وہ تیکھے پن سے بولا۔"
آپ کو کوئی چیز نہیں ملے گی تو توڑ دو گے کیا کتنی غلط بات ہے میں نے یہ "
"سکھایا ہے آپ کو۔؟

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

انہوں نے غنی کان پکڑا۔

ولی نے منہ بنا کر اپنے بھائی کو دیکھا پھر وہاں سے بھاگ گیا۔۔

ابھی شام کا وقت تھا اور اس وقت بانو بیگم اپنے دونوں بچوں کو لے کر ملک حویلی کے گارڈن میں اکر بیٹھ جاتی تھیں بچے اپنا کھیلتے رہتے وہ انکو سکون سے بیٹھ کر دیکھتی۔

"چلو جاؤ جا کر سوری بولو بھائی کو وہ معاف کر دے گا۔"

"مگر اسنے نہیں کیا معاف تو میں اسکے بال نوچ لوں گا۔۔"

وہ بھی اپنے کرتے کا کالر ٹھیک کرتا اکڑ کر بولا۔

"غنی بہت بد تمیز ہو گئے ہو۔اب کچھ کیا تو اچھا نہیں ہو گا جاؤ اب۔۔"

"!!جی ماں سا۔"

وہ بھی بس اتنا کہتا گارڈن کی دوسری جانب بھاگا تاکہ اپنے بھائی کو ڈھونڈ سکے

۔۔

وہ بھی سر جھٹکتی اپنی شال اپنے گرد ٹھیک کرتی وہاں رکھی چیئر پر براجمان ہو گئیں۔۔

ماں سا، ماں سا، !! "ابھی انہیں بیٹھے کچھ پل ہی گزرے تھے کے ولی کی" آواز سن کر وہ جھٹکے سے اٹھی اور اسی طرف بھاگی جہاں ان کے بیٹے تھے۔۔

انکا دل یکدم گھبرا گیا تھا۔

یااللہ خیر !! "وہ تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں پہنچی۔۔ "

تو انکی آنکھیں ساکت رہ گئی وہ فوراً ولی کے پاس پہنچی۔ "

ولی یہ کون ہے"۔۔۔۔ولی کے ہاتھوں میں چھوٹے سے کمبل میں لپٹا "
وجود دیکھ کر وہ حیران رہ گئیں۔

ماں سا ادھر اسکو کتا کاٹ لیتا اسی لئے میں بچا کر لے آیا اسکو دیکھیں یہ کتنی "
"پیاری ہے کتنی سوفٹ ہے۔۔

ولی پیار سے اسکا گال چھوتا اپنی ماں سے بولا۔۔

کاکا۔۔۔۔
بانو نے ولی کی گود سے اس بچے کو لیا اور گیٹ پر کھڑے چوکیدار کو آواز دی
۔۔۔

جی بی بی جی!!"چوکیدار مودب انداز میں سر جھکا کر بولا۔۔"

"کاکا یہ بچہ کہاں سے آیا ولی کو ملا ہے یہاں سے۔۔۔"

بی بی جی مجھے نہیں پتا میں ابھی عصر کی نماز ادا کر کے آیا ہوں تو ولی بابا اسکو" اندر لے جا رہے تھے۔۔مجھے لگا حویلی میں کوئی مہمان آیا ہو گا اسی کا بچہ ہو گا "۔

اسنے وضاحت دی۔

بانو نے اس بچی کو دیکھا جو اب رو رہی تھی۔وہ اسے لئے اندر حویلی میں میں" آگئی پیچھے پیچھے ان کے بیٹے بھی تھے۔۔۔

"امی سا یہ بوائے ہے یا گرل؟"

بیٹا یہ گرل ہے۔۔انہوں نے اسے تھپکی دی اور رضیہ نو کرانی کو بلا کر اسے"
دودھ لانے کو کہا بچی کے لئے۔

ماں سا آپ کو کیسے پتا؟"غنی اس بچی کو دیکھ کر بولا۔۔۔"
بیٹا اسکا چہرہ دیکھو نقشہ لڑکیوں کے جیسا ہے اور اسکا پنک کمبل۔۔"انہوں"
نے غنی کو نرمی سے سمجھایا۔۔۔

غنی ہاں میں سر ہلا کر ان کے پاس بیٹھ گیا جب کے ولی اس بچی کے ساتھ چپکا
بیٹھا تھا۔۔۔

"ماں سا یہ ڈول ہے اسکا فس کتنا سوفٹ اور کیوٹ ہے۔"
ولی اس کو نظروں کے حصار میں لئے بانو سے بولا۔۔۔

بانو اپنے بیٹے کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

ہاں بول صحیح رہے ہو اس پر اللہ کو نور ہے بہت الگ ہی لگ رہی ہے یہ" بچی۔۔" بانو محبت سے بولی۔۔۔

ولی بچی کا ہاتھ چھو کر دیکھنے لگا پھر یکدم کھلکھلایا اسکے ہاتھ بہت نرم اور نازک تھے۔

ماں یہ میری ہے میری ڈول اپنے کیا کہا تھا ابھی اللہ کا نور نا بس اللہ کا نور " میرے پاس رہے گا اور میں اسکے ساتھ کھیلا کروں گا کیونکہ یہ ڈول ہے میری اور غنی کو نہیں دوں گا۔۔

اور اسکا نام نورے ہے۔۔"بچی کا معصوم پر نور چہرے پر لب رکھتا وہ بچی کا " نام رکھ گیا۔

ہاہاہا تم ہی کھیلو اس سے لڑکیوں کی طرح آئی ایم ناٹ انٹرسٹڈ"

"۔۔۔۔۔۔۔۔

ولی غنی کو گھورنے لگا۔

"ہاں کھیلوں گا۔۔یہ صرف میری ڈول ہے۔۔"

ولی جذباتی ہوتا بولا تھا وہ کسی بھی طرح اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔

ولی یہ چھوٹی ہے ابھی اور یہ کسی کی بے بی ہے پتا نہیں کون چھوڑ گیا اللہ کا"

"عذاب آئے گا کیسے اتنی معصوم کو چھوڑ گئے۔۔۔۔

وہ بڑبڑائی تھیں۔

ولی انکو دیکھ کر منہ بسور گیا تو پھر میں کیا کروں۔۔۔

بانو کچھ بولتی اس سے پہلے ہی انکی ساس خالدہ بیگم وہاں آئی اور اپنی کرخت آواز میں بولی

"بانو یہ کسے لیے بیٹھی ہو تم کہاں سے آگئی یہ بچی۔۔۔؟"

"ماں سا یہ بچی پتا نہیں کون ہمارے گیٹ پر چھوڑ گیا۔۔"

بانو پریشانی سے بولی جانتی تھی آب الگ ہنگاما ہو گا۔۔۔

اور تو اندر لے آئی جا، جا کر وہی ڈال آ، اللہ جانے کون سر کا عذاب ہمارے " در پر پھینک گیا "

وہ حکم دیتی سوفے پر بیٹھ گئی۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

ماں سا یہ بچی ہے ہم کیسے اسے واپس پھینک دیں۔۔" وہ تڑپ کر بولی۔۔۔"

خالدہ بیگم نے درشتگی سے انکو دیکھا پھر بولی۔

جب اسکو پیدا کرنے والے پیدا کر کے چھوڑ گئے پھر تم کون ہوتی ہو اسکو" "یہاں رکھنے والی۔۔؟

"ماں سا میں یہ نہیں کرونگی میں بھی ماں ہوں اور عورت ہوں میں کیسے سب جانتے ہوئے بھی اس بچی کو گلی میں پھینک آؤں میں اسکو حیوانوں کے ہاتھ چڑھا دوں ایسا نہیں کر سکتی میں۔۔۔"

وہ آج پہلی بار بولی تھی اپنی ساس کے سامنے انکی ممتا نے گوارا نہیں کیا کے ایک بچی کو وہ بے اسرا چھوڑ دیں۔۔۔

"آجانے دیں اپنے بابا سا کو اور احد کو بتاتی ہوں میں سب۔۔"
وہ سخت لہجے میں کہتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔

بانو نے اپنی نم آنکھیں صاف کی اور بچی کو اٹھائے اپنے کمرے میں لیں آئی بچے وہاں اپنی دادی سا کو دیکھ کر ہی فوراً وہاں سے رفو چکر ہو گئے تھے۔۔۔

"یااللہ میں ایک معصوم کو اس دنیا کے حوالے نہیں کر سکتی تو ہی سب کا ہے تو ہی سب کی مدد کرتا ہے اگر تو نے اس بچی کے لئے ہمیں وصیلہ بنایا ہے تو 'یا اللہ مجھے ثابت قدم رکھنا امین۔۔"

وہ اس بچی کو لے کر بیڈ پر گئی وہ بچی آب سکون سے سو رہی تھی اسکا آب پیٹ بھر گیا تھا۔

"میں نے ہمیشہ چاہا کہ تم مجھ سے محبت کرو، ہر طرح سے کوشش کی ایسی" کوشش جو بھکاری کسی مالدار سے ایک آنا مانگنے کے لئے کرتا ہے،

لیکن شاید میری صدا میں ہی وہ اثر نہ تھا اگر ہوتا تو محبت نہ سہی تمہیں مجھ سے ہمدردی تو ہو ہی جاتی مجھ میں ہی کوئی کمی ہو گی جس سے میں انجان اور تم باخبر تھے اس لئے میں آج تمہیں اپنے گھٹن بھرے ساتھ سے آزاد کرتا ہوں اب تمہاری قسمت کے دروازے کھل گئے ہیں تم پر،،

میں نے تمہیں کبھی کوئی بد دعا نہیں دی کیوں کہ جس دل میں محبت رہتی ہو وہاں دعائیں رہتی ہیں ہاں مگر کبھی کبھی دعاوں میں اثر نہیں رہتا میری "دعاوں میں بھی نہیں رہا کم از کم تمہارے معاملے میں تو یہ ہی ہوا ہے۔۔

Zubi Novels Zone

وہ لڑکی روتے ہوئے زمیں بوس ہوئی سرخ چہرہ وحشت زدہ آنکھیں۔۔

وہ تڑپ رہی تھی جبھی زور سے "کٹ" کی آواز آئی۔۔

سپر واو!!"سب سین ختم ہوا ڈائریکٹر خوشی سے تالیاں بجائیں جا رہا تھا"

!! عدن بہت زبردست"

"ارے اب بس کرو شمس میں تھک گئی ہوں اب تو میں جاؤں ناں۔"

"ہاں جائیں آپ اپکا تو یہاں آنا ہی ہماری ذات پر احسان تھا۔۔۔"

ڈائریکٹر منہ بنا کر بولا عدن کو ہنسی آگئی۔۔۔

"یار تم فلمز بنانا چھوڑو خود کروایکٹنگ واللہ کمال کے ڈرامہ باز ہو۔۔۔"

شمس نے گھور کر اسے دیکھا

"تم گھر جاؤ ذرا میں یہ سب پیک اپ کرادوں۔۔ "

"ہاں ہاں جاؤ جواب جو نہیں ہے بھاگو گے ہی۔۔۔"

عدن نے پیچھے سے ہانک لگائی شمس جاتے جاتے روکا پیچھے موڑ کر عدن کو دیکھا۔۔

سرخ رنگ کو کلیوں والی فراک زیب تن کیے کھولے سیدھے گولڈن کندھے تک آتے بال، کھڑی ناک جس میں چھوٹی سی نوز پن ڈالی گئی تھی،

اعنابی کٹاؤدار لب جن پر پنک لپسٹک لگائی گئی تھی، گرے آنکھیں گول سرخ سفید چہرہ لمبا دراز قد شمس ایک پل کو اسکی خوبصورتی میں کھو سا گیا۔

وہ بہت سی حسین لڑکیوں میں رہا تھا مگر عدن اسے سب سے الگ اور منفرد لگتی تھی۔

اس کی چمکدار جلد پر نظر ٹھہرتی ہی نہیں تھی۔ جبکہ اس کی بے باکی جو سب کو ناگوار گزرتی تھی وہ شمس کو متوجہ کرتی تھی۔

عدن یکدم پزل ہوتی وہاں سے بھاگ نکلی نجانے یہ بولڈ سی عدن شمس کے سامنے کیوں گڑبڑا جاتی تھی۔۔

اس کی بولتی نگاہوں کا مفہوم وہ سمجھ کر بھی انجان بن جاتی تھی۔

بلیک کلر کی بی ایم ڈبلیو چلاتا ہوا وجود مسلسل کسی سے بلیو توتھ کے زریعے بات کررہا تھا۔۔

آنکھوں پر لگا کالا چشمہ ہاتھ میں پہنی برانڈڈ گھڑی بلیک کوٹ پینٹ ملبوس کئے اسکی سرخ سفید رنگت پر خوب جچ رہا تھا وہ کوئی شہزادہ معلوم ہو رہا تھا ---

چہرے پر بیزاری کے تاثر تھے وہ جھنجھلا کر گاڑی ایک سائیڈ روک گیا۔۔۔

بابا سا پلیز میں آپ کو بتا چکا ہوں یہاں کا کام بہت زیادہ ہے ایک ہفتے میں کیسے ختم کروں؟؟"
"مجھے آپ نے یہاں کام کرنے بھیجا تھا ناں اب وہی سب کر رہا ہوں تو آب کیا پرابلم ہے۔۔۔؟"
وہ ایسا ہی تھا، منہ پھٹ سر پھرا سا۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا جس پر وہ لب بھنیچ کر رہ گیا۔۔۔

مطلب میں سب چھوڑ کر گھر آجاؤں او کے آجاتا ہوں پھر میں واپس نہیں آوں گا یہاں۔۔۔ُ

ہاں مت آنا تم حویلی پہنچو۔" انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔"

یہ کیا بات ہوئی؟" وہ بلیوتوتھ کان سے نکال کر منہ بنا کر بولا۔۔۔"

پھر واپس گاڑی سٹارٹ کی اسے آب گھر جا کر پیکنگ بھی کرنی تھی۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی،۔وہ حسین مورت کسی کا بھی ایمان آسانی سے ڈگمگا سکتی تھی۔۔

لبوں پر لپ سٹک لگاتے اس کے ہاتھ تھمے۔

اسے پیچھے سے کسی نے اپنے حصار میں قید کیا۔

وہ اچانک گھبرا گئی مگر خود کو اپنے شوہر کے گھیرے حصار میں پا کر پر سکون ہوئی۔۔

کیسی ہو؟"اسے خود سے لگائے وہ پر جذب آنچ دیتے لہجے میں بولا۔"

کالے رنگ کی ساڑی زیب تن کیے جس کا گلہ کافی دیپ تھا اور بازو بھی نہ ہونے کے برابر تھے،آنکھوں پر کیا ڈارک میکپ،بھوری آنکھیں جن پر لینس لگے ہوئے تھے،بھرے بھرے لب جن ور دیپ ریڈ کلر کی لیپسٹک

لگی تھی پتلا ماڈلز جیسا فیس تھا غرض ہر چیز ہی مصنوعی تھی،۔پر پھر بھی وہ اس کا بے انتہا دیوانہ تھا

میں ٹھیک تم کیسے ہو؟"،وہ ادا سے بولتی اپنی سفید بانہیں اس کی گردن میں" ڈال چکی تھی۔

"میری جان آپ کے سامنے ہوں۔۔"

اسے خود میں بھنچے وہ پر شدت لہجے میں بولا۔۔۔

"آپ کو یاد ہو تو ہمیں جانا ہے آج پارٹی تھی نا؟؟؟"

وہ بوکھلا کر دور ہونے لگی۔۔پر وہ پھر سے اس کی کمر جکڑ چکا تھا۔

"چھوڑو پارٹی کو،میں بس تم میں کھو جانا چاہتا ہوں۔۔"

وہ یکدم اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا۔۔۔

منتشا یکدم سانس روک گئی۔۔۔اس کا پر شدت لمس ہمیشہ اسے بوکھلا دیتا تھا۔

اس کی بانہوں میں بکھرتی وہ اس وقت سب بھول گئی تھی۔

پورش علاقے کا یہ سب سے خوبصورت ویلا تھا یہاں کی ہر چیز اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔یہ ولا ان دونوں کی محبت کے بہت سے راز خود میں چھپائے کھڑا تھا۔

"اپنی بیوی کو لگام لگاؤ احد ملک ورنہ میں بتا رہی ہوں اچھا نہیں ہوگا۔۔"

دادی سا احد ملک کے اتے ساتھ ہی پھٹ پڑی تھیں۔

ماں سا ہوا کیا ہے آپ مجھے بتائے تو سہی احد ملک پریشان ہوئے تذبذب" کے عالم میں بولے۔۔

جبکہ نظریں سامنے سے آتی اپنی بیوی پر ٹھہر گئی۔
ہاتھ میں لیا بے بی کوٹ ان کو حیران کر گیا۔۔

دیکھ لے گیٹ پر کسی کا پڑا گناہ اٹھا کر ہمارے گھر لے آئی ہے،۔میں نے کہا"
"اسے پھینک تو کہنے لگی اماں جی اسے میں پالوں گی۔۔
وہ نفرت سے چبا چبا کر بولی۔۔

جب کے احد ملک ساکت کھڑے اس بچی کو دیکھتے رہے اور اپنی ماں کی باتیں سن کر گویا انکا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔۔۔انہیں امید نہیں تھی وہ اس حد تک سفاک ہوں گی۔

ماں سا اتنی بچی ہے کیسے ممکن ہے کہ میں ظالم بن جاؤں۔؟"۔۔"

وہ سرخ آنکھوں سے انکو دیکھ کر اپنا لہجہ دھیما رکھے ہوئے بولے۔۔۔

برخودار پھر سے ہم دادا بن گئے تم نے بتایا ہی نہیں"۔۔"

حویلی کے داخلی دروازے سے سردار یاور ملک داخل ہوتے خوشی سے بولے۔۔۔

وہ دھیمی چال چلتے ان کے قریب آئے سفید رنگ کا کوٹن کا سوٹ پہنے ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے اپنی بڑھتی عمر میں بھی وہ بہت خوبصورت دکھتے تھے سر پر بال اور چہرے کی داڑھی پر اب سفیدی آچکی تھی۔۔۔

یہ اپ کیا بول رہے ہے سائیں؟"خالدہ بیگم تڑخ کر بولی۔"

تواحد ملک نے بغیر وقت ضائع کیے سب باتیں ان کے گوش گزار دی۔۔۔

یاور ملک نے پر سوچ نظروں سے اس پیاری سی بچی کو دیکھا۔۔

ھمم!! انہوں نے کچھ سوچ کر سر اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ بچی یہی رہے گی ہم اسے کہیں بھی نہیں چھوڑ سکتے بہت چھوٹی ہے یہ اللہ کا دیا تحفہ ہے ہم اس بچی کو اپنی بچی سمجھ کر پرورش کر سکتے ہیں اور مجھے یقین ہے بہو تم اسکی بہت اچھی تربیت کرو گی۔۔۔"

یاور ملک نے اپنا فیصلہ سنایا تو بانو اور احد کی سانس میں سانس آئی اور خوشی سے نم آنکھیں لئے ہاں میں سر ہلایا۔

" بابا سا آپکو کوئی شکایات نہیں ہو گی ارے یہ ہماری بیٹی ہے اب تم جاؤ اسے لٹا دو بچی سو رہی ہے۔"

انہوں نے بچی کو محبت دیکھ کر کہا۔ جبکہ خالدہ بیگم کے ماتھے پر تیوری بڑھ گئی تھی۔۔وہ بہو بیٹے کے سامنے بمشکل خاموش رہی تھیں۔

تو بانو فوراً اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

" جی آپ بھی آجائیں۔"

اب یاور ملک نے مسکراہٹ چھپا کر اپنی بیوی سے کہا جو انہیں گھور رہی تھی ۔۔

"کیوں گلے میں طوق ڈال رہے ہیں سائیں آپ۔۔۔"

وہ ان کے ساتھ کمرے میں اکر بیڈ پر بیٹھتی پریشانی سے بولی

کیسی باتیں کر رہی ہو تم کو تو بیٹی کی خواہش تھی ناں مگر اللہ نے نہیں دی" تمہیں نہ ہی تمہارے بیٹے کو دی جب تمہارے گھر خود اللہ نے رحمت بھیجی ہے تو ناشکری نہیں کرو۔۔"

وہ سختی سے کہتے آخر میں نرم پڑے۔۔۔

خالدہ بیگم نے بستر پر لیٹ کر منہ بنایا آب ان کے بحث کرنے سے کچھ نہیں ہونا تھا وہ جانتی تھی سردار یاور ملک کا فیصلہ حتمی ہے۔۔۔۔۔

یہ ہے ملک حویلی جہاں کے مکین نہایت محبت کرنے والے اور رحم دل تھے ۔۔۔۔

حویلی وسیع پیمانے پر بنائی گئی تھی باہر کے گیٹ کے سائیڈ میں ایک تختی تھی جس پر سنہرے حرفوں میں ملک حویلی لکھا تھا۔۔۔

اندر جاتے ہی ایک طرف گارڈن تھا جس میں کئی رنگ کے پھول لگے ہوئے تھے زمین پر اُگی ہوئی گھاس کو خوبصورتی سے تراشا گیا تھا جبکہ دوسری طرف گاڑیاں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

دروازے سے داخل ہوتے تو سامنے ہی بڑا سالاؤنج تھا جہاں بڑے بڑے قیمتی صوفے رکھے ہوئے تھے جن پر دادی سا براجمان تھی۔۔

بیچ میں رکھی سینٹر ٹیبل سے ہر کچھ دیر بعد بادام اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال رہی تھی۔۔۔

سردار یاور ملک اس گاؤں کے سردار تھے۔

یہاں پر انکا بھرپور رعب اور دبدبا تھا ہر شخص ان سے اپنائیت سے ملتا تھا کیونکی وہ ہر ایک کی مدد بلا کسی کو دکھاوا کیئے کر دیا کرتے تھے۔۔۔

یاور ملک کی زوجہ خالدہ کچھ سخت مزاج کی مالک تھیں۔
وہ اگر محبت کرتی تھی تو اپنے پوتوں سے جو ہر وقت شرارتوں میں لگے رہتے انکو ڈانٹ کر رعب تو جما لیتی تھی مگر محبت بہت کرتی تھیں۔

انکا ایک ہی بیٹا تھا۔ جسکو انہوں نے نازو سے پالا تھا احد ملک اور ان کے بیٹے عبدالولی اور عبدالغنی حویلی میں یہی تین افراد تھے جن سے وہ بیلوس محبت کرتی تھی۔
جب کے بہو سے بھی انکی نہیں بنتی تھی بانو ان سے کبھی کچھ نہیں کہتی تھی مگر وہ ان کو اپنے بیٹے کے قابل نہیں لگتی تھی انکا خوبصورت بیٹا لمبا قد سرخ سفید رنگت جب کے بانو سا والی رنگت مگر پرکشش تھی انکی شادی یاور ملک کی

پسند سے ہوئی تھی اس پسند میں احد ملک کی بھی محبت شامل تھی جس سے خالدہ بیگم آج تک انجان تھی۔جب کے یاور ملک نے اپنے بیٹے کی پسند کو ترجیع دے کر خاموشی سے شادی کروادی تھی۔

بابا سامیں نورے کو روم میں لے جاؤں؟؟۔۔۔۔ولی خوشی سے اچھلتا" ہوا بولا۔۔۔

اپنے روم میں کیوں بھئی انھوں نے آنکھیں چھوٹی کریں اسے گھورا اور اس پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

"ماں سایہ میری ہے۔۔"

بتائے باباسا کو ولی منہ بنا کر بولا تو احد ملک قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔

Zubi Novels Zone

اسکو دیکھو ابھی سے بہن کے لئے اتنی محبت ہے وہ ولی کا ماتھا چوم کر خوشی سے بولے۔۔۔

باباشی ازمائی ڈول ناٹ سسٹر۔۔"وہ چڑ گیا تھا احد ملک نے حیران ہو کر" اپنے بیٹے کو دیکھا پھر اپنی بیوی کو۔۔۔

"یہی ضد ہے اسکی سائیں مجھے اسکی یہ بچکانہ باتیں خوف دلا رہی ہے۔۔۔"

بانو پریشانی سے بولی پھر نورے کو دیکھا جو آب آنکھیں کھولے چھت پر لگے بلب کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی ولی اسی کے پاس بیٹھا نورے کو نہارنے میں مصروف تھا۔۔۔

تم سوچو نہیں زیادہ پریشان نہیں ہو۔ایسا ہوا بھی تو میں ہوں۔یہاں اوکے"

"۔۔

وہ انہیں اپنے حصار میں لئے تسلی دیتے بولے تو بانو بھی سر ہلا کر رہ گئی

"سردار سائیں آپ جانتے ہیں کہ آپ کی ہم کتنی عزت کرتے ہیں مگر آپ کے گھر اس بچی کا ہونا آپ کی عزت پر انگلی اٹھانے کے برابر ہے۔۔گاؤں کے سرپنچ ہیں آپ۔۔۔! آپ کو ہی دیکھ کر ہم سب چلتے ہیں ایسے اقدامات نہیں اٹھایئے کہ سب آپ کے در پر آکر آپ کو رسوا کریں۔۔"

وہ آدمی اسپاٹ چہرہ کریں انکو جلال دلا گیا تھا۔۔

مردان خانے میں تمام ہی گاؤں کے بزرگ جمع ہوئے تھے ان کی حویلی میں کسی لاوارث کو رکھا گیا تھا اسی بات کا فائدہ اٹھا کر سردار یاور ملک کو نیچا دکھانے والے افراد آج جمع ہو گئے تھے۔

"تم ہوش میں ہو یا ہوش ہی کھو گئے ہیں تم لوگوں کے ؟؟"

سردار یاور کی چنگھاڑتی ہوئی آواز پر وہاں یکدم خاموشی ہو گئی تھی ۔۔

تم سب لوگوں کا اس بچی سے تعلق نہیں ہے وہ ہمارے گھر کی بیٹی بن کر رہ رہی ہے سمجھ آئی ہے اگر تم لوگوں کے اندر انسانیت نہیں تو کیا مجھ مم بھی نہیں ہو گی ؟"

وہ لال آنکھوں سے یکدم دھاڑے تھے ۔۔

سردار سائیں کہیں وہ آپکے ہی بیٹے احد ملک کا خون تو نہیں ۔۔۔؟"

مردان خانے میں یکدم موت کا سا سناٹا چھا گیا سردار یاور نے گویا اپنا غصہ، دبانے کے لئے آنکھیں ضبط سے بند کی۔۔۔۔

"اپنی زبان کو لگام دو میرے بیٹے پر نہیں آنا ابھی وہ یہاں نہیں ہے شکر کرو ورنہ تم زندہ نہیں جاتے۔"

سردار یاور نے سختی سے باور کروایا۔

تبھی مردان خانے میں احد ملک داخل ہوئے سفید رنگ کا سوٹ پہنے کندھوں پر کالی شال ڈالے پیروں میں کھیڑی پہنے وہ ایک خوبصورت پر کشش وڈیرہ ہی لگ رہے تھے۔۔

"آؤ احد!! یاور ملک نے احد ملک کو کہا تو وہ سلام کرتے ان کے ساتھ والے" صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔

احد ملک ہم نے فیصلہ کیا ہے آج ابھی اور اسی وقت عبدلولی احد ملک کے" ساتھ نورے کا نکاح ہو گا۔۔۔"سردار یاور ملک نے گویا سب کے سروں پر دھماکہ کیا سب دم سادھے انکو دیکھنے لگے۔۔۔

سردار یاور اب آرام سے سب کے چہرے دیکھ رہے تھے جو انکو بے عزت کرنے آیئے تھے اپنی منہ کی کھا کر رہ گئے۔۔۔
اب تو یقین آ گیا ناں کہ وہ بچی لاوارث ہے۔۔پر اب ہمارے گھر کی بہو آپ" "سب کے سامنے بنے گی۔۔

"!! باباسا"

احد ملک نے اپنی حیرانی پر قابو پاتے کچھ بولنا چاہا مگر ان کے بولنے سے پہلے ہی یاور ملک کی بولتی آنکھیں احد ملک کو خاموش کروا گئی تھی۔

"جاؤ مولوی صاحب کا انتظام کرو۔۔"

انہوں نے احد ملک کو اگلا حکم دیا تو وہ سر ہلا کر باہر کی طرف بڑھے۔۔

"اب نکاح کے بعد ہی سب یہاں سے رخصت ہو جایئے گا۔۔ "

سردار یاور کی سر سراتی ہوئی آواز پر سب نے کھسیانی ہنسی سمیت سر کو جنبش دی۔

Zubi Novels Zone

حویلی میں نکاح کی خبر جیسے ہی ہوئی خالدہ بیگم (دادی سا) کو لگا انکے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈال دیا گیا ہو ال دوسری طرف بانو بھی یہ سب ماجرا دیکھ کر حیران ہوئی۔

"نہیں بلکل نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔

خالدہ بیگم گیٹ سے داخل ہوتے یاور ملک کو دیکھ کر سیخ پا ہوئی۔

"خاموش ہمارا فیصلہ ہے کوئی بھی بین نہ ڈالے سمجھ گئے سب۔۔"

یاور ملک سختی سے بولے آخر میں ایک خفا سی نظر اپنی زوجہ پر ڈالی وہ ہمیشہ ان کے فیصلے پر شور اور واویلا کرتی تھی مگر آج وہ انکو بھی سختی سے ڈپٹ گئے تھے آج سوال انکی عزت پر اٹھا تھا۔۔۔

وہ کہہ کر جا چکے تھے خالدہ بیگم بھی ان کے پیچھے گئی

بانو نے سوالیہ نظروں سے احد ملک کو دیکھا تو وہ کندھے اچکا کر رہ گئے

"تم جاؤ ولی کو تیار کرواؤ پھر نورے اور اسے ساتھ لے کر ہی نیچے آنا۔۔۔"

تو بانو سر ہلا کر اوپر چلی گئی دل ہی دل میں وہ بے انتہا خوش تھی آب ان کی نورے ہمیشہ یہی رہے گی۔۔۔

"سائیں آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ نے تو وعدہ کیا تھا ولی کی تو میں نے اپنی پسند سے شادی کرنی تھی۔۔"آپ اس لاوارث کو اپنے گھر کی بہو کیسے بنا سکتے ہیں؟؟"خالدہ بیگم نم آنکھوں سے شکوہ کناں ہوئیں۔۔۔

"وہ بھی انسان ہے،اور لاوارث اب وہ نہیں رہے گی۔۔اور جو میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا ختم بات ہماری عزت کا سوال ہے لوگ اس بچی پر ہم پر انگلیاں اٹھا رہے ہیں اس سب میں یہی ٹھیک ہے۔۔لوگوں کی زبان بند ہو جائے گی ۔۔اور وہ محفوظ بھی ہو جائے گی۔۔۔"

خالدہ بیگم خاموشی سے ان کو سنتی رہی پھر خود پر جبر کرتی اٹھ کھڑی ہوئی

"ٹھیک ہے سائیں جیسا آپ کہیں اس کو تو ویسے بھی میں نے زندہ نہیں چھوڑنا مر ہی جائیگی کچھ وقت میں۔۔۔" دادی سا سفاکیت سے بولی چہرے سے نورے کے لئے صرف نفرت ہی نفرت نظر آرہی تھی داداسائیں نے تاسف سے انکو دیکھا دل میں اللہ سے ان کے دل نرم کرنے کی دعا تھی انہوں نے ۔۔۔۔

"باباسائیں آجائے مردان خانے میں مولوی آگیا ہے۔۔۔"

"ہاں چلو برخودار ولی آگیا ہے۔۔؟"

انہوں نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں جی آگیا ہے چلو پھر بسمللہ کرتے ہیں نیک کام میں دیر کیسی۔۔"

وہ دونوں تو چلے گئے دادی سا کے دل میں نفرت کی ایک تہہ تھی جو جم گئی تھی اس نفرت میں وہ شاید اندھی ہو گئی تھی اور اس نفرت میں ہر حد پار کرنے کو بھی تیار تھیں۔۔۔

باباسا اب یہ سچ میں میری ہے ؟؟؟۔۔۔۔"ولی محبت سے کچھ ماہ کی" نورے کو گود میں لئے بولا۔۔

دس سالہ ولی کالے رنگ کے شلوار قمیض پہنے براؤن بال کھڑی نام بھوری آنکھوں میں اشتیاق لئے بولا۔۔۔

"بالکل ہمارے ولی کی ہے۔۔۔"

دادا سائیں نے احد کو بوکھلا تا دیکھ نرمی سے بولا جب کے صوفے پر بیٹھی دادی سا کلس کر رہ گئی۔۔

تو اب میں اس کو روم میں لے جاؤں۔۔۔"اسکی معصومانہ بات پر سب کا" قہقہ نکلا۔۔۔

بے صبرا ہے پورا۔۔"احد ملک نے اس کے بال بگاڑے اور اس کی گود" سے نورے کو لیا۔۔

"ابھی تو بالکل نہیں بڑے ہو جاؤ جب لے جانا۔۔"

"پر بابا سائیں ابھی لے کر جانا چاہتا ہوں نا۔۔"

ولی منہ پھولا کر بولا۔۔۔

ہاہاہاڈول سے کھیلے گا ولی۔۔۔" غنی نے مذاق اڑایا۔۔۔"

ولی منہ بنا کر پاؤں پٹک کر لیونگ روم سے نکل گیا۔۔

نکاح کچھ دیر پہلے ہی ہوا تھا اور کس دل سے دادی سا خاموش تھی یہ تو وہ ہی جانتی تھی۔۔۔

وقت پر لگا کر اڑا تھا اس وقت میں بہت سی تبدیلیاں آ گئی تھی۔

نورے آب چار سال کی ہو گئی تھی جب کے ولی چودہ سال کا اس کے میٹرک کے پیپرز ہو رہے تھے۔۔

جبکہ غنی بارہ سال کا اٹھویں کلاس میں تھا۔۔

نورے کو ابھی اسکول میں داخلہ کروایا تھا جس پر بہت سی بحث کے بعد اسے اسکول بھجا گیا۔۔

ولی پیپرز کے بعد تمہیں شہر جانا ہے آگے پڑھنے کے لیے۔۔۔" احد ملک" نے اس کو یاد دلایا۔۔

پر بابا سامیں اکیلا کیا کروں گا نورے کے ساتھ کھیل بھی نہیں سکوں گا" وہ" منہ پھولا کر بولا۔۔

کوئی بات نہیں پڑھائی پوری کرو پھر نورے کو ساتھ لیجانا کوئی نہیں روکے " گا۔۔"۔

احد ملک نے لالچ دیا۔۔۔

ولی کھلکھلایا۔

واہ میں لے جاؤ گا اپنی ڈول کو ساتھ میں پڑھ کر واپس آؤں گا۔ڈن۔۔"

"۔۔۔

بالکل چلو کل آخری پیپر ہے وہ دے کر تم شاپنگ کر آنا پھر پرائیویٹ کالج"

"ہے تو ادھر رزلٹ سے پہلے ہو جائے گا ایڈ مشن بھی۔۔۔

جی باباسامیں آپ یاد کرلیتا ہوں۔یہ اردو یاد نہیں ہوتی مجھے۔۔"وہ غالب"

کا شعر یاد کرتا منہ بسور گیا۔۔۔

ارے میرے لال یاد کر لے آگے کام آئے گا نورے ناراض ہو گی تو تم"

"غالب کی شعر پڑھ پڑھ کر منا لینا۔۔۔

اتنے مشکل کام میں نہیں کروں گا میں اسکو ناراض ہی نہیں کرونگا۔۔"وہ منہ بنا کر بولا تو احد ملک ہنس دیے ان کے دل میں ہزار وسوسے تھے مگر وہ خود کو پر سکون کیے ہوئے تھے۔۔۔

آج کا سب سے زیادہ بھاری تھا آج اس کو سب کو چھوڑ کر جانا تھا۔۔۔
ولی کب سے اپنے کمرے میں بند نورے کو روتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

(ٹم جالہے ہو۔۔)۔۔

تم جا رہے ہو؟"نورے روتے ہوئے بولی اسکے سرخ پھولے ہوئے گالوں" پر آنسوں بہہ رہے تھے۔۔

ڈول ہونا تم کیوں رو رہی ہو میں تم سے روز کال پر بات کروں گا۔۔"اس کا" چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرے وہ نم لہجے میں بولا۔۔۔۔

!!نہیں جاؤ تم۔۔۔۔"

نورے یار چپ ہو جاؤ اسے خود کے اندر بھینچ آب وہ بھی رو پڑا تھا۔۔۔

دونوں ہی رو رہے تھے آگے کیا ہونا ہے اس سے بے خبر ایک دوسرے سے دور ہو جانے پر رو رہے تھے۔۔۔

چلو آؤ باہر چلیں۔"اسے خود سے الگ کرتا وہ اپنا چہرہ صاف کرتا بولا پھر اپنی" شرٹ کی استین سے نورے کا چہرہ صاف کیا۔۔

"نہیں جاؤ گی میں۔۔۔

وہ پھر روئی اسے خود سے پرے دھکا دیا مگر وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔۔

میری ڈول ناراض ہو گئی"۔۔وہ اس کے گال کھینچے اسے گدگدانے لگا"

تھا۔۔

اچھا نورے سنو ہمیشہ خود کی حفاظت کرنا روز اسکول جانا کوئی ڈانٹے بھی تو"

رونا مت اگنور کرنا سمجھ آئی۔۔۔"آپ کے ولی تھوڑا سختی سے بولا اور ایک

بار اسکا چہرہ صاف کیا۔۔

چلو اب۔۔۔"وہ اسے لئے نیچے آیا تو سب نے ہی سکھ کا سانس لیا نورے"

صبح سے ہی اپنے کمرے میں بند تھی سب ہی پریشان تھے اب اسکو ساتھ آتا

دیکھ تھوڑا سکون ملا تھا سب کو سوائے دادی سا کے۔۔

ولی کے ہاتھ میں نورے کا ہاتھ دیکھ کر انھوں نے نفرت سے منہ پھرا۔۔

چلو ولی گاڑی میں بیٹھو اسکے نیچے آتے ہی احد ملک بولے اور پورچ کی طرف چل دے۔۔۔

نورے اپنا خیال رکھنا۔۔اس کے چہرے کو اپنے ہاتھو میں بھرتا پریشانی سے" بولا

وہ سوں سوں کرتے ہاں میں سر ہلا گئی۔

چلو اب اپنا ڈمپل تو دکھاؤ کب سے بس روئی جا رہی ہو۔۔۔"اس کی کمر پر" ہاتھ رکھیں گدگدی کی تو کھلکھلا کر ہنسی اور اسکا ڈمپل واضح ہوا ولی ایک دم جھک کر اس کے دونوں گال چوم لیے۔۔

بانو نم آنکھوں سے مسکرا دی ولی بغیر کسی کو دیکھے پورچ میں بھاگ گیا اسکے آنسوں نجانے کیوں بہہ نکلے تھے۔

وہ اکر سیٹ پر بیٹھ گیا اندر غنی پہلے سے بیٹھا تھا۔۔

"لڑکیوں کی طرح نہیں روتم میں نور کا خیال رکھوں گا۔"

تم مارو گے اس کو دور رہنا اس سے۔۔"ولی نے آنکھیں دکھائی۔"

بہن ہے میری میں کیوں ماروں گا پر و مس تم اب چپ ہو جاؤ۔۔۔"غنی" نے منہ بنا کر کہا تو ولی چپ ہو گیا۔

غنی دادا سا اور بابا سا کے ساتھ اس کو چھوڑنے جا رہا تھا ایئر پورٹ۔۔۔۔

سارا راستہ وہ خاموش رہا دل کا چین سکوں وہ سب آج پیچھے چھوڑے جا رہا تھا ۔۔۔۔

آج تو وقت ہی نہیں ہے میں جاتی ہو آپ باہر بابا سا انتظار کر رہے ہیں میرا:

"امی سا اللّٰہ حافظ۔۔

ان کا گال چومتی وہ بیگ سنبھالے اٹھ کر باہر بھاگی۔

جتنی دیر وہ وہاں موجود رہی تھی۔۔اس کا معصوم حسن دادی کو چبھتا رہا تھا۔۔وہ کافی خوبصورت تھی۔اتنی کہ کبھی کبھی انہیں اس کے خوبصورت چہرے سے خوف آتا تھا کہ ولی۔۔اس کا دیوانہ نہ ہو جائے۔

یہ لڑکی ہمیشہ بغیر کھائے پیے جاتی ہے۔۔" بانو بیگم پریشان ہوئی۔۔"
ہنہہ مفت کی روٹیاں ہے اور روز ہی کھاتی ہے ایک وقت کا نہیں کھائے "
"گی تو مر نہیں جائے گی۔۔۔

دادی سا پھنکار کر بولی۔
بانو بیگم نے ٹیبل پر رکھی ہر چیز پر نظر ڈالی پھر ایک افسوس کی نظر دادی سا پر
"ڈائننگ ٹیبل پر ہر طرح کی اشیا موجود تھی جو سب کے کھانے کے بعد بھی بچی ہوئی تھی اگر وہ معصوم دو نوالے کھا جاتی تو انکا کیا جاتا؟؟؟؟۔۔۔۔بانو

بیگم جانتی تھی وہ دادی سا کی آئے دن کے طعنوں کی وجہ سے دن بہ دن اپنا کھانا ختم کرتی جا رہی ہے۔

دادی کی ہر وقت کی دھتکار اسے احساسِ کمتری میں مبتلا کر رہی تھی۔ گھر میں رہنے والوں پر اپنے آپ کو صرف بوجھ سمجھنے لگی تھی۔ بانو بیگم ہی سوچتے آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔ وہ نا جانے کتنے آنسو چھپا لیتی تھی۔

دادی سا بھی آب لیونگ روم میں چلی آئی۔۔

وہاں رکھیں پان دان میں سے اپنے لئے ایک پان نکال کر منہ میں ڈالا۔۔۔

ولی کے جانے کے دو سال بعد ہی غنی بھی شہر چلا گیا تھا وہاں انکو کسی ہوسٹل کے بجائے یاور ملک نے ایک فلیٹ میں رہنے کو ترجیع دی تھی ان کے ساتھ

ان لوگوں کا خاص ملازم تھا جو انکی پل پل کی خبر یاور ملک اور احد ملک کو دیتا تھا۔۔۔

ولی کو گئے چھ سال ہو گئے تھے جب کے غنی کو چار سال ہو گئے تھے ولی کی پڑھائی مکمل ہونے میں دو سال تھے اور پھر اس نے واپس آجانا تھا یہ وقت جتنا ولی کے لئے مشکل تھا اتنا ہی کٹھن نورے کے لئے تھا۔۔

برو تمہارا دل نہیں بھرتا پڑھ پڑھ کر۔۔؟" غنی بیڈ پر کود کر بیٹھتا منہ بنا کر" بولا۔۔۔

ولی نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔۔

" ہاں نہیں تھکتا تمہاری طرح لڑکیوں والی فیلڈ نہیں لی میں نے۔۔"

ولی نے لتاڑا۔۔

برو تم کیا جانو بہت سکوپ ہے فیشن ڈیزائنر بن کر نام روشن کرونگا اپنے" "دادا ساکا۔۔۔

غنی کالر جھاڑ کر بولا۔۔

ہاں زنانہ کپڑے پہننا پھر اسی دن مار کھاؤ گے اپنے انہیں دادا سا سے"
۔۔۔"

ولی قہقہ لگا کر بولا.. وہ بہت کم مسکراتا تھا۔اس کی طبعیت سنجیدہ ٹائپ تھی۔۔پر غنی کی موجودگی میں اس کی سنجیدگی کم ہو جاتی تھی۔

نہیں میرا اپنا سٹینڈرڈ ہو گا میرے سامنے کسی ایک کی نہیں چلے گی سب"
"میرے حکم کے غلام ہوں گے ایک وقت آئے گا دیکھنا تم۔۔۔
غنی کی آنکھوں سے مغروریت چھلکی تھی ولی نے تاسف سے اسے دیکھا۔
غنی اتنا یاد رکھنا کبھی ایسا کچھ نہیں کرنا کہ ہماری ماں کی تربیت پر کوئی انگلی"
"اٹھائے۔۔۔

ولی نے اسپاٹ چہرہ کرے اسے باور کرایا تو غنی سر جھٹک کر واپس بیڈ پر بیٹھ گیا

۔

"سنا ہے تمہاری کلاس کی سی آر بہت خوبصورت ہے۔۔"

غنی بات بدلتا اس کے بیڈ پر پھل کر لیٹ گیا

ولی نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا

"ہوگی مجھے کیا پتا؟ "

ولی کندھے اچکا کر بولا اور واپس نوٹس پر جھکا، نورے کا معصوم چہرہ دماغ میں گھوما تو دل بے قرار ہوا تھا۔۔ نا جانے وہ کتنی بڑی ہو گئی تھی۔؟۔

"ہاں دیکھنا بھی مت میری بہن کے حق پر ڈاکا نہیں پڑنے دونگا میں۔۔۔"

غنی بول کر بیڈ سے اٹھتا باہر نکل گیا۔۔

ولی یکدم ساکت ہوا تھا پھر چہرے پر سرد تاثرا بھرے "تم اتنی بدل جاؤ گی

"سوچا بھی نہ تھا۔

وہ لب بھینچ کر سوچ کر رہ گیا۔۔

آنکھوں کے پردے پر بچپن کی خوبصورت یادیں یکدم کسی فلم کی طرح لہرا

گئی۔۔

ولی تم یہ پھول مجھے دے دو۔۔"وہ گارڈن میں لگے۔گلاب کے پھول کو"

دیکھ کر بولی۔۔۔

"نورے اس میں کانٹے ہیں۔۔"

چودہ سالہ ولی منہ بسور کر بولا۔۔

تم مجھے دے دو نا کچھ نہیں ہو گا۔۔"نورے نم آنکھوں سے بولی۔۔۔"

ولی یکدم گھبراتا اس کے پاس آیا

نورے میری ڈول پلیز رونا نہیں میں ہوں نا ابھی اس کے کانٹے چُن کر " ہٹا دیتا ہوں پھر تمہیں پھول دے دوں گا۔۔"

تو روتی ہوئی نورے یکدم کھلکھلا اٹھی اس کے پھولے گالوں میں پڑھتا ڈمپل واضح ہوا۔۔۔

افففف یہ تمہارا ڈمپل بہت زیادہ پیارا ہے۔۔۔" ولی نے اسکے گال پر بوسہ " دیا۔۔

"چلو یہاں بیٹھو۔۔"
گارڈن میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر ولی نے اٹھا کر اسکو بٹھایا۔

میں لے کر آتا ہوں پھول۔۔۔" کہہ کر وہ چل دیا نورے وہی بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔گلابی رنگ کی فراک میں دو پونی بندھے سرخ و سفید رنگت بھوری آنکھیں پھولے ہوئے گال ان پر پڑتا خوبصورت ڈمپل بلاشبہ وہ بلا کا حسن رکھتی تھی جبھی تو عبدلولی احد ملک جو کسی کو منہ نہیں لگاتا تھا وہ اس چھوٹی سی لڑکی کا بچپن سے ہی دیوانہ تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد ولی پھول لے آیا تھا لو نورے اسنے ہاتھ میں پکڑا پھول آگے کیا نورے کے۔۔۔

مگر وہ بس اس کے ہاتھوں کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتی رہی۔۔۔

کیا ہو گیا اب لو بھی۔" بلیک شرٹ پینٹ پہنے خوبرو سے ولی نے پھول مزید" آگے کیا۔

اس کی سیاہ آنکھوں سے ذہانت چھلکتی تھی۔

خون"۔۔۔"

"خون نکل رہا ہے ولی۔۔"

نورے یکدم زور زور سے روتی اس کا ہاتھ پکڑ کر پھونک مارنے لگی۔

بچپن تھا ناجبھی آب تو اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے۔"ولی نے سر جھٹکا سینت" میں اچانک گھٹن ہونے لگی تھی۔۔

اٹھ کر اسنے پردے کھولے اور باہر کا منظر دیکھنے لگا یہاں درخت ہی درخت لائن سے لگے ہوئے تھے آس پاس گاڑیاں کھڑی تھی۔۔۔

آسمان پر چمکتا چاند بھی اداس لگا تھا عبدالولی کو بیس سالہ ولی بلیک پینٹ اپر وائٹ ٹی شرٹ پہنے پیشانی پر بکھرے سیلکی سیاہ مائل بال کھڑی مغرور ناک سیاہ آنکھیں جن میں ہمہ وقت سنجیدگی رچی بسی رہتی تھی۔۔۔

بادلوں کی اوٹ میں چھپا چاند پر نظریں جمائے وہ گہری سوچ میں تھا۔

بڑے سے لیونگ روم میں اس وقت کوئی بھی نا تھا سوائے دس سالہ نورے کے۔۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھی گود میں رکھی ٹرے سے کھانا کھا رہی تھی۔۔

اورنج کلر کا فراک زیب تن کیے بھورے بال چوٹی میں قید تھے بھوری آنکھیں جن میں اداسی اور خوف ہلکورے لیتا رہتا تھا لمبی خم دار پلکے گلابی کٹاؤ دار لب پھولے گال جن پر ڈمپل تھا مگر جیسے جیسے وہ بڑری ہوتی جارہی تھی ویسے ویسے وہ گم ہوتا جارہا تھا۔۔۔

وہ بے خیالی میں کھانا کھا رہی تھی کے

"اے بس کر کتنا کھائے گی منحوس ماری چل ہٹا اسے۔ "

یکدم کال میں دادی ساکی گرجدار آواز بلند ہوئی۔۔۔

اسکی کی گود سے ٹرے اٹھا کر ٹیبل پر پٹکی نورے یکدم کانپ کر رہ گئی سانس سینے میں ہی اٹک گیا تھا

وہ کچھ دیر پہلے ہی اسکول سے آئی تھی بھوک اب برداشت نہ ہوئی تو وہ کھانا کھانے بیٹھی تھی مگر اسکو کیا معلوم تھا کہ آج کھانا بھی اس کو نصیب نہیں ہو گا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی اٹھ یہاں سے۔۔۔"انہوں نے نفرت سے کہا تو وہ خوف سے کھڑی ہوئی۔۔

"منہ نہ دیکھ میرا۔ بلکہ میرے پاؤں دبا۔۔۔"

وہ پھیل کر لیٹتی اسے حکم دینے لگی۔

نورے خود پر ضبط کرتی ان کے پیر دبانے لگی۔۔

"ایک بات بتا۔۔۔"

دادی نے اس کے معصوم چہرے پر نظر جمائی۔

"تیرا دل نہیں کرتا؟؟؟"

کک کس چیز کا؟؟"وہ صرف بڑبڑائی تھی۔"

"ڈوب کر مر جانے کا۔۔۔۔"

نورے نے بھیگی پلکیں اٹھا کر انہیں دیکھا۔جن کے چہرے پر نفرت ہی نفرت پھیلی تھی

"تو یہاں سے چلی جائے تو بہتر ہے ویسے بھی ولی نے آکر تجھے چھوڑ ہی دینا ہے۔۔۔"

"پر وہ مم مجھے کیوں چھوڑیں گے۔۔میں تو ان کے ساتھ نہیں رہتی۔۔۔"

دادی ساسیدھی ہوتی اس کے کندھے پر زور سے تھپڑ مارتی اس کی چوٹی پکڑ غرائی۔

بڑی معصوم بنتی ہے۔۔تجھے نہیں پتہ کیوں چھوڑے گا۔۔"وہ دس سالہ" معصوم بچی سے الجھتی بھول گئی تھیں کہ وہ ان سب کے بارے میں کیا جانتی ہو گی۔۔

نورے اور ولی دونوں ہی اپنے نکاح سے واقف تھے فرق بس اتنا تھا ولی اب سمجھدار ہو گیا تھا نورے اب بھی بچی تھی، نکاح کا کیا جانتی تھی وہ معصوم لڑکی۔۔بس یہ پتہ تھا کہ وہ ولی کی دلہن بن کر ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گی۔ مگر بچپن سے یہی بات سنتی دادی سے کہ ولی چھوڑ دیگا وہ اندر ہی اندر خوفزدہ رہنے لگی تھی۔۔

پر آج ہمت کر کے پوچھ ہی لیا تھا۔۔جس کے نتیجے میں ان کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ اس کا کندھا ہلا گیا تھا۔

کہاں جاتا ہے تیرا کھانا دم لگا کیسے پیر دبا رہی ہے؟" اپنے پیر سے ٹھوکر مارتی اسے سوچوں کے بھنور سے باہر لائیں۔۔۔۔۔۔۔

مری مری سی وہ پیر دباتی رہی آنکھوں میں کئی آنسوا کر خشک ہو گئے تھے۔۔۔کندھے پر جلن ہونے لگی۔۔وہ ہمیشہ اس کے وجود کو نشانہ بناتی تھی۔جانتی تھی کہ وہ کبھی دکھا نہیں سکے گی۔۔

چل جا منحوس ذرا دم نہیں اور سن لے ولی آیا اور اس کے سامنے نظر بھی نہیں آنا تو سمجھی۔ورنہ تیری گردن مروڑ دوں گی۔۔۔"

اٹھ کر بیٹھتی اسکا بازو جکڑے باور کرایا اسے اس وقت خالدہ بیگم ایک خونخوار خوفناک چڑیل لگی تھی۔

نورے شدت سے روتی ہاں میں سر ہلا گئی تو وہ بھی اسکا بازو جھٹک گئی وہ
روتے ہوئے بھاگی تھی۔۔

اور اپنے کمرے میں ہی جا کر دم لیا تھا۔۔۔

می۔میں مر جاؤ گی پھر سب روئیں گے دیکھنا۔۔ولی بھی روئے گا۔۔۔ولی"
"تم چلے گئے۔۔نورے روتی ہے تمہیں یاد کرتی ہے۔۔۔

وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی پھوٹ پھوٹ کر روئی۔۔دل دماغ میں ولی تھا۔جبکہ
زبان بھی ولی ولی کا ورد کر رہی تھی۔۔
معصوم سی تھی وہ پردادی کو نا جانے کونسا بیر تھا اس لڑکی سے۔۔اور یہ نفرت
نا جانے نورے کی زندگی میں کیا بربادی لانے والی تھی۔؟

پلکیں موندھے وہ حسین پریوں جیسی نازک دوشیزہ کسی خواب کے زیرِاثر بے چین ہوئی تھی۔

اس کی پلکیں لرزنے لگی تھی۔

وہ ولی کا ہاتھ پکڑ کر سبز راہوں پر چل رہی تھی۔۔جب ولی ہاتھ آزاد کروانے لگا تھا۔

ولی ہاتھ کیوں آزاد کروا رہے ہو۔۔"وہ سہم گئی تھی۔۔"

"ہم کبھی ایک نہیں ہو سکتے نورے۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔"

ولی آپ نے کہا تھا۔۔آپ اپنی ڈول کو کبھی خود سے دور نہیں کریں "

"گے۔۔آپ جھوٹے ہیں آپ ڈول کو توڑ رہے ہیں۔۔

ہاں مجھے اب یہ ڈول اچھی نہیں لگتی۔۔"وہ نورے کا ہاتھ جھٹک کر "

بولا۔۔اور اس سے دور جانے لگا۔

ولی۔۔آپ کی ڈول ہوں میں۔۔آپ کو دادی سا نے کہا ہے۔۔"وہ اس کی "

طرف بھاگ رہی تھی۔۔پر ولی نے اس کی طرف نہیں دیکھا۔

ولی نورے مر جائے گی۔۔آپ کی ڈول مر جائے گی۔۔آپ سب نورے "

کو یاد کر کے رونے لگے گے نورے نہیں آئے گی۔۔"وہ ولی کے سامنے رک

گئی تھی۔

ولی نے بیزار نظروں سے اسے دیکھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے ولی نے کھائی میں

چھلانگ لگا دی۔۔

تم مجھے یاد کرو گی نورے۔۔"اس نے گرتے ہوئے کہا۔۔"

نورے کی آنکھ کھلی تھی۔۔

ولی۔۔۔!! وہ چیخ کر اٹھی تھی۔۔ولی نہیں۔۔۔"وہ چیختی ہوئی پوری"
آنکھیں کھول کر کمرے کو دیکھنے لگی۔وہ نہیں تھا کہیں بھی نہیں۔۔نورے
کی امید دم توڑ گئی۔۔وہ نہیں آیا تھا۔خواب تھا پھر بھیانک تھا۔

اگلے ہی لمحے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

ولی دادی سا مجھے کبھی آپ کا نہیں ہونے دے گی۔۔اب تو ایسا لگتا ہے آپ"
" بھی اپنی نورے کو چھوڑ دیں گے۔

اس کی ڈھڑکنیں بھی ولی ولی پکارنے لگی تھی۔۔پر وہ نہیں آیا تھا۔اس کی
آنکھیں انتظار کیے اب تھکنے لگی تھی۔

وہ معصوم سی لڑکی امید چھوڑ رہی تھی۔پر نہیں جانتی تھی امید جڑنے والی ہے
وہ آنے والا ہے۔۔۔پر بہت تکلیفوں کے بعد وہ اس تک آنے والا تھا۔۔

آج ملک حویلی میں خاصی چھل پہل تھی ہر ملازم الرٹ ہو کر کام کر رہے تھے۔۔کیونکہ آج سالوں بعد
ملک حویلی کے وارث لوٹ کر آرہے تھے احد ملک کے جگر کے ٹکڑے تھے دونوں اور یاور ملک کا غرور تھے دونوں دادی سا بھی آج خوش نظر آرہی تھی جب کے بانو کی تو نظریں ہی گیٹ سے نہیں ہٹ رہی تھی کہ پتہ نہیں کب آئیں گے؟؟
نورے بھی کچن میں کھڑی تھی۔۔اور چھپ چھپ کر باہر جھانک لیتی۔۔ آنکھیں تو اس کی بھی پیاسی تھیں۔۔

"نورے بچے ادھر آؤ۔۔۔۔۔"

بانو بیگم نے نورے کو خاموش چھپ کر کھڑے دیکھ کر بلایا تو وہ چلتی ہوئی ان کے پاس اکر تخت پر بیٹھ گئی۔۔۔

"تم اداس ہو؟؟؟۔۔۔"
بانو بیگم نے اسکی خالی آنکھوں کو دیکھ کر بولا جب کے نورے نظریں جھکا گئی ۔۔

" نہیں امی سا ایسا نہیں ہے۔۔۔"
وہ پھیکی ہنسی ہنس کر بولی۔۔۔
نورے بات سنو آج جو بولوں گی تمہارے بھلے کے لئے بولوں گی تم میرا" دل ہو نورے مجھے بیٹی کی خواھش تھی پر اللّٰہ نے نہیں دی پتا ہے کیوں؟؟"۔

وہ اسکی تھوڑی چھو کر بولی تو وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولے ان کو دیکھنے لگی ۔۔۔

کیوں وہ سوالیہ نظروں سے انکو دیکھ کر بولی۔۔۔

کیونکہ اللّہ نے تم کو میری بیٹی بنانا تھا تم ہو نا میری بیٹی۔۔۔"وہ ہنس کر کہتی" اسے خود میں بھینچ گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

تو نورے بھی ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

نورے آپ کو معلوم ہے نا آپ کو اپنی ہر ایک سے حفاظت کرنی ہیں" ؟"۔۔

بانو بیگم اسے خود سے لگائے ہی بولی تو نورے فوراً بولی۔۔

!! جی ماں سا

اسکے کانوں میں بچپن کی کوئی آواز آئی تھی

نورے تم کو اپنی حفاظت کرنی ہے "۔۔"

نورے نے اپنے خیالات جھٹکے۔۔۔

نورے تم کو کوئی بھی غلط طریقے سے ہاتھ لگائے تو جانتی ہو نا کیا کرنا ہے"

"۔۔۔؟

ماں سا آپ یہ بات بچپن سے سیکھا رہی ہے اور مجھے پتا ہے اگر کوئی ایسا"
کرے تو زور زور سے شور کرنا ہے یا مارنا ہے کوئی بھی چیز اٹھا کر جو میسر ہو وہ
" بھی سیدھا منہ پر۔۔۔۔

نورے بچپن کا رٹا رٹایا سبق سنایا تو وہ ہنس کر اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

آپ کو بس ولی ہی ہاتھ لگا سکتا ہاتھ بھی وہی پکڑ سکتا ہے اور سب "کچھ "
"" ۔۔۔۔۔

انہوں نے گویا باور کروایا۔۔۔۔پر خود بھی جھجھک گئی۔

ولی کے نام پر سولہ سالہ نورے کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"آپ نے کبھی ایسا تو نہیں بتایا کہ ولی ہی بس۔۔۔"
وہ چپ ہو گئی کیونکہ سامنے سے آتی دادی سا سے یکدم گھبرا گئی دل سے دعا کی انہوں نے سنا نا ہو مگر وہ ملازمہ کو کچھ بول رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جب مجھے ضرورت پیش نہیں آئی اور ولی آپ کا لباس ہے آپ کا شوہر میں" جانتی ہوں یہ باتیں آپ کی سمجھ نہیں آرہی ہو گی مگر اب آپ بڑی ہو گئی ہو "ولی واپس آرہا ہے تو یہ سب سمجھانا تھا مجھے آپ کو۔۔

وہ اسے اپنے سامنے کرتی کندھے پر ہاتھ رکھتی بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔۔اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔۔
"اب آپ جاؤ پیپر ہے کل تیاری کرو۔۔۔"

وہ جانتی تھی آج کل کی لڑکیاں سب کچھ جانتی ہوتی ہے مگر وہ یہ بھی جانتی ہے انکی نورے میں دوسری لڑکیوں جیسی نہ باتیں ہے نا چالاکی۔۔۔
کچھ دادی سا کا خوف اسے کبھی بھی بڑا نہیں ہونے دیتا تھا۔

بابا سا بھی ناان سے کہا تھا آجاؤں گا کچھ دنوں میں مگر ایک نہیں سنتے وہ"

"میری۔۔۔

وہ بیگ میں کپڑے بھرتا بڑبڑایا پھر بیڈ کے نیچے جھکتا ادھر سے ایک اور بیگ

نکالا جو کافی بھرا ہوا تھا۔۔

"یہ بھول نہ جاتا میں شکر ہے یاد آگیا۔۔۔"

اس بیگ کو اٹھا کر بیڈ پر رکھا پھر ساتھ خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔

بیگ کی زپ کھولی تو چہرے پر ایک مسکراہٹ رقص کر گئی۔۔۔

اس میں صرف اسنے نورے کے لئے چیزے جمع کر رکھی تھی وہ جب بھی

باہر شاپنگ کرنے جاتا تو خود سے زیادہ نورے کے لئے بھر لاتا۔

اسکو نہیں معلوم تھا نورے آب کیسی دکھتی ہو گی یا کتنی لمبی کتنی پتلی کتنی موٹی مگر ہمیشہ جب بھی اپنی امی سا سے بات کرتا تو ہمیشہ وہ یہی کہتی میری نورے بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے بس اسی وجہ سے اندازے سے چیزیں لیتا رہتا تھا۔۔۔وہ چھوٹی سی لڑکی کبھی بھی اس کے ذہن سے نہیں نکلی تھی۔۔اور اب تو وہ دل پر بھی حکومت کرنے لگی تھی۔۔

سامان پیک کرتا اس نے روم میں ایک نظر دوڑائی کے کوئی چیز رہ نہ گئی ہو ۔۔۔۔

بڑے سے کمرے میں ایک کنگ سائز بیڈ تھا جس پر سارا سامان نکال کر ڈال دیا تھا۔۔

ڈریسنگ پر ہیئر برش اور دیگر پرفیومز وغیرا بے ترتیبی سے رکھے ہوئے تھے
۔۔

اسے نورے کا خیال آنے لگا۔۔جو اس کے کمرے میں چیزیں ترتیب سے رکھتی محسوس ہوئی تھی۔۔وہ مسکرایا پر اگلے ہی لمحے غنی کی آواز نے اسے حال میں پٹک دیا تھا۔

ولی برو میں آرہا ہوں تھوڑی دیر میں۔۔۔"وہ ولی کے روم میں اکر بولا۔۔"

کدھر جارہے ہو اتنے سالوں بعد واپس جارہے ہیں حویلی ابھی پیکنگ کرو آپ کون سے کام ہے تمہیں"۔۔۔

ولی سختی سے بولا۔۔۔

بروسب کام کر دیا ہے میں نے اپنا۔۔" وہ بیزاری سے بولا۔۔"

آتا ہو میں تھوڑی دیر میں ولی اپنی کہتا نکل گیا تو ولی نے بھی سر جھٹکا اور بیگ کی زیپ بند کی۔۔۔

"شمس کیا ہے؟ جب میں سو رہی ہوتی ہوں۔۔ جبھی فون کرتے ہو۔۔۔

عدن چڑ کر بولی جبکہ آواز میں ابھی بھی نیند کا خمار شامل تھا۔۔۔

"عدن میری جان تو میں کسے تنگ کروں۔۔"

شمس چیئر پر بیٹھا مسکرا کر بولا مگر دوسری جانب لیٹے وجود کو انگاروں پر گھسیٹ گیا تھا۔۔۔۔

یو شمس انسان بن جاؤ بتا رہی ہوں اپنے لئے کوئی ڈھونڈو اور اسکو تنگ کرو" "مجھے بخش دو۔۔۔۔

تمہارے علاوہ کوئی پسند نہیں آتی۔۔"اس کا آنچ دیتا لہجہ عدن کو ٹھٹکا گیا" تھا۔۔

شٹ اپ یار، سونے دو مجھے۔۔"وہ تنگ ہوئے بولی۔"
کاش کہ میں تمہارے پاس ہوتا۔۔"اس کی شوخ طبیعت کو وہ اچھے سے" جانتی تھی،۔ تبھی دانت پیس کر رہ گئی تھی۔
بے ساختہ شمس کا قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔۔

یار تمہارا ریڈ ہوتا بیوٹیفل فیس امیجن کر کے ہی اتنی ہنسی آرہی ہے سامنے "

"ہوتی تو واللہ واللہ سید ھادل پر لگتی ٹھا کر کے۔۔۔

لوفرانا انداز میں کہتا عدن کو جلا کر راکھ کر گیا تھا۔۔۔

عدن نے ایک نظر کان سے ہٹا کر فون کو گھورا پھر دانت پیسے۔

اب تمہاری خیر نہیں سن لو تم۔۔"عدن واپس کان سے فون لگاتی "

سنجیدگی سے بولی۔۔

شمس نے ابرو اٹھا کر اسکی سنجیدگی ہضم کی

کیوں "گلہ تر کرتا وہ گڑبڑایا۔۔۔ "

"فلم پریمئر پر نہیں انے والی اب میں سمجھ آئی۔۔۔۔"

عدن، نوبی سیریس اس پر مذاق نہیں یار۔۔"

شمس رونے کے در پر تھا اپنا مذاق مہنگا پڑ گیا تھا اسکو مگر دوسری جانب پروا" کس کو تھی وہ فون کٹ کر چکی تھی۔۔۔

شمس نے خود کو کوسا آخر اسنے عدن کو فون کیا ہی کیوں تھا۔

"A.G"

عبدلغنی فشن انڈسٹری کا بہت بڑا نام تھا

جو صرف دو حرفوں سے دنیا بھر میں مشور تھا

"A.G"

ہر کوئی اس شخص کو مغرور اور گھمنڈی ہی کہتا تھا آئے دن اس کے نیو کلیکشن کو ہر کوئی ہی پسند کرتا تھا ریمپ پر جب ماڈلز اسکے برانڈ کے کپڑے زیب تن کرتی تو ہر کوئی اسکے ایک سے بڑھ کر ایک ڈیزائنز اور کلرز کے چناؤ کو دیکھ کر مبہوت ہو جاتا۔۔۔اور کئی ڈیزائنز اپنا سامنہ لے کر رہ جاتے۔۔

کچھ کپڑے ایسٹرن تو کچھ ویسٹرن اسی طرح کا کام تھا، غرض وہ شخص بیٹھے بیٹھے اپنے ڈیزائنز مشہور کروالیتا تھا۔۔وہ شخص قسمت کا دھنی تھا۔۔

دو سال کی محنت کے بعد وہ اپنا نام بنا پایا تھا۔۔اور اب نام ہر طرف تھا۔۔

بہت سی خوبصورت دلکش لڑکیاں آئے دن اس کے اگیں پیچھے گھومتی مگر وہ مغرور انسان کسی کو پوچھتا تک نہیں اگر اس دل میں جگہ تھی تو پاکستان کی مشہور ٹاپ ماڈل کومل علی اسکا حسن دل موہ لینے والا تھا اور اسی کے دلکش

ہوش ربا سراپے کا عبدلغنی ملک دیوانہ تھا۔۔وہ ایسے ہی تو اس کا دیوانہ نہیں اس کی ادائیں ہی قاتلانہ تھیں۔۔

میری جان بس بھی کرو آب میری فلائٹ کا ٹائم ہے"۔"

اسے خود سے جدا کرتا پیار سے بولا۔۔

سکین کلر کے نائٹ گاؤن میں وہ دبلی پتلی دراز قد کی مالک اسکی بانہوں میں سمٹ کر بیٹھی تھی۔۔۔

میں کیسے رہوں گی۔۔"وہ بھیگی آنکھوں سے بولی۔۔

بہت جلد تمہیں لے جاؤں گا۔۔اداس مت ہو۔۔۔"اس نے آنسو صاف" کیے۔۔

"وہاں پہنچ کر کال کرنا۔۔اور مجھے بھول نہ جانا۔۔"

اس سے دور ہوتی مقابل کے گال پر لب رکھ کر مسکرا کر بولی۔۔۔

"ساری دنیا بھول سکتا ہوں، تمہیں نہیں۔۔۔"

ااسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتا لبوں سے لگا گیا جس پر وہ بلش کر گئی۔۔۔۔

"اب تم نے خیال رکھنا ہے اپنا بہت سارا جب تک میں واپس نہیں آتا۔۔۔"

وہ اسے تائید کرتا بولا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی وہ بیڈ سے اٹھ کر اپنا کوٹ اٹھاتا مڑا

بیگم گیٹ تک نہیں آؤ گی۔ چھوڑنے "۔۔۔۔"

وہ منہ بگاڑ کر بولا۔۔۔

ارے آ رہی ہوں نا چلو وہ۔۔۔"فوراً اٹھتی اسکا ہاتھ تھامتی گیٹ تک آئی اور" جب تک وہ چلا نا گیا وہی کھڑی اسکو دیکھتی رہی۔۔۔۔

دل تیزی سے دھڑکا تھا اس کے دور جانے پر۔۔

"تو اس کمرے میں کیا کر رہی ہے؟؟"

نورے جو بانو کے کہنے پر ولی کا روم دیکھنے آئی تھی کے کوئی کمی پیشی تو نہیں مگر اپنے پیچھے سے آتی دادی سا کی سخت آواز پر ایک بار پھر اپنی بدقسمتی کو کوسا

۔۔۔

"میں!!وہ امی سا نے بولا تھا۔۔۔"

وہ یکدم منمنہ کر بولی

جو خواب سوچ بیٹھی ہے کبھی پورے نہیں ہونے والے۔۔۔"وہ کرختگی" سے کہنے لگی۔۔

"نہیں دادی سا۔۔۔امی سا نے۔۔بھیجا تھا۔بس۔۔"

وہ رونے والی ہوئی۔۔

تو نہیں سدھرے گی اج تجھے ختم کر ہی دیتی ہوں۔ارے آئے روز سب" مرتے ہیں تجھے کیوں موت نہیں آتی میری تو دعا بھی قبول نہیں ہو رہی آج "تک کچھ شدت سے نہیں مانگا جتنی تیری موت مانگی ہے۔۔۔

وہ اپنے دوپٹہ سر پر درست کرتی اسکی طرف قدم بڑھائے نورے کو اج اپنی موت سامنے نظر آئی تھی۔۔۔

دادی سا قریب آتی اس سے پہلے ہی وہ ڈر کر روتی ہوئی بیڈ پر چڑھتی دروازے سے باہر نکل گئی۔۔

دادی سا آنکھیں کھولے اسکی پھرتی دیکھ کر رہ گئی پھر اپنا وجود سنبھالتی اس کے پیچھے باہر آئی مگر وہ کہیں نا نظر آئی۔۔۔

"آج میں مر جاؤں گی۔۔دادی سا کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔۔۔" وہ روتے ہوئے راہداری سے بھاگتی ہوئی خود سے بولی تھی اب اس کے قدم باہر جاتے حویلی کے دروازے کی طرف تھے۔

نورے کیا ہوا؟؟"۔۔۔بانو اسے روتا ہوا بھاگتا دیکھ کر بوکھلا گئی اسکے پیچھے" گئی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اندھادھند بھاگتی باہر پتھریلی روش پر آ گئی تھی جہاں گاڑی سے اترتا وہ شخص حویلی کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ تیز بھاگتی آنکھیں رگڑنے لگی۔۔

پر یکدم ایک پتھر نما وجود سے ٹکرائی اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی مقابل نے اس گڑیا نما لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر گرنے سے بچایا۔۔۔

اس کی چیخ نکلی تھی۔۔ایسا لگا جیسے پاؤں زمین سے اٹھ گئے ہوں۔۔

سفید سرخ چہرہ گالوں پر پھسلتے آنکھوں بڑی بڑی آنکھوں میں خوف واضح محسوس ہوا ولی کو لرزتے لب ولی کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے جب کے وہ نازک وجود اپنی آنکھیں کبوتر کی طرح میچے ہوئے تھا۔۔

اس مکمل حسن کو دیکھ کر عبدالولی ملک دھنگ ہی تو رہ گیا تھا۔۔۔

دل زور سے دھڑکا آنکھوں میں مقابل وجود کا عکس بے حد منفرد لگا تھا۔۔۔

دل نے گویا گواہی دی یہ تمہاری نورے ہی ہے دل کی دھڑکن تیز رفتار سے بڑھتی ہی جارہی تھی آتے وقت دل سے دعا کی تھی کاش وہ ہی پہلی ہو جس سے گھر میں وہ سب سے پہلے ملے۔۔۔۔

"Open your eyes my doll"

اسکا کانپتا ہوا وجود محسوس کر کے وہ گھمبیر آواز میں بولا۔۔

گھمبیر آواز نے دل کو بری طرح سہمایا۔۔ جس کا ڈر تھا وہی ہوا۔

نورے نم آنکھیں یکدم کھولتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

پہلے آنکھوں میں نا سمجھی پھر بے یقینی پھر اچانک خوف واضح ہوا دل دھڑکنا بھولا تھا۔۔

اسے لگا وہ ابھی اسے کہہ دے گا۔۔۔ دادی سا کے لفظوں نے اسے گھما کر رکھ دیا تھا۔۔

وہ یک دم اسی کی بانہوں میں ہوش حواس سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔

ولی منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔پر اگلے ہی پل صبیح پیشانی پر بل آئے۔۔

لو بھلا میں کوئی جن تھا"۔۔۔۔"

مجھے دیکھ کر ہی بیہوش ہو گئی۔۔۔

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا بلا جھجک اسے اپنی بانہوں میں بھر گیا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھا غنی تمام کاروائی دیکھ کر محظوظ ہوا تھا۔۔۔

برو تھوڑی شرم آتے ہی بیگم بانہوں میں۔۔اتنی بے تابی۔۔"۔۔۔۔"

غنی شرارت سے بولا جبکہ ولی بغیر اسکی باتوں پر کان دھرے اسے گود میں لئے اندر کی طرف بڑھا جہاں یہ سب دیکھ کر ایک وجود جل کر خاک ہونے والا تھا۔۔۔

اس بلند ترین بلڈنگ میں ہو آتو گئی تھی۔پر اب گھبرا رہی تھی۔۔پتہ نہیں عدن کیا رویہ اختیار کرتی اس کے ساتھ؟،

وہ لڑکی تیز تیز قدم اٹھاتی اس فلیٹ کی لفٹ میں داخل ہوئی۔

سیاہ رنگ کا سادہ سا سوٹ زیب تن کیے بھورے گھنگریالے سے بال پشت پر کھول کر پھیلائے ہوئے تھے سیاہ ہی رنگ کی چادر کندھوں پر پر ڈالے۔وہ لڑکی معصومیت کا منہ بولتا ثبوت لگ رہی تھی۔

لفٹ میں داخل ہوئے وہ سیدھی کھڑی ہو گئی۔

پھولی ہوئی بے ترتیب سانس کو ہموار کرتی بے دھیانی میں وہ اپنے پیچھے کھڑے وجود کو دیکھ ہی نہ پائی۔۔۔جو ایک لمحے کے لیے حیران ہوا تھا۔۔پر اگلے ہی پل اس کے چہرے پر شرارتی مسکان پھیلی تھی۔

Hey darlings !!

"مجھے نہیں پتہ تھا مس عدن ایسا حلیہ بھی اپنا سکتی ہے۔۔"

پیچھے کھڑے وجود نے یکدم اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر لفٹ کی دیوار سے پن کیا۔

وہ معصوم اس حملے کے لئے تیار ہی نا تھی اچانک سب ہوا وہ حواس باختہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔

وہ محظوظ ہوتا اس کے اطراف میں ہاتھ رکھے۔ دلچسپی سے اس کمال کا حسن رکھنے والی کو دیکھنے لگا۔۔

"پیچھے ہٹیں۔۔" اس کی دلکش آواز لفٹ میں گونجی۔"

تو وہ خمار پن سے مسکرایا۔

یکدم گھبرا کر اسے خود سے پرے کرنے لگی تو وہ اپنے سینے پر رکھے اس کے مومی ہاتھوں کو اپنی قید میں لے گیا۔۔

بے بی بولا تھا نا میں نے کہ کام کے مع املے نو مذاق اب چلو میرے ساتھ" ۔۔کل تو بڑے بہانے بنا رہی تھی۔۔۔"لفٹ اوپر آ کر روکی ہوئی تھی اسنے واپس بٹن دبا دیا۔۔

کون ہو تم کیا چاہتے ہو؟"وہ کانپ کر بولی آنکھوں میں آنسو تیر گئے۔۔۔۔"

شمس خان کو اپنا دل ان آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔اس کی آنکھیں غیر معمولی سی لگی تھیں۔

عدن اب تم مجھے پہچاننے منع کرو گی حد ہے یار اب ایسا بھی کچھ نہیں ہوا تھا"

۔۔"وہ یکدم خود پر قابو پاتا دور ہوا تو اس کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا۔۔

"مجھ۔مجھے جانے دو۔۔"

وہ گھبرا کر بولی تو وہ اسکا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھ کر چونکا"عدن تو ایسی نا تھی" پھر اس کے حلیے پر نظر ڈالی عدن تو ایسی ڈریسنگ نہیں کرتی۔۔۔کہیں بھی جانا ہوتا تھا وہ پھر بھی چادر شلوار سوٹ نہیں پہنتی تھی۔

"عدن تم مجھے بے وقوف بنا رہی ہوناں۔۔"

دماغ کے گھوڑے دوڑاتا اسکا جائزہ لینے لگا۔۔

میں کیوں بے وقوف بناؤں گی۔۔پلیز آپ مجھے چھوڑ دیں۔۔"وہ ہاتھ" چھڑواتی دور ہونے لگی۔۔

"عدن میری بات سنو۔۔۔"

اسنے اپنے خیال کو جھٹک کر اس کے قریب ہو کر سنجیدگی سے کہا۔

"میں عدن نہیں ہوں۔اس کی بہن ہوں۔پلیز لیو مائی ہینڈ۔۔۔"

وہ جو اس کا ہاتھ تھام گیا تھا اس کے شدت سے کہنے پر یکدم ہاتھ چھوڑ گیا۔

اسکی فیلڈ میں میں ہاتھ پکڑنا گلے لگنا بہت عام سی بات تھی مگر اس لڑکی کو چھونا اسکے دل کی دھڑکن بڑھا گیا تھا

"تم عدن نہیں ہو تو پھر کون ہو۔۔"

آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔جبکہ دل شدت سے دھڑک گیا تھا۔عدن ایسی تو نہیں تھی۔۔اور نہ کبھی اس کے لیے شمس کا دل یوں بے اختیار ہوا تھا۔۔

وہ جلدی جلدی قدم بڑھاتی عدن کے فلیٹ کے باہر رکی اور بیل دی شمس اس کے پیچھے پوچھے ہی عدن کے فلائٹ تک پہنچا۔۔رانیہ نے اپنے چہرے پر پھیلا پسینہ چادر سے صاف کیا۔۔اس شخص سے اسے خوف آنے لگا تھا۔
جبکہ شمس متجسس تھا۔۔وہ تو عدن کو آج لینے آیا تھا اصل میں وہ سچ میں ڈر گیا تھا عدن آج پروموشن کے لئے نہیں آئی تو میڈیا میں فوراً باتیں بن جائیں گی۔

عدن اس وقت لاہور میں تھی اس نے لاہور میں ایک فلیٹ لیا تھا رہنے کے لیے کیونکہ اسکا یہ پراجیکٹ لمبا تھا اسکی رہائش کراچی کی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں عدن نے گیٹ کھولا تو سامنے اپنی بہن اور شمس کو دیکھ کر حیران ہوئی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

رانیہ نے اوپر سے نیچے تک حلیہ دیکھا۔۔اور حیران ہوئی تھی

نائٹ شرٹ ٹراؤزر میں کانوں میں بلوتوتھ لگائے ہاتھ میں آئی فون لئے وہ

ہیروئن تو دور دور تک نہیں البتہ ماسی ضرور لگ رہی تھی۔پر اس کا حلیہ اسے

خفت زدہ کر گیا تھا۔۔اس نے بلاوجہ ہی اپنی چادر درست کی۔ جیسے وہ بنا

ڈوپٹے کے ہو۔۔

ارے رانیہ میری جان تم ؟؟

آؤ اندر۔۔۔۔عدن شمس کو اگنور کرتی اسے لئے اندر بڑھی۔۔عدن کے "

چہرے پر خوشگواری آئی تھی۔

شمس اب بھی بس منہ کھولے آنکھیں پھاڑے دونوں کا اتنا ملتا جلتا چہرہ دیکھ

کر حیرت کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا۔

اندر آجاؤ شمس وہی جمے رہو گے کیا؟؟

اندر سے عدن کی آواز سن کر شمس خود کو کمپوز کرتا اندر بڑھا جہاں وہ دونوں صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

تم نے کیا حلیہ بنا رکھا ہے،؟"رانیہ سنجیدگی سے بولی۔۔"

ارے میری پیاری بہنا ابھی سو کر اٹھی تھی جبھی۔۔۔عُدن نے اسکا منہ" چوم کر کہا۔۔۔وہ گڑبڑائی تھی۔۔ شمس کی موجودگی میں یہ سب خاصہ عجیب سا تھا۔

شمس سامنے رکھیں صوفے پر بیٹھا عدن کی نوٹنکی دیکھ رہا تھا حقیقت تو یہ تھی دنیا کے سامنے پرفیکٹ ہیروئن گھر میں ہمیشہ ماسیوں والے لک میں رہتی تھی۔۔۔

رانیہ شمس کو دیکھ کر خاموش ہو گئی عدن نے شمس کو دیکھا جو سنجیدگی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

میٹ شمس یہ ہے میرا بہت اچھا دوست اور میری انے والی فلم کا ڈائریکٹر "۔۔۔"عدن نے رانیہ کے کندھے پر بازو پھیلا کر تعارف کروایا۔۔

شمس یہ ہے میری چھوٹی بہن رانیہ اور مجھے پتا ہے تم حیران ہو بہت بٹ یہ" میری جڑواں بہن نہیں ہے ہماری شکلیں بہت ملتی ہیں۔یہ پورے دو سال چھوٹی ہے مجھ سے امی بابا کے ساتھ یہ یہی لاہور میں رہتی ہے اسے پتا لگا میں یہی ہوں تو آ گئی ملنے۔۔"عدن نے تفصیل سے سب بتایا تو شمس نے سمجھ کر سر ی

ہلایا۔۔

میں نے تمہیں ہی سمجھا تھا ان کو دیکھ کر یقین نہیں ہو رہا اتنا بھی کوئی ملتا" ہے۔

شمس نے اس معصوم سے چہرے والی لڑکی کو نظروں کے حصار میں لے کر کہا۔۔دونوں کی نگاہ ملی۔۔۔ جبکہ رانیہ کا جی چاہا شرم سے کہیں ڈوب جائے۔

رانیہ اپنی انگلیاں مڑورتی اسکی نظروں سے خائف ہوئی تھی۔۔

سب یہی بولتے ہیں اب کیا کر سکتے ہیں؟ عدن کندھے اچکا کر ہنس کر بولی "۔۔

"ویسے کبھی تم نے بتایا نہیں تھا نہ کبھی پکچرز ساتھ پوسٹ کی انسٹا پر۔۔"

شمس جڑ تک پہنچنا چاہتا تھا کے آخر وہ بے خبر کیوں رہا۔۔

عدن آب سامنے بنے اوپن کچن میں کھڑی بات کر رہی تھی ادھر سے وہ لوگ آسانی سے بات کر رہے تھے۔۔رانیہ کو سمجھ نہں آیا وہ یہی بیٹھی رہے یا اندر چلی جائے

"یار میں اپنے موبائل میں تم کو پتا ہے پرسنل چیزے نہیں رکھتی رانیہ سوشل میڈیا پر نہیں ڈالتی اپنی پکچرز سو نہیں ڈالی میں نے بھی۔۔رانیہ کو عادت نہیں ہے۔۔"

شمس ایک اور بار حیران ہوا پھر مسکرایا
"چلو شکر ہے وہ دنیا کی نظروں سے اوجھل ہے۔۔"

جبکے رانیہ پیزل ہوتی دانت پیس کر رہ گئی وہ آج آئی ہی کیوں تھی۔۔۔؟

Zubi Novels Zone

چلو کافی بن گئی۔۔"وہ دونوں کو مگ پکڑا کر واپس سیٹ پر بیٹھی۔۔۔"

میں تمہیں لینے آیا تھا آج جانا ہے ہم نے یاد ہے" شمس نے ابرو اٹھا کر کہا"

۔۔۔

عدن نے منہ بنایا۔۔
شام کو آجاؤں گی اب شکل گم کرو میں بزی ہوں۔۔"عدن کا وہی لٹھ مار" انداز پر شمس اسے گھور کر رہ گیا آج پہلی بار وہ چڑا تھا۔۔جیسے رانیہ کے سامنے شرمندہ ہوا ہو۔۔مگر فرق کیسے پڑنا تھا جبکہ رانیہ حیران کے کیسے وہ بول رہی تھی اگر وہ ناراض ہو جاتا "تو" مگر اس "تو" سے بھی عدن حسین کو فرق نہیں پڑنا تھا۔۔
جاؤ بھی۔۔"عدن نے بھنویں سکوڑ کر کہا۔رانیہ نے ترچھی نگاہ سے اسے" دیکھا پر براہوا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔گڑبڑائی سی وہ انگلیاں مروڑ کر رہ گئی۔

شمس بالوں میں ہاتھ پھیرے لب دباتا باہر نکل گیا تھا۔

ولی نورے!! بے ساختہ بانو کے منہ سے دونوں کا نام نکلا کیونکہ وہ اسے اپنے بازوں میں لئے اندر آرہا تھا

بانو بیگم نم آنکھوں سے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھنے لگی۔۔۔
لمبا قد چوڑا وجود گھنے سیلکی سیاہ بال، سرخ سفید رنگت، کھڑی ناک نقشہ چہرے پر ہمہ وقت سنجیدگی گویا اسکا خاصہ تھی۔ جو اسے کافی پروجاہت بنارہی تھی۔۔

امی سا فکر نہیں کریں مجھے دیکھ کر ڈر کر بیہوش ہوئی ہے۔۔"وہ پہلے شرارت" پھر سنجیدگی سے کہتے ان کے بتائے ہوئے روم میں لیجا کر اسے لٹا دیا بانو بیگم کمبل ڈالتی اسپر ولی کی جانب بڑھی پھر اسے سینے سے لگائے کھڑی رہی میرا بیٹا میری جان اسکی پیشانی چوم کر بولی۔۔آج اس کی پیشانی چومنے کے لیے انہیں اپنی ایڑھیاں بلند کرنی پڑی تھی۔۔جبکہ وہ بھی جھکا تھا۔

میں بھی ہوں امی سا!!"غنی بھی کمرے میں آن دھمکا۔۔"

ارے تم ادھر کیوں کھڑے ہو؟؟"اسے بھی سینے سے لگاتی پیشانی چومی۔

انکا یہ بیٹا انتہا کا ڈھیٹ تھا آنکھوں میں ہر وقت ایک مغروریت چھلکتی تھی ، کھڑی ستواں مغرور ناک چمکتی ہوئی سفید رنگت جس پر وائٹ شرٹ پہنی اور بھی بچ رہی تھی۔اسے مغرور انا پرست شہزادہ کہا جاتا تو غلط نہیں تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دادی ساجو ملازمہ کے بتانے پر خوشی خوشی اپنے پوتوں سے ملنے آئی تھی اندر کا منظر دیکھ کر وہ کلس کر رہ گئی پھر اپنے تخت پر جا بیٹھی دل میں لاوا سا پکنے لگا تھا یقیناً یہ لاوا نورے پر پھٹنا تھا۔۔۔

"امی سا دیکھا نہیں کیسے اتے ہی اپنی بیگم کو لیا ہے جیسے بچپن میں لیتا تھا۔۔" غنی شرارت سے بولا جب کے ولی نے سنجیدگی سے اسے دیکھا بانو بیگم مسکرا دی پھر ولی کو دیکھا اس کے چہرے پر انہوں نے کچھ کھوجنا چاہا مگر انکو کچھ نا ملا

۔۔

انکا دل یکدم تھم سا گیا تھا کہیں ایک اور غم انکی بیٹی کے حصے میں نہ آجائے یہ سوچ کر انکو اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہوا، کہیں ماں سا کا کہا سچ نہ ہو جائے۔۔ولی بدل گیا تو میری بچی۔۔۔؟

"ویسے ہوا کیا ہے نورے کو کافی کمزور ہو گئی ہے۔۔؟"

غنی انھیں اپنے حصار میں لئے باہر بڑھا ولی جبھی نکل گیا تھا روم سے، جیسے وہاں رکا تو دل ہار جائے گا۔۔

پہلے کی نورے میں اور آب کی نورے میں بہت فرق ہو گیا ہے۔۔" غنی" بانو بیگم نم لہجے میں بولی غنی ایک پل کو تھما پھر بولا۔۔

می سارات کو بات کرتے ہیں ڈیٹیلز سے ابھی اپنی کھڑوس دادی سا سے مل "لوں۔۔۔ورنہ پھر خیر نہیں ہو گی۔۔

ولی منہ بنا کر بولا جس پر بانو بیگم ایک چپت لگاتی ہنس دی تھیں۔

ہال میں ولی اپنی دادی سادا داساور باباسا کے درمیان بیٹھا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا۔

جسے دیکھ کر غنی نے ابرو اٹھائی اندر تو سڑے کریلے کی طرح کھڑا تھا وہ بڑبڑایا تو بانو بیگم نے تاسف سے غنی کو دیکھا۔

السلام علیکم !! غنی نے باآواز سب سلام کیا جس پر پر جوشی سے سب نے اسکو گلے لگایا۔

چند باتوں کے بعد داداسا بولے جاؤ دونوں لمبے سفر سے آئے ہو آرام کرو رات کھانے پر ملتے ہیں۔

داداسا کا کہنا تھا دونوں اٹھ کر چل پڑے مگر اس ستمگر نے ایک نظر اس نازک سی لڑکی کو دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔

عدن اور اسکی فیملی لاہور میں رہتی تھی جبکہ عدن کے آئے وقت کے کاموں کی وجہ سے کراچی میں رہتی تھی۔

یا کوئی اور وجہ تھی؟ پر وجہ جو بھی ہو کراچی اسے راس آگیا تھا۔۔۔

شمس اسکا دوست سمجھ لو، رہبر، یا ہمنوا، وہ اسکا بہترین ساتھی تھا دکھ ہو یا چاہے سکھ وہ اس کے ہمقدم تھا۔۔۔

عدن کو شمس نے یونیورسٹی میں دیکھا تھا وہاں وہ کسی کام کے سلسلے میں آیا تھا وہ کم عمری میں ہی اپنا ایک نام اور مقام بنا چکا تھا وہ ایک مشہور ڈائریکٹر شمس خان تھا اسکی پر سنیلیٹی سحر انگیز تھی، جہاں وہ جاتا محفل پر چھا جاتا تھا۔

لمبا قد مضبوط کسرتی جسم بلیک آنکھیں جن میں ذہانت شوخی ہر وقت تیرتی تھی۔

بھورے سلکی بال جنہیں وہ فلحال بڑھائے ہوئے۔

براؤن ہوئی بیئرڈ گھنی مونچھیں جن کو آج کل کے حساب سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔

وہ خوبصورت تھا مگر دل اسکا اس سے بھی زیادہ خوبصورت دنیا اسکو اسکے بہترین کارکردگی کی وجہ سے سراہتی تھی،۔چاہتا تو وہ فلم میں ایز آ ہیرو بھی بن سکتا تھا۔۔پر اسے ڈائریکٹنگ کا کریز تھا۔۔

اور لڑکیاں تو تھی ہی اسکی دیوانی اور وہ بھی شوخ سا لڑکا ہمیشہ اپنی موج میں رہتا تگا۔عدن اسکی بیسٹ فرنڈ تھی جبھی وہ اسکو تنگ کرتا رہتا تھا۔

پر آج وہ خلافِ توقع خاموش تھا۔۔

وہ دونوں رانیہ کو گھر چھوڑ کر آفس آ گئے تھے۔

عدن کو کچھ کھٹکا تھا۔۔

تم اتنے چپ کیوں ہو؟ ہوش و حواس بھول گئے ہو کیا" عدن چڑ کر بولتی" اسکے آگے ہاتھ لہرا کر بولی۔۔۔

صحیح کہہ رہی ہو ایسا لگ رہا ہے ہوش کھو گئے ہیں میرے۔۔۔"وہ ابھی بھی" بے خیالی میں بولا۔۔۔

وہ لوگ اس وقت شمس کے آفس میں تھے شمس اپنی چیئر پر بیٹھا جھول رہا تھا جب کے عدن ٹیبل کے سامنے رکھی چیئر میں سے ایک پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

عدن کا پارا ہائی ہوا تھا وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی سامنے رکھے پانی کے گلاس کو یکدم شمس پر پھینکا۔۔۔

شمس یکدم ہوش میں آیا منہ کھولے وہ اپنے کپڑوں کا حال دیکھنے لگا۔۔

ہوش اب تک آگیا ہوگا۔۔"اسے سکتے میں دیکھ کر وہ تڑخ کر بولی۔۔"

یار یہ تم پاگل ہو؟"وہ لب بھینچ کر دانت پیس کر بولا۔۔۔"

فضول وقت ضائع نہ کرو۔اپنے سکتے کی وجہ بتاؤ جلدی سے۔۔"عدن" دونوں ہاتھ آپس میں جوڑتی ابرو اٹھا کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

محبت ہو گئی ہے ڈارلنگ!۔۔۔۔"شمس گہری سانس لیتا خود کو کمپوز کرتا" مسکرا کر بولا۔۔۔۔

عدن پر تو گویا حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی جو اپنے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔۔۔

Are you serious !!

اور یہ محبت کا کونسا نمبر ہے؟"

عدن خود کو سنبھالے اسے گھورے بولی۔

پہلا اور آخری۔۔"اس کے لہجے میں سچائی تھی۔"

سچ کہہ رہے ہو؟"

"ہاں بالکل لڑکی کو تم مناؤ گی او کے۔۔"

شمس مزید کہتا اسکو دیکھنے لگا جو اسے ساکت بس دیکھ رہی تھی۔۔

اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا شمس جیسا لاپرواہ، فلرٹی بندہ بھی محبت کر سکتا ہے

۔۔

صدمہ کیوں ہو گیا تمہیں؟ شمس اسکا بے تاثر چہرہ دیکھ کر بولا۔"

تم نے بات ہی ایسی کی ہے جناب۔۔"عدن ہنس کر بولی۔۔"

مس ذرا تھم کر بولو مذاق نہیں کر رہا میں تم جانتی ہو مجھے میں کیسا" ہوں۔۔"وہ منہ بنا کر بولا

ہاں جانتی ہوں ایک نمبر کے ٹھرکی ہو۔۔۔"وہ قہقہہ لگا کر بولی۔۔"

جی نہیں وہ تو بس ایسے ہی ذرا شوخ بن جاتا ہوں وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر کندھے اچکا کر بولا۔۔

Zubi Novels Zone

للہ تمہاری محبت تمہیں راس کرے۔۔ورنہ یہ محبت ہر ایک کو راس نہیں" آتی۔۔"وہ بے خیالی میں بولی شمس نے سمجھ کر سر ہلایا وہ جانتا تھا یہ سب تو،۔پر وہ ابھی کچھ بھی اسے بتا نہیں پایا تنا۔

رات کو دونوں اپنی تھکان اتار کر سو کر اٹھے اور فریش ہو کر نیچے آئے جہاں خالدہ بیگم اور یاور ملک انکا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔

آآؤ برخودار آرام کر لیا؟؟"

جی دادا سا کے دونوں جانب دونوں ڈیرا ڈال کر بولے۔۔

جی دادا سا آپ بتائیں کتنا مس کیا مجھے؟؟" غنی ہشاش بشاش سا بولا۔۔"

تمہیں تو ہر پل یاد کیا۔۔" وہ اسکو خود سے لگاتے لاڈ سے بولے۔۔"

جبکہ ولی خاموش تھا۔۔

کھانا لگ گیا ہے آ جاؤ سب۔۔" بانو بیگم نے سب کو متوجہ کیا تو سب کھانے"
کے غرض سے اٹھ گئے۔۔

ڈائیننگ ٹیبل پر اس وقت سب موجود تھے سوائے نورے کے۔۔

ہر طرح کے کھانے پینے کی اشیاء موجود تھی۔۔۔
جسے سب شوق سے تناول فرما رہے تھے۔۔۔
اس کی بھوک اڑی تھی۔۔
"نورے کہاں ہے مجھے صبح سے نظر نہیں آئی۔۔؟"

یکدم داداسا کو ہوش آیا جب کے دادی سا دانت پیس کر رہ گئی۔
"باباسا میں نے بولا تھا آجائے مگر اسکا دل نہیں کھانے کو۔۔۔"

بانو بیگم لاچارگی سے بولی۔

ارے ایسے کیسے دل نہیں میں لیکر آتا ہوں اپنی "ڈول کو۔۔" غنی شرارت سے کہتا اٹھا۔

اس کا ڈول کہنا ولی کو بری طرح چبھا تھا۔۔

تم! تم کیوں جاؤ گے ؟؟" ولی جو لاپرواہ بنا بیٹھا تھا یکدم بولا جبکہ سب کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

"بر جب سب کھانا کھا رہے ہیں تو میں ہی جاؤں گا۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولا اور چیئر سے اٹھا ولی دانت پیسے اسے گھورنے لگا تھا۔

میں آجاؤں اندر ؟۔۔"وہ جو گہری سوچوں کی کھائی میں تھی اسکی آواز پر ہوش میں آئی۔سامنے غنی اپنی شاندار شخصیت کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

جی آجائیں۔۔۔"وہ نارملی بولی اور پیر سمیٹ گئی وہ پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔"

روم میں کیوں بند ہو جب سے ہم آئے ہیں۔۔تم کمرے کی ہو کر رہ گئی ہو۔۔ہم پسند نہیں آئے تو بتا دو ہم واپس چلے جاتے ہیں۔۔"وہ منہ بسور کر بولا۔

نہیں ایسی بات نہیں۔"وہ گھبرا گئی تھی"

پھر کیسی بات ہے؟"وہ دو بدو بولا۔"

وہ چپ سی ہو گئی۔

"الی سے بھاگ رہی ہو؟"

" "میں کیوں بھاگوں گی ان سے۔؟

وہ ہکلا گئی۔

ارے تو ڈر کیوں رہی ہو؟؟"ولی کے نام پر غنی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا" ریلکس کرنے لگا۔

جبکہ یہ منظر دیکھ کر ایک وجود جل بھن گیا تھا۔۔

رات کا پہر تھا ہر سو حویلی میں سناٹا ہو رہا تھا مگر ایک شخص بری طرح خود سے الجھا ہوا تھا دل میں گویا آگ لگ رہی تھی،۔ نیند آنکھوں سے روٹھی تھی۔

وہ اضطرابی کیفیت میں اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں گھوم رہا تھا۔

رائل بلیو کلر اس شخص کو بے انتہا پسند تھا، جبھی اسکے پورے بیڈ روم میں ہر چیز بلیو تھی۔۔

کنگ سائز بیڈ جس پر سلک کی رائل بلیو چادر بچھی تھی کمرے کے پردے، قالین یہاں تک کے اس کے موبائل کا کوور بھی بلیو تھا۔۔

جھنجھلا کے وہ اپنے کمرے سے نکلا اور تیز رفتار سے سیڑھیاں پھلانگتا نیچے آیا اسکا کمرہ دوسری منزل پر تھا۔

نظریں ڈوڑا کر آس پاس دیکھا خود کو یقین دلایا یہاں کوئی نہیں خود کو مطمئن کرتا اسنے اپنے قدم نورے کے کمرے کی جانب بڑھائے۔۔۔

اندر لائٹ جلی ہوئی تھی اس نے دروازے کے نیچے سے آتی روشنی دیکھ کر اندازہ لگایا۔۔۔

چہرہ حد سے زیادہ سپاٹ تھا آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھی وہ خود اپنی کیفیت سے ہی اکتا گیا تھا۔۔۔اور یہ اکتاہٹ وہ لڑکی ہی دور کر سکتی تھی۔

دھاڑ کر تا وہ کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا پھر پلٹ کر دروازہ لاک کیا ۔۔

وہ جو اپنے پیپرز کی تیاری میں مصروف تھی۔یکدم اپنے سامنے وجود کو دیکھ کر ڈر و خوف سے کانپ کر رہ گئی۔
اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے خود کو سنبھالا پھر اس وجود کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

آپ یہاں ؟۔ کیا ہوا ہے ایسے کیوں آئے۔۔۔۔" چہرہ یکدم پسینے سے "
بھیگ گیا وہ بیڈ سے یکدم کھڑی ہوتی بولی

جو گیٹ پر کھڑا اسکا جائزہ لے رہا تھا مگر اسکی بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا
۔۔۔

وہ تیز تیز قدم بڑھاتا اس تک پہنچا اور بازو سے دبوچ کر خود سے بے حد
قریب کرتا دیوار سے اس کی پشت لگائی۔
تم نہیں جانتی۔۔ کیوں آیا ہوں، اور اگر آؤں گا بھی تو تم سے پوچھ کر آؤں "
گا میں یہاں ؟؟؟؟۔" وہ دھاڑا تھا وہ نازک سی سولہ سالہ نورے اسکی
گرفت میں تڑپ کر رہ گئی۔
آنکھوں میں آنسو تیر گئے جن میں گویا عبدالولی کو اپنا۔

میرے قریب انے پر تم کانپ رہی ہو آنسو بہہ رہے ہیں مگر دوسرے کے چھونے پر تم ذرا نہ کانپی ایک آنسو نہیں نکلا۔۔کیوں بولو؟اور میرے سامنے "تم حواس کھو گئی۔۔واہ۔۔کیا دوغلا پن ہے۔؟

وہ جبڑے بھینچ کر بولا ایک ہاتھ کمر میں ڈال کر اپنے اور نزدیک کیا وہ سیدھا سینے سے لگی تھی۔

نورے سسک پڑی تھی۔۔۔

میں نے کسی کو چھونے نہیں دیا آج تک۔۔۔"

اس مضبوط لمبے چوڑے چھبیس سالہ وجود کا وہ ذرا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی تھی مگر بات اب کردار پر آئی تھی وہ مضبوط بنی بولی۔

ولی سرخ چہرے سمیت جو اسے کھا جانے کے در پر تھا یکدم خاموش ہوا

میں کب بول رہا ہو کسی نے چھوا ہو گا؟" وہ اب دباد باغرائے اسے اپنی سخت گرفت میں لیکر سن کر گیا گیا تھا۔

کسی میں اتنی ہمّت نہیں وہ یہ حرکت کر سکے تمہیں دیکھنے چھونے کا حق صرف مجھے حاصل ہے سمجھ آئی،۔" اسکے ہاتھ کو سختی سے ہاتھ میں لیتا اس پر دباؤ ڈالے بولا تھا۔

نورے اس کی گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی وہ مضبوط جسم کا مالک وہ کمسن نازک سی لڑکی۔ مقابلہ کرتی بھی تو کب تک کرتی؟

تم صرف میری ہو، عبدلولی کی۔۔"۔اس کے کان کے پاس جھکتا غرا کر بولا" ،ایک جنونیت تھی اس کے لب و لہجے میں۔

نورے کا چہرہ یکدم سرخ ہوا وہ اتنا نزدیک ہو کر بولا کے ولی کے لب نورے کی کان کی لو کو چھو رہے تھے وہ کانپ کر رہ گئی۔وہ اتنے قریب آئے گا کب سوچا تھا۔۔

ولی!!اس کے لبوں سے ساختہ اس کا نام نکلا۔۔اور وہی اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"دوبارہ کہو۔۔۔"

اس نے گھمبیرتا سے کہہ کر نورے کی جان ہلکان کی۔۔

"ولی۔۔ چھوڑیں۔۔

جلتا بھنتا دل بھی اس کا نام لینے پر ٹھنڈا پڑ گیا۔

وہ کچھ دور ہوا۔ایک ہاتھ سے ابھی بھی اسکی کمر کے گرد حصار تھا۔

چو۔ چھوڑیں مجھے وہ پزل ہوتی بولی مگر وہ بس اسکا چہرہ تکے جا رہا تھا

نورے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی مگر ان آنکھوں کی باتوں سے شاید وہ ابھی ناواقیفت تھی یکدم اسے دادی ساکی بات یاد آئی۔۔

ولی کے سامنے بھولے سے بھی مت آنا ورنہ وہ اسی وقت طلاق تیرے منہ پر مار دے گا"۔۔۔۔وہ قہقہہ لگا کر ھسنسی انکی مکروہنسی اسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی۔۔۔

چہرے پر یکدم خوف سمٹ آیا آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے وہ کانوں پر ہاتھ رکھتی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

ولی اس کی کیفیت سے بوکھلا کر رہ گیا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورے کیا ہوا ہے تمہیں؟" وہ قریب ہوتا بولا مگر وہ پوری قوت سے اسے "
خود سے پرے دھکیل گئی۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ چلا کر بولی ولی کی آنکھوں میں یکدم خون اتر آیا تھا"
۔۔۔

تمہارا مسلہ کیا ہے؟" وہ بھی دھاڑا۔۔"

جاؤ یہاں سے اللہ کا واسطہ ہے چلے جاؤ۔۔" وہ ہذیاتی ہوئے چیخی۔"
اس نے ولی کو جھٹکا تھا اپنے ولی کو جس کی پناہ میں وہ بچپن سے چھپتی
تھی۔۔آج اس کی پناہوں سے دور بھاگ رہی تھی اسے دھتکار رہی تھی۔

ولی نے ایک افسوس بھری نظر نورے پر ڈالی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"پچھتاؤ گی تم اپنے کیے پر۔۔۔بہت پچھتاؤ گی۔۔اچھا نہیں کیا تم نے۔۔۔"

وہ کہتا پلٹ کر دروازہ کھولتا دھاڑ کے ساتھ بند کرتا دندناتا ہوا نکل گیا پیچھے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو ئی تھی۔۔

ولی سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں کو میچے خود پر ضبط کر رہا تھا اسکا رونا بیچین کر گیا تھا مگر اسکا دور کرنا اسے جانے کا کہنا اسے دہری ازیت دے گیا تھا۔

اچھا نہیں کیا نورے تم نے۔۔عبدلولی کو جھٹک دیا۔۔اسے دور ہونے کو کہا جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہے۔۔"دل چاہ رہا تھا سب تباہ و برباد کر دے۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا حویلی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

میری جان کیسی ہو؟" وہ اسکو محبت سے چور نظروں سے دیکھتا بے تابی سے" بولا تھا۔

تم اتنے دور ہو کیسی ہو سکتی ہوں، تنہا اکیلی۔۔" وہ منہ بسور کر بولی۔"

کومل اور غنی دونوں ویڈیو کال پر بات کر رہے تھے جس کے زریعے وہ دونوں ایک دوسرے کو باآسانی کو دیکھ پا رہے تھے۔۔۔

کومل مہرون کلر کا ڈیپ گلے والا نائٹ گاؤن پہنی ہوئی تھی چہرے پر میک اپ کیے آنکھوں میں گرے لین لگائے غنی کو سیدھا دل پر لگ رہی تھی۔۔

"بس چند دن بہت جلد آجاؤں گا۔۔۔"

کومل نے گھنی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

ادائیں مت دکھاؤ، جانتی ہو تمہارا حسن دیکھ کر میں بے تاب ہو جاتا ہوں۔"
دل کرتا تمہیں ہی دیکھتا رہوں۔"خمار الود نظروں سے اسے دیکھتا مقابل کو
قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا۔

اففف!! کہاں سے آتی ہیں یہ باتیں۔۔۔"وہ ایک ادا سے کندھے سے بال"
جھٹک کر بولی۔۔۔

اس دل سے آتی ہے۔۔۔"وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا۔"

کومل ہمارے نکاح کے بارے میں ابھی کوئی نہیں جانتا اور پلیز تم بتانا بھی"
نہیں تم جانتی ہو ہماری فیلڈ کیسی ہے؟"غنی کو اچانک یاد آیا تو وہ بول گیا۔

کومل کا چہرہ اسپاٹ ہوا پھر بولی" صحیح ہے میں نہیں بتاؤں گی کسی کو پر تم یہ بتاؤ
"کب تم حویلی میں لے کر جاؤ گے کب بتاؤ گے سب کو۔؟

"یار ابھی ان باتوں کا کوئی مقصد نہیں تم جانتی ہو میرا بڑا بھائی ہے اس کے بعد ہی میں تمہارے بارے میں بات کروں گا۔۔۔"

"تم نے کبھی اپنا بڑا بھائی نہیں دکھایا۔نہ اتناذکر کرتے ہو۔۔اور ان سے ہماری شادی کا کیا تعلق ہے؟"

"تعلق ہے میری جان۔ بڑا بھائی ہے۔ان کا حق پہلے ہے۔۔اور دکھایا اس لیے نہیں کہ موقع نہیں ملا۔اور ساتھ میں وہ مجھ سے بھی ہینڈسم ہیں اگر نکاح سے پہلے تم مکر جاتی تو میں بیچارہ کیا کرتا؟؟"

"تمہیں میں ایسی لگتی ہوں؟۔"کومل کو غصہ آیا تھا۔۔"

"مذاق کر رہا تھا وہ نکاح شدہ ہیں اور اپنی چھوٹی سی بیوی سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔"

ولی کا ذکر اس کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ لا یا تھا۔۔

کومل یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔

کچھ دیر دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے۔ پھر فون بند کر کے غنی اپنے لیپ ٹاپ کر کام کرنے لگا۔

کافی دیر سے گیٹ پر بیل ہو رہی تھی وہ جلدی اپنے روم سے نکلتی نیچے سیڑھیاں پھلانگتی گیٹ کے پاس آئی۔

"صبر نہیں ہو رہا کیا؟؟ آ ہی رہی ہوں۔۔"

ایک بار پھر سے بیل بجی تو رانیہ دانت پیس کر بھولی اور پھر آگے بڑھ کر گیٹ کھولا۔ سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر ایک پل وہ ساکت ہوئی آنکھیں پھیل گئی وہ آج اسکے گیٹ پر تھا یہ بات رانیہ کو گھبرانے کے لئے کافی تھی۔

آپ"؟؟۔۔وہ جو اسے نہارنے میں لگا ہوا تھا رانیہ کے بولنے پر ہوش میں آئے بولا۔

ایکچویلی مجھے عدن نے بھیجا ہے۔۔" شمس نے جھوٹ کا سہارا۔

و۔وہ کیوں ؟رانیہ تذبذب کا شکار ہوئی۔۔

آپ اندر نہیں بلاؤ گی مجھے ؟؟" شمس نے موضوع بدلہ۔اور ایک بار پھر " اسے دیکھا،سادہ سے گہرے براؤن شلوار قمیض میں وہ اپنی ملاحت بھرے چہرے سے سیدھا دل میں اتر رہی تھی۔

"جی۔؟

اندر !!

نہ۔نہیں میرے ماما بابا گھر نہیں وہ گھبرا کر گیٹ کی اوٹ میں ہو گئی۔

رانیہ!! گھبراؤ نہیں۔۔ کوئی بات نہیں آپ یہ پاس لے لو کل ہماری فلم کا "پریمیئر ہے سو آپ ہماری خاص مہمان ہونگی ضرور آنا یہ پاس اسپیشل گیسٹ "کو دیا جاتا ہے۔

وہ نرمی سے بولتا اسے پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

وہ گہرا سانس لیکر اس پاس کو اسکے ہاتھ سے لے گئی۔۔

اس کی مومی انگلیاں شمس کے مضبوط ہاتھ سے ذرا سا مس ہوئی۔

شمس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی جبکہ رانیہ کے وجود میں سنسانی دوڑ گئی۔

وہ کارڈ لے کر گیٹ بند کر کے گیٹ سے پشت ٹکا گئی

باہر کھڑا شمس جس کے چہرے پر اب ماسک موجود تھا کافی دیر تک اس کے لمس کو چھو کر محسوس کرنے لگا۔

پھر اپنے پاگل پن پر ہنستا اپنی گاڑی لے کر نکل گیا۔

اس وقت صبح کے آٹھ بج رہے تھے حویلی میں اس وقت سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔

Zubi Novels Zone

نورے !!!

سب جو بے فکر ہو کر ناشتہ کر رہے تھے احد ملک کے پکارنے پر سب نے دروازہ کے پاس کھڑی نورے کو دیکھا۔

"ادھر او بچہ۔!!"

احد صاحب محبت سے بولے ولی جو بے دلی سے ناشتہ کر رہا تھا اب چھوڑ چکا تھا، پتھریلے تاثرات چہرے پر پھیل گئے تھے۔۔اور اب اس کے ٹیبل پر آنے کے انتظار میں تھا البتہ ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

وہ سفید رنگ کا یونیفارم پہنے بھورے بالوں کی چوٹی باندھے سرخ سفید" رنگت آج اور بھی زیادہ سرخی مائل ہو رہی تھی۔

انکھوں میں اداسی تھی گلابی لب سو کھ رہے تھے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی احد ملک کے پاس آگئ۔

انہوں نے ہاتھ پکڑ کر پاس رکھی کرسی پر بیٹھا دیا۔

"کیا ہوا ہے میرا بچا کدھر غائب ہوتی ہو اور ؟۔۔۔"

وہ جو اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے وہ ان کو شدید گرم محسوس ہوا۔

آپ کو تو بخار ہے اسکول کیسے جاؤ گی۔۔ بانو دیکھو نورے کو بخار ہو رہا ہے۔۔"

وہ فکر مندی سے بولے۔

بانو بیگم بھی اس کے پاس آئی اس کا بخار چیک کرنے لگی۔

"زرا خیال نہیں رکھتی اپنا۔۔نہ بتایا مجھے اس نے۔۔" بانو بیگم شکوہ کناں ہوئی۔

ولی کا دل بے قرار ہوا تھا۔

نورے نظریں جھکا کر بیٹھی رہی۔

باباسا پیپر ہے میرا آج آخری پیپر ہے۔۔" وہ نظریں جھکا کر ہی بولی۔ دودو" دشمن بیٹھے تھے۔۔ایک بس دل کو سب سے پیارا تھا۔

"چلو پھر ناشتہ کرو آپ پہلے۔۔۔

میں نے کرلیا۔۔" وہ دادی ساکی کرخت نظریں خود پر محسوس کرتی اٹھ" کھڑی ہوئی۔

"ولی جاؤ نورے کو چھوڑ آؤ۔۔۔"

داداسا نے حکم دیا۔

میں ؟؟"

ولی نے آنکھیں گھما کر ان کو دیکھا جو مسکراہٹ دبا رہے تھے ولی نے نورے کو گھورا جو کھڑی زمین پر نجانے کیا تلاش رہی تھی۔

دادی سا بے چین ہو گئی تھیں۔ایک بار پھر دل چاہا نورے کو قتل کر دیں۔۔

وہ اپنی سیٹ سے کھڑا ہوا۔

"جاؤ نورے۔۔۔خیال رکھنا میرے بچے۔۔۔

بانو بیگم نے اسے ہوش دلایا وہ اس کے پیچھے بڑھی۔

'چادر لیکر آنا ورنہ مت آنا۔۔'وہ کھا جانے والے انداز میں بولا تو وہ پل میں گڑ بڑا گئی رات کا غصہ پھر امڈ آیا تھا ولی کا۔

وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں گئی وہ کافی لیٹ ہو چکی تھی۔۔

دونوں ہی خاموش تھے وہ انگلیاں مڑوڑتی بے چین نظر آ رہی تھی۔۔۔

زیادہ بری لگ رہی ہے تمہیں اپنی یہ نازک انگلیاں تو بتادو کاٹ دوں" گا۔۔۔

وہ پھنکارا تھا نورے اسکے اتنے سخت لفظوں پر کانپ کر رہ گئی۔۔ کب امید تھی کہ وہ ایسا بھی ہو جائے گا۔۔

وہ ایک جھٹکے سے گاڑی روکتا دونوں ہاتھ نورے کے اطراف رکھے اس پر جھکا بے انتہ قریب ہوا۔۔۔۔

وہ آنکھیں کھولے اسے اپنے اتنا قریب دیکھ کر اپنا سانس ہی روک گئی چہرہ بے تحاشا سرخ ہوا۔رات کا منظر یاد آنے لگا تھا۔

"تم نے جورات کیا ہے نہ اس کا بدلہ میں تم سے ابھی اور اسی وقت لے سکتا ہون۔۔۔" وہ اسکی تھوڑی اپنے لبوں سے چھو کر بولا،

اس کا دہکتا لمس جان ہلکان کر گیا تھا۔

نورے کو لگا تھا اب وہ سانس ہی نہیں لے پائے گی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا ولی آنکھیں چھوٹی کیے اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔۔ زرا سا قریب آیا تھا اور وہ جیسے مر جانے کو ہو رہی تھی۔

میرا دل کر رہا ہے یہی روڈ پر پھینک کر چلا جاؤں۔۔" مگر وہ لب بھینچ گیا" نورے اسکی سفاکی پر رو دینے کو تھی۔ دادی سا کہا سچ ہونے لگا تھا۔۔ وہ نفرت کرنے لگا تھا۔۔

مگر کیا ہے نا بچپن سے تمہاری حفاظت کی ہے میں نے کہیں اکیلا نہیں" چھوڑا تو آج یہی بات روک رہی ہے، ورنہ مجھے رات سے تم پر شدید غصہ آرہا ہے۔۔"

وہ اس سے دور ہو گیا اگر دور نہ ہوتا تو ضبط ٹوٹ جاتا اور ولی ہر حد پار کر جاتا مگر اسنے نورے کا خیال کیا وہ چھوٹی تھی ابھی بہت۔۔۔نازک سی تھی۔۔

نورے کو لگا اسنے جو بولا سیدھا سیدھا مذاق کیا ہو

کب کی اسنے حفاظت؟

کب تھا وہ اسکے ساتھ جب وہ تڑپ کر اسکو پکارتی تھی؟

کب آیا وہ دادی سے اس کو بچانے؟

جب اسکو ذہنی اذیت دیتی تھیں وہ کہاں ہوتا تھا؟

ایسے بہت سے سوال تھے نورے کے دل میں مگر وہ نم آنکھوں سے خاموش تھی۔۔ کہتی بھی کیسے وہ لاپرواہ سنگدل بے حس ولی بن گیا تھا۔

بلیک کلر کا پینٹ کوٹ پہنے جو اسنے خود ڈیزائن کیا تھا کالے سیاہ بال جن کو جیل سے سیٹ کیا تھا۔چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ اس کی شخصیت کا خاصہ تھی کھڑی مغرور ناک سیاہ آنکھیں اسکی آنکھوں سے ہمہ وقت مغروریت چھلکتی تھی جن پر اس وقت کالا چشمہ لگا ہوا تھا

اس وقت وہ جلدی جلدی سیڑھیاں اترتا عجلت میں تھا۔۔

"کہاں چلے برخودار؟

داداسا نے اس کو تیار دیکھا اور پھر ہاتھ میں چھوٹا سا بیگ دیکھتے وہ ابرو اٹھا کر بولے۔

داداسا مجھے ابھی جانا ہوگا شہر ضروری جانا ہے ایک پارٹی اٹینڈ کرنی ہے اور"

" میں پہلے ہی لیٹ ہوں پانچ بج گئے ہے آٹھ بجے ادھر ہونا لازمی ہے

چلو اللہ کی امان میں جاؤ۔۔۔"اس کے گلے لگتے بولے وہ بھی ان سے ملتا" تقریباً بھاگا تھا باہر۔۔۔۔۔

نورے بچے چائے پلا دو اپنے ہاتھ کی اچھی سی۔۔"وہ وہی لیونگ روم میں" بیٹھے بولے نورے جو کچن میں تھی ان آواز کی سن کر چائے بنانے لگی۔۔

چائے بنا رہی ہو بڑی بات ہے دادی تو بولتی تھی تم اٹھ کر پانی پینا پسند نہیں" کرتی۔۔۔"وہ جو چائے بنانے میں مصروف تھی اپنے پیچھے ولی کی طنزیہ انداز میں بات سن کر تلخی سے مسکرائی۔

ولی کو یہاں آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا مگر ولی نے نورے کو ہستا مسکراتا نہیں دیکھا تھا اور آب اس کو مسکراتا دیکھ کر اسے لگا اسکی مسکراہٹ کھو کھلی ہے

وہ سنجیدگی سے اسکے مسکراتے لب دیکھ رہا تھا مگر آنکھیں جو وہ جھکائے چائے بنا رہی تھی ان میں نمی تھی جو ولی یہ نا دیکھ پایا۔۔۔

!!نورے۔۔۔۔

ولی نے پکارا اسکی پکار میں ایک تڑپ تھی نورے کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا گلابی لب لرز رہے تھے۔۔۔

! نور

کیوں کررہی ہوایسا کیوں ایسا شو کررہی ہو کہ مجھے جانتی ہی نہیں۔۔۔" وہ نرمی سے بولتا اسکے گرد حصار باندھ گیا نورے کی پشت ولی کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

نورے کا پورا وجود گویا سن ہو گیا تھا ولی کا چھونا اسے حواس باختہ کر گیا تھا وہ نہ مزاحمت کر پارہی تھی نہ بول پارہی تھی۔۔۔

"تم کیوں نہیں بولتی مجھ سے کیوں نہیں پہلے کی طرح مجھے دیکھ کر خوش ہوتی کیوں نہیں ہنستی کیوں نہیں مسکراتی؟" وہ اسے اپنے سامنے کرتا پہلے نرمی پھر یکدم سختی سے بولا تھا۔۔۔

نورے نم آنکھوں سے اسے دیکھے گئی ولی اسکی آنکھوں کا خالی پن دیکھ کر ساکت ہوا تھا۔۔۔

کیوں میرے قریب اتے ہیں جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے میری؟" وہ اس" کے سینے پر زور سے دونوں ہاتھ مارتی روتے ہوئے بولی۔۔

ولی غصے سے سرخ ہوتا اسکا جبڑا دبوچ گیا چائے ابل کر باہر گرنے لگی لیکن وہ دونوں اپنی جنگ میں الجھے ہوئے تھے۔

میری بات کان کھول کر سنو تمہارا مجھ سے پیچھا تو کبھی چھوٹ نہیں سکتا" "اپنے دماغ میں یہ بات بٹھا لو۔۔

"اور اگر میں مر گئی پھر؟

نورے سلیب سے لگی بھیگی آنکھوں سے بولی ولی کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا دل دھڑکنا بھولا تھا وہ ساکت بس نورے کو دیکھتا رہا۔۔۔

تم اپنی زبان پر قابو کرلو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میں نہیں چاہتا میں "جاہل مردوں کی طرح تم پر ہاتھ اٹھاؤں۔۔۔۔"

وہ سخت لہجے میں باور کرواتا اسے چپ کرا گیا۔۔

تمہیں یقین نہیں آئے گا عبدلولی ملک وہ نورے مر چکی ہے جس کو تم ہستا "مسکراتا خوش دیکھتے تھے۔۔"

ولی کے قدم کچن سے جاتے روکے تھے وہ سنجیدگی سے نورے کو دیکھنے لگا جو اب اپنے آنسوں صاف کرتی واپس چائے بنانے لگ گئی تھی۔۔۔

اس نورے کی موت کیسے ہوئی وہ تو میں جان ہی لوں گا،۔" وہ دل ہی دل" میں سوچتا غصے سے پاگل ہوتا کچن سے نکل گیا۔۔۔۔۔

نورے اس کی پشت کو دیکھ کر رہ گئی۔

بتاؤ ناں! ہم لگتے تھے کیسے ؟

.. تمہیں تو یاد ہے ناہنسنا ہمارا

اس وقت شہر کا ہر مشہور ڈائریکٹر ،پروڈیوسر ،ایکٹرس،ڈیزائنرس ،سنگرز،ماڈلز سب ہی اس وقت سب ہی پارٹی میں موجود تھے۔۔

عدن وائٹ کلر کا سلیو لیس لونگ گاؤن پہنے کندھوں پر سے ذرا ذرا سا سر کا ہوا گلہ تھا جس سے اسکی بیوٹی بون شو ہو رہی تھی، دودھیا بازوؤں پر کئی مردوں کی نظر پھسل رہی تھی پر وہ پراعتماد اور بے نیاز تھی عادی ہو گئی تھی وہ ان سب کی۔۔

شمس بلیک پینٹ وائٹ شرٹ پہنے اپنا وہی لاپرواہ سے انداز میں کھڑا تھا شمس کی نظریں گاہے بگاہے گیٹ کی طرف اٹھ رہی تھی۔۔۔

عدن پروڈیوسر کے ساتھ تھی جبکہ فلم کا ہیرو عماد ظفر شمس کے ساتھ ہی تھا ۔۔۔

تم کسی کا ویٹ کر رہے ہو۔۔"عماد شمس کی طرف جھوک کر بولا کیوں کے" ہر طرف میوزک کا بے انتہا شور تھا۔

میں نہیں تو۔۔۔" شمس کندھے اچکا کر بولا۔۔۔"

تو عماد بھی کندھے اچکا کر دوسری طرف چلا گیا۔۔۔

ارے غنی آؤ ویلکم یار۔۔" شمس نے سامنے سے آتے غنی کا ویلکم کیا۔"

تھینکس اور کیسے ہو، اتنا لیٹ؟" شمس اسکے بغل گیر ہوتا پوچھنے لگا۔"

ہاں یار میں لاہور میں تھا نہیں اسی لئے ابھی ہی گھر سے آیا ہوں" غنی"
تفصیل سے بتانے لگا۔۔

!!اوا اچھا۔۔۔

"چلو میں تم ملواتا ہو سب سے۔

!!عدن لسن۔

عدن جو کسی سے باتوں میں مصروف تھی شمس کے بولانے پر ایکسکیوز کرتی اس تک آئی۔

کے اونر عبدلغنی ملک۔۔۔۔ A.G brands میٹ
اینڈ غنی شی اس مائی کیوٹی عدن حسن۔

غنی نے ایک نظر عدن کو دیکھا تو گویا پتھر کا ہو گیا تھا۔۔
جبکہ عدن بے تاثر چہرے سے اسے دیکھ کر اگلے ہی لمحے نظریں پھیر گئی تھی ۔۔

ازایوری تھنگ آل رائٹ!! شمس نے غنی کو دیکھا جو کھویا کھوی تھا۔
ہمم بالکل۔۔۔!!اس نے خود کو کمپوز کیے عدن کی طرف ہاتھ بڑھایا۔"

جسے عدن اپنی دو انگلیوں سے پکڑ کر چھوڑ گئی۔۔

غنی کے وجود میں گویا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

اس کا انداز بہت الگ تھا۔وہ تو کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی تھی پھر آج کیسے؟؟

ایکسکیوز می۔۔۔!!وہ سرد مہری سے بولی۔۔اس کا لب ولہجہ بدل چکا تھا۔بلکہ وہ تو سرتا پاؤں بدل گئی تھی۔۔

عدن وہاں سے جا چکی تھی مگر غنی کی پتھر کا کر گئی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

زہرہ!!میری بات سنو!!"جلدی جلدی اس کے پیچھے جاتا اسے روک گیا۔

اس انڈسٹری میں عدن کے اصلی نام سے کوئی بھی واقف نا تھا جبکہ غنی کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ ضبط کر کے رہ گئی۔۔پرانے سلے زخم ادھڑنے لگے تھے۔

زہرہ پلیز اسٹاپ! اسے بازو سے جکڑے اپنے بے حد قریب کیا، اس نے بمشکل

آریوان سینس چھوڑو مجھے!! وہ سختی سے بولی اور اپنے بازو کو جھٹکے سے آزاد کروایا آنکھیں سرخ تھی مقابل کی مگر اس لڑکی کو ذرا ڈر و خوف محسوس نہ ہوا تھا اس سے۔۔

تمہیں میں نے بہت ڈھونڈا تھا۔۔"اس کے لہجے میں تھکن تھی"

وہ استہزائیہ مسکرائی۔۔

تاکہ پھر دھوکہ دے سکوں۔" غنی نے اس کے تمسخر بکھیرتے چہرے کو" دیکھا۔۔

"زہرہ ایسی مار نہیں مارو مجھے کے میں ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاؤں"۔ وہ اس حسن کی مورت کو دیکھ کر بے بسی سے بولا۔۔ پر اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے زہرہ زہرہ بولنا بند کرو تم جیسے لوگوں کو اچھے سے جانتی ہو میں میرا"
" انڈسٹری میں نام خراب کرنا چاہتے ہو
وہ حد درجہ غرا کر بولی۔
میں عدن حسین ہو اور مجھ سے دور رہو دو ٹکے کے ڈیزائنرز کے منہ نہیں "
لگتی میں۔۔۔"اس کا انداز غنی کو دہکا گیا تھا۔

اپنی حد میں رہو۔۔۔"وہ یکدم دھاڑا مگر اسکی آواز میوزک کے شور میں "
دب گئی۔اپنے کام کے معاملے میں وہ بہت ٹچی تھا۔۔
"تم بھی۔۔۔"
وہ جا چکی تھی اس کے منہ لگے بغیر. پر جاتے جاتے اسے جواب دے گئی تھی۔

غنی اتنی پر اندر تک سے جل کر خاک ہوا تھا چہرہ سرخ ہوا تھا اسکی آنا اسکا غرور وہ لڑکی اس کے منہ پر مار کر گئی تھی۔۔

تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں۔۔اسنے جاتی ہوئی عدن کی پوشت کو سرخ" آنکھوں سے گھور کر سوچا تھا۔۔۔

"ڈانس کرو گی میرے ساتھ۔؟"

وہ جو کونے میں سکڑی سمٹی کھڑی تھی اپنے عقب سے آتی آواز پر چونک کر پیچھے مڑی۔

پھر مقابل کے بڑھے ہاتھ کو دیکھ کر یکدم گھبرا گئی تھی وہ۔

پینٹ کے اوپر شارٹ شرٹ پہنے پھر اس پر لونگ کوٹ پہنے وہ یہاں کی ہر لڑکی کو مات دے رہی تھی۔

چہرے پر ہلکا پھلکا میک اپ تھا۔۔

اتنا سوچ کیوں رہی ہو؟"اسکا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ اسکے مزید قریب ہوا"

۔

سوری آئی ایم ناٹ انٹرسٹڈ،،"وہ مقابل سے دو قدم دور ہوئی۔"

"بٹ میں انٹرسٹڈ ہوں۔۔"

وہ قریب آیا تو وہ پیچھے ہوئی تھی۔

ڈونٹ بی فارمل یونوسویٹ آر یولوکنگ سوہاٹ۔۔"اسکی کمر میں ہاتھ ڈال"

کر بے حد قریب ہوا وہ یک دم کانپ گئی

مقابل کا ہاتھ اسکے کوٹ کے اندر تھا اسکا ہاتھ اپنی کمر پر رینگتا ہوا محسوس کر

کے اسے پرے دھکیلا مگر وہ اسکے دونو ہاتھ جکڑ کر اپنی گردن کا ہار بنا گیا۔۔

چھوڑو مجھے وہ یکدم چیخی۔

خاموش اسکے لبوں پر انگلی رکھتا اسے آنکھیں دکھا کر بولا۔

پیچھے کھڑا وجود اسکی یہ حرکت دیکھ کر بھسم ہوا تھا۔

رانیہ کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا پیچھے موجود شخص نے اور ایک مکا عماد کے مارا وہ پاس پڑی ٹیبل پر گرا تھا۔

How dare to touch her!

اپنی اوقات میں رہو سمجھے۔۔۔"اسکے منہ پر ایک کے بعد ایک مکا مارتا وہ جنونی ہوا۔

یکدم ہال میں سناٹا ہوا سب لوگ ان دونوں کو دور کر رہے تھے مگر وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔

عدن جو ڈریسنگ روم میں تھی جیسے ہی باہر نکلی ادھر سب دیکھ کر حیران ہوئی پھر نظر روتی ہوئی رانیہ پر گئی۔

اس سے پہلے عدن رانیہ تک پہنچتی شمس نے رانیہ کا بازو جکڑا اور کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا ہر کیمرے نے یہ منظر اپنی آنکھ میں محفوظ کیا تھا۔۔

ہر طرف سرگوشیاں ہو رہی تھی آخر وہ لڑکی کون تھی؟۔۔۔ پہلی نظر دیکھنے والوں نے اسے عدن ہی سمجھا تھا مگر دوسری طرف عدن کو دیکھ کر سب ہی دنگ رہ گئے تھے عدن ان کے پیچھے جانا چاہتی تھی مگر وہ نہیں گئی ورنہ میڈیا میں ہزاروں باتیں بنی تھی۔۔

وہ تقریباً گھسیٹتا ہوا رانیہ کو لے جا رہا تھا رانیہ روتی ہوئی اس کے ساتھ بے جان سی اس کے ساتھ جائے جا رہی تھی۔۔

اب یہ رو کیا رہی ہو جب اس کے منہ پر دور کھ کے مارنے کا وقت تھا جب تو تم کو گھبرانے سے فرصت نہیں تھی۔۔" اسکا بازو سختی سے جکڑے وہ دھاڑا تھا

اسے دیوار سے پن کئے وہ غیض و غضب سے اسے گھور رہا تھا۔

شمس نے اپنی گرفت سے اسے آزاد کیا مگر دور اب بھی نہ ہوا وہ اس وقت ہال کے بیک سائیڈ پر تھے جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

رانیہ آنکھیں میچے کھڑی رہی اسکا پورا وجود لرز رہا تھا کھینچ کر لیکرانے میں اس کی شرٹ اونچی ہو گئی تھی جس سے اسکا پیٹ نظر آرہا تھا شمس نے بے ساختہ اس کی شرٹ صحیح کی۔

"جب ایسے کپڑوں کی عادت نہیں ہے تو پہنے کیوں اور اگر عادت ہے بھی تو جب یہ بات معلوم ہے کے ایسی ڈریسنگ میں ہاٹ لگتی ہو تو یہ کپڑے پہنے ہی کیوں؟"

رانیہ نے یکدم آنکھیں کھولی اسے بغور دیکھا جو چبا چبا کر اسے گھور کر بول رہا تھا اسکا ہاتھ اپنے پیٹ پر محسوس کر کے وہ یکدم سن ہوئی تھی وہ سانس روکے اسکا چہرہ دیکھنے لگی جہاں صرف غصہ ہی غصہ تھا۔

تمہیں کیوں برا لگ رہا ہے۔۔ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔" وہ بھی دانت پیس کر بولی"

۔اور اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔

شمس جو اسکا چہرہ دیکھنے میں مصروف تھا اسکی بات پر صدمہ ہوا تھا۔۔

تمہارے پاس زبان بھی ہے۔؟

رانیہ کو نا جانے کیوں اسکا کھولا منہ دیکھ کر ہنسی آگئی۔

یار تم سچ میں بہت تیز ہو میں تو بھولی بھالی سمجھا تھا۔۔" وہ اب اپنا ہاتھ"

اسکی کمر پر رکھیں قریب ہو کر بہت ہلکے محسور کن انداز میں بولا تھا رانیہ کا دل

زور سے دھڑکا تھا شمس کا بھی حال یہی تھا۔

وہ سرخ چہرہ لئے اب بھی اسی کی گرفت میں تھی۔۔

"آپ پیچھے ہونے کا کیا لو گے۔۔۔؟"

وہ تقریبن رو دینے کو تھی اسکے ذرا سے نزدیک انے پر وہ کب سے سانس روکے ہوئے تھی۔

شمس کو اپنی پوزیشن کر احساس ہوا تو فوراً دور ہوا۔۔

"رانیہ تم یہاں آئی کیوں تھی۔؟"

پیچھے سے عدن کی آواز پر دونوں اپنی جگہ سے اچھل کر رہ گئے تھے۔

عدن یہ کل گھر آئے تھے کے تم نے بولیا ہے وہ عدن سے یکدم گلے لگتی" تقریباً رو کر بولی تھی عدن نے کھا جانے والی نظروں سے شمس کو دیکھا جو یہاں وہاں دیکھتا بھاگنے کو پر تول رہا تھا۔

دعا کرو تمہاری پکچرز سوشل میڈیا پر نہ پھیل جائے ورنہ منگیتر تو جائیگا" تمہارے ہاتھ سے۔۔"عدن کہہ رانیہ سے رہی تھی دیکھ شمس کو رہی تھی۔

منگیتر "شمس یکدم بڑبڑایا تھا۔"

پھر ان دونوں کے پیچھے بھاگا کس کا منگیتر مجھے بھی بتاؤں کچھ شمس نے عدن کو دیکھ کر بولا۔

"تم سے الگ سے بات کروں گی میں تم ابھی جانا ہو گا ہمیں۔"

عدن نے شمس سے کہا رانیہ کا ہاتھ پکڑے جلدی سے وہاں سے بھاگی تھی

۔۔۔

"تم بہت چپ چپ ہو غنی کچھ ہوا ہے؟؟۔۔۔"

کومل غنی کے سینے پر سر رکھیں استفسار کرنے لگی۔

غنی جو گہری سوچوں میں گم تھا یکدم ہوش میں آیا۔

نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولتا اس کے بالوں میں ہاتھ" پھیرنے لگا۔

کومل چھوٹی آنکھیں کریں اس کو دیکھنے لگی مگر آج وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا یہ بات کومل کو بہت زیادہ محسوس ہوئی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

وہ پارٹی سے ڈائریکٹلی اپنے گھر آیا تھا تاکے کچھ پل وہ کومل کے ساتھ گزار سکے مگر اس کا ذہن الجھنوں کا شکار تھا اسے ذرا سکون نہیں آرہا تھا۔۔

غنی تم مجھے اگنور کر رہے ہو۔۔" وہ اب روہانسی ہوئی تھی،۔"

نہیں بالکل بھی نہیں میں کیوں کروں گا۔۔؟" وہ بمشکل مسکرایا اور اسے" بانہوں کے گھیرے میں لے گیا۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ سو گئی تھی۔اس کے

سونے کی تسلی کرے وہ بالکنی میں آیا،۔اور ایک بار پھر اس کے بارے میں سوچنے لگا۔۔

"وہ تو معصوم سی تھی۔۔پھر اتنی بے باک کیسے ہو گئی؟؟"

وہ بڑبڑایا اور سیگریٹ کے گہرے کش لینے لگا۔لیکن ذہنی الجھن کم نہیں ہوئی۔

کومل میں جا رہا ہوں۔۔"اس نے کومل کو اٹھایا۔۔"

کومل نیند سے جاگے اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

"غنی تم کیوں جا رہے ہو؟؟"

وہ آنکھیں مسلتی اٹھی۔

حویلی سے فون آرہے ہیں مجھے جانا ہے۔۔"اس کے بتانے پر کومل کا منہ" بن چکا تھا۔

لیکن پھر اس نے سر ہلا دیا۔۔اسے مل کر وہ حویلی کے لیے نکل گیا تھا۔

تجھے میں نے بولا تھا نا؟؟؟؟

ولی سے دور رہنا؟؟تو نے سنی میری بات؟؟؟؟

بول وہ اسکے بال مٹھی میں جکڑے سفاکی سے بولی۔

"دادی سا میں نے کچھ نہیں کیا معاف کر دیں مجھے پلیز۔۔۔"

وہ بے تحاشا روتی اپنے بال چھڑواتی رہی مگر سب بے سود تھا اس عورت کے پاس شاید دل نہیں تھا۔۔

کل تیرا آخری دن ہے اس حویلی سنا تو نے کر لے جتنا عیش کر سکتی ہے ایک" رات میں۔۔۔"وہ یکدم بال چھوڑ کر اسکا بھیگا چہرہ جکڑ کر بولی

انکا بے حد موٹا اور سخت ہاتھ اسے بے بس کر گیا تھا وہ شدت سے روئی تھی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھی کسی ساز کی طرح خالدہ بیگم اسکی بے بسی سے لطف اندوز ہوتی ہنسی تھی۔۔۔

"تجھ پر یا تو اللہ کا خاص کرم ہے یا پھر تو بہت ڈھیٹ ہے اتنا سب سہہ کر بھی تو زندہ ہے۔۔" اس کو خود سے پرے کرتی وہ حقارت سے بولی۔۔۔

وہ روتی ہوئی بیڈ پر گری تھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی وہ اپنی سسکیاں روک رہی تھی مگر اس سے بھی اس کا درد دب نہ سکا دادی سا باہر جا چکی تھی انکا کام تھا گویا اس نازک کو تکلیف دینا اور وہ اپنا کام مکمل کر کے جا چکی تھی۔

"آپ کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔۔۔اللہ سے ڈرے دادی آپ بے قصور کے ساتھ یہ سب کر رہی ہیں۔۔۔

میرے ماں باپ سے بھی اللہ حساب لے گا جنہوں نے مجھے پیدا کر کے زندہ درگور کر دیا۔۔۔
اللہ!! مجھے نہیں جینا۔۔ولی آپ مجھے کیسے بھول گئے۔۔کیسے بدل گئے؟
۔۔۔۔"
وہ دکھی دل سے روتے روتے ناجانے کیا کیا بول رہی تھی اسکا آج سچ میں دل پھٹنے کے درپر تھا وہ اپنے ہوئے ظلم پر رو رو کر تھک گئی تھی اسکے ساتھ جس جس نے برا کیا تھا آج انکا نام لے کر وہ اللہ کے سامنے رو پڑی تھی۔۔۔
مگر! ولی کے نام پر ہونٹ سل گئے تھے اسکے۔۔۔۔
ولی نے تو کچھ نہیں کیا تھا وہ کیوں ولی کو قصوروار ٹھہراتی۔؟
اللہ کل اگر میرے ساتھ کچھ بھی برا ہوا، اللہ تو اس بورے ہونے کو روک دے اللہ تو مجھے بچالے۔۔ولی کو خود سب پتا چل جائے۔۔۔" وہ رو رو کر ہلکان ہو گئی تھی دل و دماغ کو ایک پل کا بھی سکون میسر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بے جان سی پڑی ہوئی تھی اس میں ہمت نہیں تھی اٹھ کر دروازہ بند کر لیتی۔

سب ولی کی وجہ سے ہو رہا ہے اگر۔"

اگر اسکا میرا نکاح نہ ہوا ہوتا تو آج یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔" وہ ایک بار پھر سے سب سوچتی بلک کر رو پڑی تھی۔۔

ولی جو رات دیر سے حویلی آیا تھا وہ لاؤنج سے ہوتا ہوا سیڑیوں کے پاس پہنچا۔۔

مگر اس کے قدم تھم گئے۔

نورے کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا بے ساختہ اس کے قدم کمرے کی جانب بڑھے۔

کیا ہوا ہے نورے تمہیں؟" نورے اسے بیڈ پر آڑھا ترچھا لیٹا دیکھ کر وہ" بوکھلا گیا تھا اس کے قریب بڑھ کر اسنے بازو پکڑا تو وہ کرنٹ کھا کر اٹھی تھی دوپٹہ جو بیڈ کے پاس پڑا تھا یکدم جھک کر اٹھا کر اپنے گرد پھیلایا۔

نورے تم رو رہی تھی کیا ہوا ہے بتاؤ؟" مجھے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتا" پریشانی سے گویا ہوا۔۔

اس کا گریز کرنا ولی کو چبا تھا مگر وہ چپ ھو گیا

نورے نے ایک نظر اسے دیکھا پھر دروازے کو دل زور سے دھڑکا کہیں دادی پھر نہ آجائے

"ت۔ تم پلیز جاؤ ابھی۔"

نورے اسکا ہاتھ اپنے چہرے ہٹاتی بولی جب کے الجھا ہوا لہجہ اسکی حالت بتا رہا تھا۔

تم سے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔۔"نورے کو اپنے حصار میں لیتا گھور کر بولا۔"

ولی پلیز جاؤ یہاں سے، ورنہ بہت برا ہو جائے گا۔ُایک بار پھر آنسو چہرے" پر بکھر گئے۔

ولی کا دل کٹ کر رہ گیا تھا اسکی حالت دیکھ کر سرخ سوجی آنکھیں لرزتے لب جو ہر وقت گلابی ہوتے تھے اس وقت سرخ ہو رہے تھے۔

تمہارا گریز میں برداشت کر رہا ہوں تو میری برداشت کی حد نہ آزمانا اب تم" نے خود کو مجھ سے دور کیا تو جان لیں لونگا۔۔" سرد لہجے میں باور کرواتا اسے آدھ موا کر گیا تھا۔۔

تم میری جان لے لو میں اُف نہیں کرونگی بلکے تمہارا احسان ہوگا اگر تم" "نے میری جان لے لی تو

اسکا ہاتھ اپنی گردن پر رکھتی ہذیانی ہوئی۔۔۔۔۔

مقابل گویا پتھر کا ہوا تھا اس کے ہاتھ کانپ کر رہ گئے یہ لڑکیا سے زلزلوں کی زرد میں کر گئی تھی۔۔۔۔۔

!!نور۔۔۔

اسکی آنکھیں نم ہوئی تھی ولی اپنے ہاتھ کھینچ گیا تھا وہ پتھرائی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جواب زمین پر بیٹھے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رو رہی تھی

ولی وہی زمیں بوس ہوا تھا گویا۔

آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا نورے اپنا چہرہ ولی کے سینے میں چھپائے رو رہی تھی۔

بس کرو بہت ہو گیا نورے تم ایسے کیسے بول سکتی ہو؟ کیا تمہیں ایک بار بھی" میرا خیال نہیں آیا۔؟" اسکے بالوں پر لب رکھے وہ سخت رنجیدگی سے بولا۔

مگر وہ روتی رہی، نہ لفظ کہے نہ کچھ اور۔۔

تمہیں اپنے ایک ایک لفظ کی وضاحت کرنی ہے نورے۔

مگر نورے ہوش حواس سے بیگانہ اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

ولی نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کرلی تھی۔۔۔۔

اسے اٹھا کر بستر پر لیٹایا پھر پاس ہی وہ لیٹ گیا تھا اسکا معصوم چہرہ جو سرخ ہو رہا تھا اسکی حالت دیکھ کر بے چین ہو رہا تھا۔۔۔

آخر ایسا کیا ہوا ہے ملک حویلی میں نورے تمہارے ساتھ جس سے تم میں اس قدر ڈر و خوف میں مبتلا ہے۔۔۔ مجھ سے ڈرتی ہے۔۔ حالانکہ یہ میرے سب سے قریب تھی۔

اور وہ خوف بس مجھ سے ہی ہے کیا؟ سرخ آنکھیں میچ کر وہ سوچوں کے بھنور میں تھا۔۔۔

کافی دیر سے گیٹ بج رہا تھا مگر نہ عدن اٹھ رہی تھی۔نہ ہی رانیہ۔۔۔

یار عدن جاؤناں گیٹ پر کب سے بج رہا ہے۔۔"رانیہ جھنجھلا کر بولی"

اتنے میں ایک اور بار گیٹ بجا۔

آنے والا بھی ڈھیٹ ہی ہے۔۔۔

عدن غصے سے اٹھی تھی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا" پتہ نہیں کون ہے صبح صبح گیٹ کھولتے ہی وہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

سامنے کھڑا وجود لال ہوتے چہرے کے ساتھ عدن کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

رات دیر سے رانیہ اور عدن گھر پہنچی تھی اسی لئے رانیہ عدن کے ساتھ ہی رات رک گئی تھی اور اپنی امی کو کال کر کے بتا چکی تھی۔۔۔

مگر اب گیٹ کھولتے ہی اپنے بابا کو کھڑا دیکھ عدن کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

پاپا آپ؟"عدن اپنی حیرانگی چھوپا کر بولی۔۔"

مجھے تم سے بات نہیں کرنی بلاؤ رانیہ کو۔۔۔اسے بھی اپنا جیسا بنا دیا۔۔"وہ دھاڑے تھے۔۔

پا۔پاپا ہوا کیا ہو غصہ نہیں ہو پلیز آپ کا بی پی بڑھ جائے گا۔۔۔"وہ نم لہجے میں بولی آج کافی عرصے بعد وہ اپنے پاپا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بہت زیادہ فکر ہو رہی ہے تمہیں جب فکر نہ ہوئی جب باپ روک رہا تھا" تمہیں اس دنیا میں انے سے۔۔"وہ ایک بار درشتگی سے بولے۔۔

پاپا پلیز ہوا کیا ہے وہ۔۔"آب اندر آ چکے تھے دروازہ کھلا ہی تھا۔

رانیہ شور سن کر باہر آئی تھی اسکا دل یکدم گھبرایا ضرور کچھ غلط ہوا ہے اپنے پاپا کو یہاں دیکھ کر رانیہ کا سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔

پاپا!!۔۔رانیہ بھاگ کر ان تک گئی جو بن بادل کے عدن پر برس رہے تھے ۔۔۔

مت بولو مجھے پاپا مر گیا میں تمہارے لیے۔۔"انکا ہاتھ اٹھا تھا رانیہ پر جو" اس کے گال پر نشان چھوڑ گیا۔۔

باہر سے اندر آتا شمس پل میں سب سمجھ گیا تھا وہ یہاں رات کی پکچرز کے بارے میں بات کرنے آیا تھا جو سوشل میڈیا پر رات ہی رات میں تہلکا مچا چکی تھی۔۔

پاپا کیا کر رہے ہیں ہوا کیا ہے؟ رانیہ کے آگے آتی عدن پوچھنے لگی رانیہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

"پوچھو اس سے کل کیا کرتی پھر رہی ہے یہ ایک رشتہ مشکل سے آیا تھا منگنی ہوئی تھی اللّٰہ کر کے مگر اس کی حرکتوں کی وجہ سے ان لوگوں نے بھی انکار کر دیا تم نے ہمیں چھوڑا تھا منہ دیکھانے لائک جواب یہ بھی تمہارے نقش و قدم پر چل رہی ہے بلکے تم سے بھی دو ہاتھ آگے۔۔۔"

وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھیں بے بسی سے نجانے کیا کیا بول گئے تھے جن میں انکی بیٹیوں کا کوئی قصور بھی نہیں تھا عدن کے ہاتھ میں فون دیتے وہ کل

رات کی وائرل ہوئی پکچرز تھی جن میں شمس اور رانیہ بے حد نزدیک تھے

۔۔

عدن نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی اسی سب سے وہ ڈرتی تھی۔۔۔

انکل اس میں رانیہ اور عدن کی کوئی غلطی نہیں۔۔"اچانک ہال میں شمس" کی گھمبیر آواز سن کر رانیہ اور عدن کو کرنٹ لگا۔۔۔

دونوں نے دعا کی تھی آب کوئی بات نا بڑھے مگر ہر دعا قبول نہیں ہوتی آج قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا شاید۔۔۔

شمس جاؤ تم ابھی۔۔۔"عدن فورن سامنے آئی مگر حسین صاحب اسکا بازو" پکڑ کر دور کر گئے تھے۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں انے کی بولو؟"وہ اسکا گریبان پکڑ کر" دھاڑے۔۔۔

ارے شمس تمہی تو اچھا سمجھتا تھا میں مگر تم کیا نکلے دوست دوست بولتے" "تھے ناعدن کو؟ پھر اسکی بہن کے ساتھ ہی۔۔۔؟؟

وہ چپ ہو گئے اور عدن حیران یعنی اسکا باپ بے خبر نہیں تھا اس سے۔۔

"انکل آپکو اپنی بیٹیوں پر بھروسہ ہونا چاہیے اور اپنی تربیت پر بھی۔۔۔" شمس نے سب بات ختم کر دی تھی اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا اگر وہ رانیہ کو نہ بلاتا تو یہ سب ہوتا بھی نہیں نہ اسکے کردار پر بات آتی۔۔۔

مجھے بھروسہ ہے۔۔۔" وہ اس سے دور ہو گئے تھے وہ تھک گئے تھے بہت
ان کے چہرے سے لگ رہا تھا وہ تھک گئے ہے۔۔

میں تھک گیا ہو رانیہ لوگوں کو جواب دے دیں کر تمہاری پھوپھو نے رشتہ
ختم کر دیا۔۔

وہ کرسی پر ڈھے سے گئے۔
پاپا سوری پلیز میں کل جاتی ہی نہیں تو کچھ نہیں ہوتا مگر آپ جیسا سمجھ رہے
ویسا کچھ نہیں ہے پاپا یقین کریں۔۔۔" رانیہ ان کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی
شمس نے آنکھیں میچی تھی اس نے کب سوچا تھا یہ سب ہو جائے گا۔۔۔

میری بیٹی کا نام خراب تو ہو گیا ناں۔۔" وہ نم لہجے میں بولے پھر ایک سرد
نظر شمس پر ڈالی۔۔۔

"پاپا کچھ نہیں ہو گا میں ہونا سب اپنے اوپر لیں لے لوں گی رانیہ کا نام نہیں آئے گا۔ عدن ان کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی اس کے پاپا ناراض تھے اس سے جب سے وہ اس انڈسٹری میں آئی تھی۔

کیوں تم نہیں ہو میری بیٹی؟" وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھ کر بولے ۔۔۔

" انکل ایک حل ہے میرے پاس سب کے منہ بند ہو جائے گے۔۔

شمس نے ایک نظر رانیہ کو دیکھا جوان سے چپک کر بیٹھی تھی۔۔۔

کیسا حل؟

"آپ میرا اور رانیہ کا نکاح کر دیں۔۔۔۔۔"

شمس نے سب کے سروں پر گویا دھماکہ کیا تھا۔۔

حسین صاحب نے خون چھلکاتی ہوئی نظروں سے شمس کو دیکھا۔

رانیہ آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی عدن نے دانت پیس کر اسے دیکھا اس کو پہلے دن ہی شک ہو گیا تھا شمس پر اور آب تو اس کا دل کر رہا تھا اسکا منہ نوچ لے۔۔۔

شمس نے معصوم سا منہ بنا کر عدن کو دیکھا جسے عدن نے سمجھ کر نہ میں سر ہلایا۔۔۔۔

حسین صاحب خاموش ہو گئے تھے کہی نا کہی شمس کی بات درست لگی تھی انکو۔۔۔

! پاپا صحیح بول رہا ہے شمس

عدن نے شمس کی ترس کھاتی ہوئی نظروں کو دیکھا تو بول پڑی۔

شمس کی نظریں آب رانیہ پر تھی جس کا چہرہ سرخ انار ی ہو گیا تھا۔

" "تمہارے ماں باپ تو ہے نہیں تمہاری طرف سے کون ہو گا۔۔؟

شمس کا دل گویا دھڑکنا بھولا تھا کیا سچ میں وہ مان گئے تھے ؟؟؟؟۔۔۔

جی انکل آپ سچ میں مان گئے ؟" شمس بوکھلا کر انکا ہاتھ تھام کر بولا۔

تو رانیہ جو پاس ہی بیٹھی تھی سمٹ کر رہ گئی۔۔وہ ایسا کبھی نہیں چاہتی
تھی۔۔شمس اسے اچھا لگا تھا لیکن اتنی جلدی نکاح۔۔؟

Zubi Novels Zone

ہاں مان گیا ہوں مگر وعدہ کرو میری رانی کو خوش رکھو گے۔۔ وہ گھور کر بولے گویا۔۔۔

!!! جی جی انکل اپکی رانی کو رانی بنا کر رکھوں گا

وہ خوشی سے اچھلا تھا عدن کا قہقہہ پھوٹ تھا۔

نکاح ابھی ہو گا بلاؤ مولوی صاحب کو انہوں نے حکم دیا تو شمس الٹے پیر بھگا تھا ۔۔۔

کہی وہ انکار ہی نہ کر دیں اس ڈر سے۔۔۔

رانیہ تم خوش ہو؟۔۔۔۔۔

پاپا آپکو جو صحیح لگے۔۔۔ وہ منمنا کر بولی تو وہ مسکرا دیے۔۔

"معاف کردو تم پر ہاتھ اٹھا گیا میں۔۔

پاپا پلیز نہیں کریں ایسے۔۔ وہ انکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولی۔۔۔"

اٹھارانیہ تھوڑا تیار کرو میں خود کو۔۔"

عدن اسے اٹھا کر لے گئی تھی اندر۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

مولوی صاحب کے دوبارہ الفاظ دہرانے پر ہوش میں آئی تھی۔

!! قبول ہے۔۔

!! قبول ہے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

!!قبول ہے۔۔

شمس کا دل زور سے دھڑکا تھا دل کی دعا اتنی جلدی قبول ہو جاتی ہے اسے یقین نہیں آیا تھا اس کے دو بچپن کے دوست مبارک باد دے رہے تھے مگر اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا وہ ساری زندگی اکیلے رہتا آیا تھا وہ شو بز سے تھا مگر اسے وہاں کی لڑکیوں میں وہ کشش کبھی محسوس نہیں ہوئی جو پہلی بار رانیہ کو دیکھ کر ہوئی تھی۔

اور آج اسے اپنے نام کر کے اس کا دل خوشی سے پھول گیا تھا لال دوپٹے سے گھونگھٹ کیے وہ شمس خان کو بے تاب کر گئی تھی۔۔۔

عدن ہماری پکچرز تو لو پھر انسٹا پر پوسٹ کر دوں گا۔ معملہ ٹھنڈا ہو جائے" گا۔۔" شمس نے اپنا آئی فون عدن کو دیا۔

شمس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا عدن حیران تھی آج تک شمس کو اسنے اتنا نہیں خوش دیکھا جتنا اج وہ خوش تھا۔

عدن نے دل ہی دل میں نظر اتاری تھی دونوں کی۔

کتنے میسنے ہو تم۔۔۔" عدن گھور کر بولی تو شمس لب دبا گیا رانیہ پاس ہی" صوفے پر سمٹ کر بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاپا اور چند ایک دوست شمس کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔

رانیہ سامنے تو دیکھو۔۔۔" عدن پکچرز لیں رہی تھی مگر رانیہ گردن جھکا" کر بیٹھی ہوئی تھی۔

شمس نے یکدم ایک ہاتھ رانیہ کی کمر میں ڈال کے اپنے قریب کیا تھا۔ رانیہ نے یکدم چونک کر سرخ چہرے سمیت شمس کو دیکھا تھا دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھی ایک کی آنکھوں میں سرشاری تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں حیا!!۔۔۔

عدن نے کئی پکچرز انکی لے ڈالی تھی۔۔۔

بس اب دور ہو جاؤ لڑکی کا باپ گھر پر ہے۔۔"شمس کو ایسے ہی رانیہ کو دیکھتا" پا کر عدن نے چھیڑا۔

توسویٹی یہاں لڑکی کا شوہر نامدار ہے لڑکی کے باپ سے ہی اجازت نامہ لیا" ہے اور۔۔۔۔ابھی تو بس پاس ہی بیٹھا ہوں اور کیا کیا ہے؟"وہ معنی خیز نظروں سے رانیہ کو دیکھ کر بولا پھر ایک ادا سے بالوں میں ہاتھ پھیر کر مسکرا

کر بولا رانیہ نے اس بے باک شخص کو دیکھا جو بڑے مزے سے اب بیٹھا موبائل میں لگا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اسے دھکا چکا تھا۔

عدن نے تاسف سے سر نفی میں ہلایا۔۔ جبکہ رانیہ سوچ رہی تھی۔۔اس شخص کے ساتھ وہ پل پل بوکھلائے گی۔

کچھ ہی دیر میں حسین صاحب وہی لاؤنج آئے تھے

" انکل رخصتی بھی آج ہی دینی ہے آپ کو۔۔۔؟
شمس نے ان کے اکر بیٹھنے کے کچھ تذبذب انداز میں کہا۔

Zubi Novels Zone

بیٹا نکاح ہو گیا رخصتی ایسے اچھی نہیں لگے گی میری سب سے پیاری بیٹی ہے یہ۔۔۔" انہوں نے رانیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا عدن کی آنکھوں میں یکدم نمی چمکی تھی جسے وہ سب سے چھپا گئی۔

انکل آج بھیج دیں میڈیا کے لوگوں کے ہاتھوں میں ویسے ہی ایک تفریح کرنے کے لیے موقع ملا ہے ایک اور نہ مل جائے۔۔۔ لیکن ریسپشن میں "خوب دھوم دھام سے کروں گا۔۔تا کہ لوگوں کو موقع نہ ملے۔۔
شمس لب بھینچ کر بولا عدن نے بھی سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔

رانیہ نے نفی میں سر ہلا کر اپنے پاپا کو دیکھا تھا جو خاموش تھے۔

کچھ توقف کے بعد وہ ایک فیصلے پر پہنچے تھے۔۔

چلو بیٹا بیوی ہے آپ تمہاری لے جاؤ اور خیال رکھنا میری بیٹی کا۔۔۔یہ بہت معصوم ہے۔۔"

وہ نم لہجے میں بولے عدن مسکرائی تھی جبکہ رانیہ کا دل زور سے دھڑکا ۔شمس بھرپور طریقے سے مسکرایا تھا۔۔۔

رانیہ کو زرا امید نہیں تھی کہ وہ شخص اتنی جلدی اس کی قسمت میں لکھ دیا جائے گا۔۔لیکن رخصتی بھی ہو جائے گی وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔دل کی مراد اتنی جلدی پوری ہونے پر اسے ذرا یقین نہیں آرہا تھا یا تو رب اس پر مہربان تھا یا پھر یہ ایک خواب ہے جسے شمس ٹوٹنے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں رانیہ کو شمس کے ساتھ رخصت کر دیا گیا تھا پیچھے حسین صاحب نے عدن کو دیکھا جو زمین پر نظریں گاڑے کھڑی تھی۔۔۔

تم آب گھر واپس آجاؤ بوڑھا باپ ہے تمہارا بہن چلی گئی تمہاری اکیلے کیسے" رہوں گا میں۔۔۔" وہ اسے سینے سے لگا گئے تھے آج سالوں بعد لاڈلی گڑیا کو گلے لگایا تھا۔۔۔

عدن اور رانیہ کی والدہ پانچ سال پہلے ہی اچانک وفات پاگئی تھی اس کے بعد سے عدن اس کے پاپا رانیہ سب ساتھ لاہور میں رہتے تھے مگر چار سال پہلے جب عدن نے شوبز میں جانے کا بولا تو حسین صاحب بہت غصہ ہوئے مگر عدن پر شاید کوئی ضد کا بھوت چڑا تھا اسی لئے وہ بغیر اپنے پاپا کی سنے چلی گئی تھی۔۔۔

"میری زہرہ میرا بچہ بس کرو اب کتنا رونا ہے۔۔۔؟"

اسے زار وزار روتا دیکھ پیار سے بولے۔۔۔۔

"آج سالوں بعد آپ کے منہ سے سنا ہے میں نے زہرہ۔۔۔۔"

" "ہاں تو میری بیٹی سے بات ہی اب ہوئی ہے۔۔۔

"پاپا سوری میں نے جب اپکی بات نہیں مانی۔۔۔"

چھوڑو جو قسمت میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو ہوتا ہے اچھے کے لئے ہوتا ہے"

"چلو آب آنسو صاف کرو۔۔

اسے خود سے دور کر کے پیار سے بولے تھے آج سالوں بعد عدن دل سے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

امی سامیں مردان خانے میں جارہا ہو وہاں کوئی مسلہ ہوا ہے آپ پلیز"

"میرے کپڑے الماری میں سیٹ کروا دیں۔۔

ولی نے کچن میں کام کرتی بانو بیگم کو کہا مگر پاس کھڑی نورے کانپ گئی تھی رات کا منظر ایک بار پھر آنکھوں پر لہرا گیا تھا۔۔

ہاں ولی تم جاؤ نورے کر دے گی انہوں نے ایک نظر نورے کو دیکھ کر کہا ۔۔۔

ولی لب دبا گیا تھا اسکی پتلی حالت دیکھ کر جو شاید وہی کھڑے بے ہوش ہو جانے کے در پر تھی۔۔۔

"جاؤ نورے ولی بول کر گیا ہے ناں۔" انہوں نے مصنوعی گھور کر کہا۔

نورے منہ بسور گئی۔۔

امی سایہ کیا بات ہوئی میں نہیں جاؤں گی۔"ادھر وہ رونے کے درپر تھی"

۔۔

اف نورے بہت ہو گیا تمہارا جاؤ جاکر کام کرو جو بولا ہے ولی کھا رہا ہے"

"تمہیں جو ایسے اس سے خوف کھاتی ہو؟؟؟؟۔

وہ ہانڈی میں چمچہ پٹخ کر بولی۔

تو نورے نے بغیر انکو دیکھے اوپر کی جانب دوڑ لگائی۔۔۔

یااللہ اسکو عقل دے۔۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ملازمہ سے پیاز کاٹنے کا"

بولنے لگی۔۔۔

اسنے جیسے ہی ولی کے کمرے کا گیٹ کھولا اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔

وہ بچپن میں آتی تھی اس کمرے میں مگر اس کے بعد سے کبھی نہیں آئی،۔ایک بار جب اس نے آنا تھا تب آئی تھی۔ جس پر دادی سا نے اسے بہت برا دھمکایا تھا۔اور آب کمرہ دیکھ کر اسکا منہ تقریباً کھل گیا تھا۔۔

پورا کمرہ رائل بلیو کلر کی تھیم کا تھا پورے کمرے میں ولی کے پرفیوم کی" محسور کن خوشبوں پھیلی ہوئی تھی جو نورے کے حواسوں پر چاہ رہی تھی۔

اندر اکر اسنے ولی کی دیوار پر لگی بڑی سی تصویر کو دیکھا دل زور سے دھڑکا تھا ولی تو شروع سے ہی اسکے ذہن و دل پر چھایا ہوا تھا مگر اج بس ایک خوف تھا

اگر وہ اسکے سامنے رہی زیادہ تو کہی وہ اسے چھوڑ نا دے دل ہر بار اسکی بات کی نفی کرتا تھا مگر دماغ میں ہمہ وقت وہی سب چلتا رہتا تھا۔۔۔۔

اسنے بیڈ پر رکھے کپڑے اٹھا کر الماری میں رکھی وہ کپڑے رکھ کر گیٹ بند کرتی اسکی نظریں ٹھہر گئی۔۔۔

ولی اور اسکی ایک پکچر تھی جو کپڑوں کی نیچے دبی تھی مگر تھوڑی باہر ہونے کی وجہ سے نورے کی نظر پڑی۔۔۔

آنکھیں نم ہوئی تھی کاش ہم بڑے نہ ہوئے ہوتے۔۔۔

تصویر واپس وہی رکھ کر اسنے جیسے ہی دروازہ بند کیا سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر نورے کو لگا موت کا فرشتہ آج آگیا ہے نورے کو لینے۔۔۔۔

آنکھیں خوف سے بھر گئی دل کے شدت سے چاہا کے ابھی اور اسی وقت موت آجائے مگر بے سود دادی سا سامنے خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تجھے سمجھ نہیں آئی تھی کل کی بات؟؟؟؟۔۔۔۔۔تو سچ میں میرے ہاتھوں ہی مرنا چاہتی ہے۔۔۔"وہ اسکے بال مٹھی میں دبوچ کر کرخت آواز میں بولی وہ لرز کر رہ گئی۔۔

"دادی می۔میں نہیں آئی تھی،ماں سا نے بھیجا تھا۔۔

وہ روپڑی تھی اسکا ٹوٹا بکھرا لہجہ دیکھ کر دادی سا نے ہنکار بھرا تجھے اج میں بتاتی ہوں میں کیا ہوں؟

اسے بالوں سے کھینچتی ہوئی دادی سا کمرے سے نکلی تھی حویلی کا ہر ملازم ان کے بے جا ظلم سے واقف تھا مگر آج اسے بالوں سے کھینچتی ہوئی سب کے سامنے انہوں نے ظلم کی انتہا کی تھی۔۔

چل اسے سیڑھیوں پر سے گھسیٹی ہوئی لے جارہی تھی نورے کی آنکھیں" سکات ہوئی تھی چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا آج اسکی کو مزاحمت کام نہیں آرہی تھی۔۔۔

ماں سایہ کیا کررہی ہیں نورے کو چھوڑیں؟" بانو کچن سے تقریبن بھاگتی" ہوئی آئی تھی۔۔

"ہٹ جاورنہ تجھے بھی باہر پھینک دوں گی اٹھا کر۔" انہوں نے بے تحاشا غصے سے کہا بانو بیگم نورے کی حالت دیکھ کر رودی تھی۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی میرے پوتے کے سامنے آنے کی۔۔اتنے سال ہم نے حقیقت چھپائے تجھ جیسی گند کی پوٹلی کو پالتے رہے اور تو نے ایک پل میں سب بگاڑ کر رکھ دیا۔"

اس کا معصوم حسن دیکھ کر دادی سا نے اس کے بالوں کو مٹھی میں دبو چکر مزید کھنچا۔۔

دادی مم میں نہیں آئی تھی۔۔"

Zubi Novels Zone

آنکھوں میں خوف واضح ہوا تھا، جبکہ آنسو بہنے کو بالکل تیار تھے۔

"زبان چلاتی ہے، تیری میں زبان کاٹ دوں گی۔۔بد بخت ہے تو میرے گھر میں جب سے آئی ہے نحوست پھیلا رکھی ہے،اور آج اپنا ناپاک وجود لے کر میرے پوتے کو بھی رجھا گئی۔ چل نکل جا آج یہاں سے۔ تیری اس حویلی

میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔" ان کا غصہ کسی بھی طرح کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

اس نازک دھان پان سی لڑکی کو بالوں سے جکڑتی وہ گھر کی دہلیز سے باہر لائیں اور اسے زور سے دھکا دیا۔

پندرہ سولہ سالہ وہ لڑکی بری طرح روتی آگے کو گری۔۔
مگر گرنے سے پہلے ہی کسی وجود نے اسے سنبھال لیا تھا۔
دادی سا !!!
ایک دھاڑ تھی جس پر دادی سا بھی گڑبڑا گئی تھی، انہیں اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی لوٹ آئے گا۔۔
مقابل کے چہرے پر بڑھتی سختی اسکے شدید غصے کا پتا دے رہی تھی۔
"یہ کیا حرکت ہے؟ ایسا سلوک آپ کیسے کر سکتی ہیں؟"

اسے سہارا دیتا کھڑا کیے وہ دھاڑا تھا۔۔

جبکہ اسکی دھاڑ پر کانپتی وہ اس کا کرتا جکڑ چکی تھی۔

مقابل ایک پل کو اسے دیکھ کر رہ گیا، جو بے دھیانی میں مردانہ مضبوط بازوں کے حصار میں کھڑی تھی پر اس کی خود پر نظر پڑتے دیکھتی وہ یک دم پیزل ہوئی۔

"ارے یہ بذات لڑکی ہے یہ اب یہاں نہیں رہے گی تو کان کھول کر سن لے اور چھوڑ اسے دور رہ اس سے تیرا اس معاملے سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔۔"

دادی سا کسی بھی طرح اسے اپنے پوتے کی نظر سے اوجھل کر دینا چاہتی تھی۔

"تم جاؤ اوپر میرے کمرے میں، تم سے بعد میں زرا تسلی سے بات کرتا"

"ہوں۔۔"

وہ دادی سا کو نظر انداز کرتا نرم لہجے میں اس سے بولا۔

وہ خوف سے دادی سا کو دیکھنے لگی۔ جبکہ اس کے واضح لفظوں پر دل بری طرح لرزا تھا۔

ادھر مت دیکھوں جاؤ اوپر۔۔۔" اب کے وہ سختی سے بولا تھا۔"

کیوں جائے گی یہ اوپر تیرے کمرے میں اور کس حیثیت سے تو اسے "
"کمرے میں بھیجے گا۔۔؟

اب کے دادی سا پھر بھڑک اٹھی تھیں۔

"آپ کو نہیں پتا کیوں جائے گی یہ اپر اس کی حیثیت سے کیا آپ واقف
"نہیں؟؟

وہ اب کے دو قدم چل کے ان کے قریب ہوا۔

بات سن لے تو یہ لڑکی تیرے لیے کوئی حیثیت نہیں رکھتی جیسے سالوں "
"سے تو دور ہے آب بھی دور رہ یہاں کے معاملات سے۔۔۔۔

دادی سا سختی سے باور کرواتی اس کی طرف مڑیں۔۔

"اسے اب ہاتھ مت لگایئے اور کان کھول کر میری بات سن لیں آپ بھی یہ میری بیوی ہے،۔وہ بیوی جس سے نکاح آپ کی رضامندی سے کیا تھا۔اور اس کے لئے میں بولونگا اور آپ الفاظ کا چناؤ ٹھیک کریں۔۔اس کی وہی حیثیت وہی مقام ہوگا جو میرا اس حویلی میں ہے۔۔"

وہ روکی اور بے یقینی سے اپنے پوتے کو دیکھا۔

مقابل کا چہرہ بے تاثر تھا مگر اسکا سرخ پڑتا چہرہ اس کے بڑھتے اشتعال کا بتا رہا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی جسے تو نے کبھی پوچھا بھی نہیں؟؟؟۔۔۔۔تو اس گند کی پوٹ کے لئے مجھ سے لڑ رہا ہے۔۔اس کا مقام مجھے بتا رہا ہے۔۔"

اسنے ابرو اٹھا کر اس کو دیکھا پشت پر ہاتھ باندھ کر وہ تمسخر سے بولا

گند کی پوٹ سچ میں؟؟"

اگر یہ گند کی پوٹ تھی تو شادی کیوں کروائی میری۔۔۔۔۔۔

اپنے خاندان کی عزت کے لئے اپنے شادی کروادی تھی اب جبکہ یہ میری

عزت ہے تو اسے نوکروں کے سامنے بے عزت کر رہی ہے ذرا سوچ سمجھ کر

"بات کریں۔۔

درشتگی سے کہتا وہ مڑا۔۔

تم آب تک کھڑی ہو، کیا سمجھ نہیں آیا میں کیا کہہ رہا ہوں؟؟ اُسے روتے "

ہوئے کونے میں چپکا دیکھ وہ ایک بار پھر چیخا تھا۔۔

وہ خوف سے لرزی۔ لیکن اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہلی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم۔۔۔" وہ جارحانہ تیور لیے اس کی طرف آتا بازو سے دبوچے اوپر بڑھنے" لگا۔۔

وہ نم آنکھیں لئے اس شہزادے کو دیکھ کر رہ گئی۔ جس نے کبھی ایک نظر دیکھا بھی نہیں تھا، آج اس کے لیے اپنی دادی سے ہی لڑ پڑا تھا۔

کیا تھا وہ؟؟؟ سب سمجھ سے باہر تھا اسکے، اس کا مسیحا تھا یا پھر ستمگر۔؟؟"

نورے کو کمرے میں لا کر گیٹ لاک کیا تھا ولی نے آنکھیں وحشت زدہ ہو رہی تھی دل پھٹنے کے در پر تھا۔

آج ساری حقیقت کے در اس پر وا ہو گئے تھے۔۔۔

ولی دادی کی باتوں میں نہیں آیا کروں تمہارے اور نورے کے درمیان "

سب ختم ہو جائے گا ورنہ "۔۔۔۔

یہ بات بہت سالوں پہلے غنی نے کہی تھی آج اسکو یقین ہو گیا تھا۔۔

نورے کا بازو ہاتھ میں تھامے ہی اسے خود میں بھینچا تھا

اتناسب ہوا تم سب سہتی رہی کک۔کچھ بتایا بھی نہیں ایک آنسو نورے کے

بالوں میں جذب ہوا تھا اسکی روح فنا ہو گئی تھی اگر وہ نہیں آتا تو پھر کیا ہوتا

۔۔۔۔

وہ بس چپ تھی اس میں ہمت نہیں تھی وہ کچھ بول سکتی ولی نے اسے بیڈ پر

بیٹھا کر پانی پلایا جسے وہ خاموشی سے پی گئی۔۔۔

ولی کا دل کٹ گیا تھا اسکی بکھری حالت دیکھ کر۔

بکھرے بال سرخ سوجا چہرہ بھیگیں نین کپکپاتے لب اسے بے بس کر رہے تھے۔۔۔۔

سب کو حساب دینا ہوگا سب تھک ہو جائے گا وہ اسے دیکھ کر بولا مگر وہ تو شاید ادھر تھی ہی نہیں۔۔۔۔

شمس اسے لے کر اپنے ویلا آیا تھا جہاں ہر سو سناٹا تھا۔

سارے راستے رانیہ ایک لفظ نہیں بولی تھی شمس بولتا تو وہ ہاں ہوں میں جواب دیں دیتی۔

گھر دیکھ رانیہ کی آنکھیں روشن ہوئی تھی۔۔

رانیہ یہاں آج سے پہلے کبھی کوئی نہیں آیا یہاں تک کے عدن بھی نہیں۔"

میں تمہارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہوں تمہاری بہن اچھے سے جانتی ہے مجھے۔۔اور میرے ساتھ رہ کر تم بھی مجھے بہت اچھے سے جان جاؤ گی۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبا کر بولا رانیہ کے وجود میں سنسنی سے دوڑ گئ تھی وہ اپنی بھوری آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔

میں چاہتا ہو بس تم بھروسہ کرو اور کچھ نہیں"

کیوں کے بھروسہ ہو گا تو آگے کی زندگی آرام سے گزر سکتی ہے یہ گھر تم آباد کر سکتی ہو۔۔۔"وہ بہت نرم لہجے میں بول رہا تھا لگ ہی نہیں رہا تھا یہ شمس خان ہے۔۔۔

کیونکہ ہر رشتہ بھروسے سے چلتا ہے مجھے زندگی میں سکون چاہیے جس" صرف ایک تمہاری ذات سے مجھے مل سکتا ہے۔۔" اسکی کمر میں بازو ڈالتا محسور کن انداز میں بولا

تہاری دل سے عزت کرتا ہو اور محبت کے لمس کو میں محسوس ہی کر پایا تھا" اللّٰہ نے تمکو مجھے دے دیا تو ہو سکتا ہے میں محبت سے آگے بھی کچھ کروں۔"۔۔

وہ اس پر جھکتا شرارت سے بولا تھا رانیہ اس سے پہلے اس کے سحر سے نکلتی وہ اسکی پیشانی پر لب رکھ گیا تھا۔۔
جسے محسوس کر کے اسکی رگ و پے میں کرنٹ دوڑا تھا۔۔

بیڈ پر لیٹا وجود اس وقت زلزلوں کی زد میں تھا اپنے پاس لیٹی نورے کو دیکھ کر اس کا دل شدت سے دھڑکا تھا بار بار دل ودماغ میں بس یہی چل رہا تھا اگر وہ اس وقت نہیں آتا تو نورے کا کیا ہوتا؟

ولی کے لئے یہ سوچ ہی جان لیوا تھی کے نورے اس سے دور ہو جاتی وہ تو مر کر بھی نورے کو خود سے کبھی دور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اور دادی سا کیسے؟؟

پاس ہی وہ نیند کی وادیوں میں کھوئی ہوئی سو رہی تھی ولی نے ہاتھ بڑھا کر اسکے بکھرے بال اپنی انگلیوں کے پور سے سمیٹے اس کے گال پر انگلیوں کے نشان اور گردن پر لگے ناخن گویا جیسے چیخ چیخ کر اس کی حالت بتا رہے تھے۔۔اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی، جبکہ وجود میں شرارے دوڑنے لگے۔۔وہ نرمی سے گال کو سہلائے اس کے نرم لمس سے وہ خود کو پر سکون کرنا چاہتا تھا۔

"تمہارے بغیر کوئی وجود نہیں عبدلولی ملک کا اگر آج نورے دور ہو جاتی تو
میں پل نہیں لگاتا خود کو ختم کرنے میں۔۔۔میں کیسے انجان رہا نورے؟؟
کیسے۔۔میں تو تمہارے سب سے قریب تھا۔۔اسی لیے تم بھاگتی تھی۔۔"
اس کی آواز میں ہلکی سی نمی تھی، اگر نورے جان لیتی تو ساری بدگمانی دور
ہو جاتی لیکن وہ سو رہی تھی۔۔پر سکون گہری نیند۔۔کئی سالوں بعد آج جیسے
وہ پر سکون ہوئی تھی۔

ایک ہاتھ اس کے دائین جانب تکیے پر رکھ کر اس پر جھکا اور پیشانی پر اپنا لمس
چھوڑا تھا۔۔اور پھر
اسکے گلابی رخسار پر لب رکھے جیسے دادی سا کی انگلیوں کے نشان مٹانے
چاہے ہوں۔وہ تھوڑا کسمسا کر دور ھوئی اسکی ہلکی بڑھی ہوئ بیئرڈ کی چھبن
محسوس کر کے ولی کے لب اچھی مسکرا دیئے۔

اچانک نورے کی آنکھیں کھلی اپنے سامنے ولی کو دیکھ کر پل بھر کے لئے اسکا سانس اٹکا پھر جیسے ہی شام ہوا واقعہ ذہن میں گردش کیا تو پل میں آنکھیں نمی سے بھر گئی۔ نگاہ جھکائے وہ آنسو بہانے کی تیاری میں تھی، جب ولی نے جھک کر اس کی آنکھوں کو چوم لیا۔۔ نورے سمٹ کر رہ گئی۔۔ اتنی قربت اس کا دل بری طرح دھڑکانے لگی۔

ولی پیچھے ہوا تو اس کی آنکھوں میں پھر نمی پھیلنے لگی۔۔

ولی نے نفی میں سر ہلایا پھر اٹھ بیٹھا نورے بھی بیٹھ گئی تھی۔

"اتنا سب ہوتا رہا تم نے آج تک کسی کو نہیں بتایا۔۔۔"

ولی کی سرد آواز بلند ہوئی تو نورے نے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا۔۔

تمہاری خاموشی نہیں جواب چاہیے۔۔" نورے کی ہچکیاں بندھی تو اس" نے مٹھیاں بھینچی۔

تم اور حویلی کا ایک ایک فرد جواب دیں ہو گا مجھے۔۔"

میری روح کو زخمی کرنے کی اجازت کسی کو نہیں تھی۔اور ہوتی بھی کیوں؟

"کس حق سے تمہیں تکلیف دی گئی۔۔

اس کا انداز بہت سرد تھا۔

نورے کا رونا بھی اسے پگھلا نہیں رہا تھا وہ سرخ چہرے سمیت دیوار کو دیکھ کر بول رہا تھا۔

"اپنے آنسوں مت بہاؤ میں پہلے والا ولی نہیں ہوں تمہارے رونے پر ہر اس پھول سے کانٹا نکال دیتا تھا۔تا کہ تم مسکراؤ۔جو تمہیں تکلیف دیتا تھا اس کی جان نکالنے کے درپر آجاتا تھا۔۔لیکن اب وہ ولی کہیں کھو گیا ہے۔۔اب تم اسے ولی کو دیکھو گی۔جو تم پر زرا رحم نہیں کھائے گا کیونکہ تم بھی اتنی ہی زمہ

دار ہو جتنے باقی سب تم نے خود اپنے آپ کو تکلیف دی تھی۔ تم میری امانت
"تھی تمہیں اپنا خیال رکھنا چاہیے تھا۔۔

وہ کھڑے ہو کر اسے ہونے روبرو کرے نورے کے بازو جکڑے دھاڑا تھا
۔۔۔

نورے کے بازو میں ٹیسیں اٹھنے لگی تو وہ کراہ کر رہ گئی پر اس نے گرفت زرا
بھی ڈھیلی نہیں کی۔

کاش تم ان پھولوں کی جگہ میری زندگی سے کانٹے نکال دیتے تو آج یہ سب"
نہیں ہوتا۔۔۔

وہ ولی کی درد بھری گرفت میں تڑپ کر بولی تھی بولی وہ بالکل ساکن ہو گیا تھا
۔۔۔۔

تمہیں ایک بار بھروسہ کرنا چاہیے تھا ایک دفع بس ایک دفع مجھ سے بات" کرتی فون پر امی ساکے بولنے پر بھی تم نہیں کرتی تھی کاش ایک دفع بھروسہ "کر کے سب بتاتی تمہارا ولی سب چھوڑ کر تمہارے پاس آجاتا۔۔۔

وہ اسے خود سے لگائے آب کے نرم پر درد لہجے میں بولا تھا مگر نورے کا قہقہہ اسے حیران کر گیا تھا ولی کو گویا اسکی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔۔

ہاہاہاہاہاہا

"بھروسہ؟"

نورے۔۔۔"وہ بے اختیار بولا۔

"یاد ہے جب تم یہاں سے گئے تھے میں کتنے سال کی تھی؟"

وہ سرد لہجے میں بولی تھی اسکا یہ انداز ولی نے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

چار سال کی تھی میں جب تم بھروسے کی ڈور تھما کر گئے تھے کے جلدی آؤ گے۔۔اس وقت تو مجھے اپنی سمجھ نہیں تھی۔۔پر تمہاری وہ بات جیسے میرے ذہن نے جکڑ لی کہ تم جلدی آؤ گے۔۔جلدی کا کہتے اتنے سال گزار دیئے۔کب آئے تم؟"

وہ روئی تھی آب کے آنسوں ایک بار پھر سے بہہ نکلے تھے۔ولی کو آنسو اپنے دل پر گرتے محسوس ہونے لگے۔

آج میں سولہ سال کی ہو گئی اب آئے ہو تم۔۔۔"

اس وقت آئے جب سب امید ختم ہو گئی جب آئے ہو تم

"جب بھروسہ توٹ گیا جب آئے ہو تم۔۔

ضبط سے آنکھیں میچی تھی ولی نے آنکھیں نم ہوئی تھین،۔

صحیح کہہ رہی تھی وہ آدھی زندگی وہ اس سے دور گزار کر آگیا تھا یہ سب شکوہ شکایات تو ہونی ہی تھی وہ کیوں امید کر رہا تھا اسکو پہلے والی ہی نورے ملے گی

--

ولی کو لگا تھا آج وہ سب ہار گیا ہو اسکی نورے جو بچپن میں تھی وہ اس سے بہت دور ہو چکی تھی وہ نورے ولی سے کیا وہ نورے تو خود سے بھی دور ہو چکی تھی

--

اس کے حصار سے نکلتی وہ دور ہوئی۔

ایک بار بھروسہ کر لو نور آپ کے نہیں چھوڑ کر جاؤں گا" پلیز وہ نم لہجے" میں بولا۔

نورے کا دل تیزی سے دھڑ کا دل نے کہا بھروسہ کر لے مگر دماغ کہہ گیا تھا
وہ ایک بار پھر چھوڑ کر جائے گا۔۔

اور نورے بہت پہلے ہی دل کی سننا چھوڑ چکی تھی۔۔

تم ایک بار پھر چھوڑ کر جاؤ گے مجھے یقین ہے اس بات کا مگر میں اتنا جانتی"
ہوں تم ہی میرے اپنے ہو بس تمہارے علاوہ کوئی نہیں اتنا بھروسہ ہے اگر
"مجھے موت آگئی تو سب سے زیادہ میری لاش پر رونے والے تم ہو گے۔۔

!!نورے انتف
وہ تقریباً دھاڑا تھا سانس اٹک گیا تھا سینے میں وہ کیسے اپنی موت کا بول سکتی
ہے۔۔

وہ اسے جکڑ کر دیوار سے پن کر گیا آدھی رات ہو رہی تھی اس وقت حویلی کا ہر فرد سو رہا تھا ہر سو سناٹا تھا مگر اس وقت دو وجود تڑپ رہے تھے ولی اور نورے جن کی روح آج زخمی ہوگئی تھی وہ بھی ان کے اپنوں کی وجہ سے

اسے دیوار سے پن کئے وہ اسکے لبوں پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ گیا تھا نورے کو لگا اسکا اگلا سانس نہیں آئے گا وہ اسکے لمس سے تڑپ کر رہ گئی تھی اسکی قربت نورے کی جان نکالنے کے در پر تھی
اس کے سینے پر ہاتھ رکھے دور کرنا چاہا مگر بے سود وہ پتھر بنا اس کی جان نکلنے کے انتظار میں تھا۔۔۔ وہ اس کی شدت پر اس کی شرٹ جکڑ چکی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ اس سے دور ہوا، پھولی سانس اور خمار بھری آنکھوں سے اس کا سرخ تمتماتا چہرہ دیکھ کر ولی کو افسوس بھی ہوا۔اس کا لرزتا وجود گواہ تھا کہ وہ ابھی بہت چھوٹی تھی۔

اب ذرا سوچ سمجھ کر بولنا ورنہ حشر سے نشر کر دوں گا، یہ تو صرف چھوٹی سی "سزا تھی۔۔"

اسکے لب کو سہلاتا درشتگی سے بولا تو نور ے کانپ کر رخ موڑ کر رہ گئی ۔بے ساختہ اس کا ہاتھ اپنے لبوں پر گیا، جہاں اب بھی اس کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔

اس کمرے سے باہر نہیں جاؤ گی تم چپ کر کے سو جاؤ بیڈ پر۔۔۔"اسے" ڈپٹ کر وہ دور ہوتا واش روم میں بند ہوا تھا اگر وہ کچھ دیر اور وہاں رہتا تو سارے بندھ ٹوٹ جاتے آج۔

نور ے لمبی لمبی سانس لیکر جلدی سے کمبل میں گم ہوئی آنکھیں میچ گئ تھی۔۔

"غنی تم مجھ سے ذرا بھی پیار نہیں کرتے۔۔"

کومل منہ بسور کر بولی۔

کیوں اب میں نے کیا کر دیا؟"غنی ابرو اچکا کر بولا۔۔"

"یار تم مجھے حویلی کیوں نہیں لیکر جاتے ہر بار بہانے بناتے ہو۔"

کومل دیکھو یہاں کے ماحول میں تم ایڈجسٹ نہیں کر پاؤ گی اس لئے یہ ضد"

"چھوڑ دو۔

غنی تھوڑا سختی سے بولا

Zubi Novels Zone

کومل نے گھور کر سکرین کے پار غنی کو دیکھا۔

"تمہیں ذرا احساس نہیں میرا کوئی فیصلہ نہیں کیا تم آخر کب تک چھپاؤ گے نکاح کوئی عام بات نہیں ہے۔ایک دن سب کو پتا چل جائے تو تم خود سب کو بتادو۔۔ مجھ سے اب دور نہیں رہا جاتا۔۔مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے۔۔"

وہ جھنجھلا کر بولی۔ جبکہ آواز بھیگی بھیگی تھی۔

"یار کیوں تم دماغ خراب کر رہی ہو دیکھ رہی ہو ناں کام کر رہا ہوں پھر بھی وہی ضد۔۔"وہ یکدم تیز لہجے میں بولا۔

کومل نے شکوہ کناں ہنظروں سے اسے دیکھا۔
پھر فون بند کر دیا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

غنی کو یکدم اپنی غلطی کا احساس ہوا

افففف یا اللہ کیا ہو گیا مجھے۔۔۔وہ اپنا لیپ ٹوپ بیڈ پر پٹخ کر سر تھام کر " لیٹ گیا۔۔اس نے کومل کو کال کرنا چاہی لیکن وہ نمبر بند کر چکی تھی۔

کچھ دیر بعد اپنا موبائل اٹھا کر اسنے ہینڈ فری اپنے کانوں میں لگائی۔

میں نے جسے چاہا ہی نہیں
وہ شخص کیوں اچھا لگتا ہے؟؟؟۔۔۔
گانے کی لائن پر غنی نے اپنی آنکھیں میچی تھی

کیوں ہر لمحہ اس کی تمنا دل یہ ہر دم کرتا ہے؟۔۔
دوسری لائن پر ولی کو اپنا کیا سب یاد آیا تھا وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

اپنے دل کی اس الجھن کو کیسے بھلا سلجھایں؟

ہو مر جائیں۔۔

مر جائیں۔۔۔

مر جائیں ہو ہو۔۔۔۔

مر جائیں

غنی ملک ایک دن ایسی موت آئے گی کہ نہ تم زندو میں رہ سکوں گے نا"

"مردوں میں۔۔۔

عدن کی کہیں گئی باتیں اس کا دل بری طرح جکڑ گئی تھیں۔۔اس کا وجود بے چین ہوا سانس جیسے تھمنے لگی۔۔اس نے سینے کو مسلا اور بیڈ سے اٹھتا وہ اپنے کمرے کے ساتھ بنے ٹیرس پر آگیا تھا۔۔۔۔

غنی کیوں تم اس کی بد دعا سے ڈر رہے ہو؟"۔۔۔"

"تم تو بہت سچے ہو نا تو کیوں خوف کھا رہے ہو؟"

غنی کے ضمیر نے اسے لتاڑا تھا۔

وہ آنکھیں بند کریں بس ہر چیز سے بچ جانا چاہتا تھا۔

شمس اور رانیہ کے نکاح کو آج دو دن ہو گئے تھے۔زیادہ تو نہیں وہ ان دو دنوں میں کافی ایڈجسٹ ہو چکی تھی۔۔

رات کے تین بج چکے تھے مگر شمس کا کچھ آتا پتا نہیں تھا۔

شادی کے پہلے دن ہی شمس اپنی محبّت پر رانیہ کو یقین کروا چکا تھا مگر اس کے اگلے دن سے ہی وہ پتا نہیں کہاں تھا۔پر شام کو وہ آگیا تھا۔

پر آج تو جیسے وہ اسے بھول ہی گیا تھا۔

رانیہ بیڈ پر لیٹی شدید غصے میں تھی، اور اب تو انتظار کر کے رونا آنے لگا تھا۔۔اس اکیلے گھر میں وہ سہم رہی تھی۔

اچانک گیٹ کھولنے کی آواز پر رانیہ سوتی بن گئی وہ کیوں بتاتی وہ صبح سے اس کے انتظار میں بیٹھی ہے۔۔۔اور اب رونے کی تیاری بھی کیے ہوئے تھی۔

شمس جو صبح سے تھکا ہارا ہوا تھا بیڈ پر رانیہ کو سوتا دیکھ کر اسکا منہ بنا تھا۔ میرا انتظار بھی نہیں کیا۔۔اور میڈم سو گئی۔۔"وہ بڑبڑایا۔ جبکہ رانیہ کا دل" کیا اس کا سر پھاڑ دے۔۔جو تین بجے اسے انتظار کرنے کا کہہ رہا تھا۔

سب سے پہلے اپنے کپڑے وارڈروب سے لیکر وہ واش روم گیا تھا تاکہ فریش ہو جائے۔اس کے جاتے ہی رانیہ نے سانس بحال کیا۔۔اور دروازے کو گھورا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ واپس آیا مگر رانیہ ویسی کی ویسی ہی لیٹی تھی۔

وہ بھی اسی کے پاس لیٹ گیا پاس لیٹی رانیہ کو دیکھا پھر اپنے پیر کو اس کے پیر پر مارا جس سے وہ اپنی جگہ سے ہل کر رہ گئی۔

مگر اب تک وہ اس کی طرف ہی پشت کر کے لیٹی ہوئی تھی۔

شمس نے ایک اور بار اسے ایسے ہی پیر مارا اور فوراً کروٹ بدل گیا۔
رانیہ نے بدلے میں اسکی کمر پر دونوں پیر رکھ کر زور سے دھکا مارا جس سے وہ آدھا بیڈ سے گر گیا۔۔۔۔

اُف!!۔۔

ظالم۔۔۔

میں تو تمہیں معصوم سمجھا تھا یہ چیٹنگ ہے میرے ساتھ میں نہیں کھیل رہا۔۔۔"وہ دھائی دیتا واپس بیڈ پر لیٹ گیا رانیہ ویسے کی ویسے ہی منہ بنا کر لیٹی رہی۔

یہاں کرکٹ چل رہی ہے جو نہیں کھیل رہا۔۔"وہ بڑبڑا کر رہ گئی۔ جبکہ "شمس اس کے تیور دیکھنے لگا۔۔

ب ہاتھ پیر نہیں مارنا۔۔ورنہ تمہاری خیر نہیں۔۔"اسنے وارن کیا تھا، "لیکن اس کا لہجہ خفگی لیے ہوئے تھا۔ شمس کو اپنے دیر سے آنے پر افسوس ہوا۔

ناراض ہو۔؟"وہ قریب بیٹھے بولا۔ جبکہ رانیہ کو بلاوجہ رونا آنے لگا جو وہ "دوبارہ کروٹ لیتی چھپا گئی۔

شمس بالوں میں ہاتھ پھیرے لیٹ گیا۔۔رانیہ کو منانا تھا پر سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

اے سی کا ریموٹ اٹھا کر وہ شیطانی ہنسی ہنسا پھر اے سی کی سپیڈ فل کر کے وہ کمفرٹ اوڑھ کر لیٹ گیا۔

رانیہ جو نیند میں جا چکی تھی ٹھنڈ کے احساس سے یکدم کانپ گئی تھی پھر نیند میں ہی شمس کے قریب ہوتی اسکے کمفرٹ میں چھپی۔

شمس کی ہنسی نکل گئی۔
مسز شمس کچھ بھی کر لو آنا تو میری پناہوں میں ہی ہے۔۔اسے خود میں بھینچے " وہ شدت سے بولا تھا۔۔جبکہ رانیہ اب بری طرح رونے لگی۔۔اس کے آنسوؤں کی نمی اسے سینے پر محسوس ہوئی تو وہ گھبرایا تھا۔۔

ہے رانیہ!! کیا ہوا۔؟"اس کا سر سیدھا کیے وہ بے قرار ہوا جوابا رانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

آئی نو میری غلطی تھی، نئی نویلی بیوی کو اکیلا چھوڑ کر اب آیا ہوں۔ کام کا لوڈ بہت تھا۔۔ آئندہ احتیاط کروں گا۔۔"اس کے آنسو صاف کیے اس نے نرمی سے پیشانی چومی تو وہ اس کے کندھے میں منہ چھپا گئی۔

مم مجھے اکیلے رہنے سے ڈر لگتا ہے۔۔"وہ سوں سوں کیے بولی۔"

اب بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔بس تم رونا مت، میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ پاؤں گا۔۔"اس کے بال سہلائے وہ گھمبیرتا سے بولا۔۔

رانیہ اب پرسکون ہو چکی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ اس کے گرد رکھا تو شمس کا دل ٹھنڈا پڑ گیا۔۔

وہ کافی دیر اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتا رہا تھا۔۔وہ اسے بنا کسی آزمائش کے ملی تھی اب اس کی تاعمر قدر کرنا اس پر فرض تھا۔

ڈائننگ ٹیبل پر اس وقت ہر افراد ہی خاموش تھا کل ہوا واقعہ دادا سا کو معلوم ہو گیا تھا جس کے بعد سے وہ سخت ناراض تھے خالدہ بیگم سے جبکہ خالدہ بیگم کا اپنے کیے پر ذرا برابر بھی افسوس نہیں تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

کچھ ہی دیر میں سیڑھیاں اتر تا رف اینڈ ٹف ساولی ٹراؤزر اور بلیک ٹی شرٹ میں آتا نظر آیا۔

ولی کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی سب ہی اس سے نجانے کیوں سب نظر چرا رہے تھے جبکہ دادی سا گھبرائی تھیں۔؟؟۔۔۔

وہ آکر داداسا کے برابر ولی چیئر پر بیٹھ گیا تھا پھر ایک نظر اپنے باباسا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے اس نے گہری سانس لیکر خود پر ضبط کیا۔۔۔

"آپ لوگوں نے جو کیا اچھا نہیں کیا۔۔"

ولی کی سرد آواز بلند ہوئی تو وہاں بیٹھے ہر نفوس کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

داداسا نے آنکھیں میچ لی تھی آج وہ اپنے پوتے کے شرمندہ ہو گئے تھے آج اپنا کیا فیصلہ داداسا کو غلط لگا تھا یا ور ملک جس کی پورا گاؤں عزت کرتا تھا ہر کوئی انکی نرم طبیعت خلوص محبت اور رحم دلی پر دل کھول کر رشک کرتے تھے ہر ظلم کرنے والے لوگوں سے لڑ پڑتے تھے مگر آج انکی بیوی نے ہی ظلم کی انتہا کی تھی آج انکے گھر میں ہی ظلم ہوا تھا بلکے بچپن سے ہوتا آرہا تھا اس بچی کے ساتھ جس سے وہ ناواقف تھے۔۔

"ولی ہم شرمندہ ہیں۔۔"

یاور ملک کی ہلکی آواز میں کی گئی بات پر ولی نے نفی میں سر ھیلایا۔۔۔۔

داداسا آپ کیوں شر مندہ ہے جس کو ہونا چاہیئے وہ تو ہے نہیں۔۔"اس"

نے طنز کے تیر چلائے تو احد ملک لب بھینچ گئے۔۔۔

داداسا آپ کا سر جھکا ذرا اچھا نہیں لگ رہا پلیز آپ نے کچھ نہیں کیا ہے۔""""

وہ انکا ہاتھ تھام کر بولا تو یاور ملک نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

دادی سا انجان بنی بیٹھی تھی ان پر تو گویا اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

میں نے فیصلہ کیا ہے۔۔۔"ہال میں ایک اور دفع ولی کی آواز پر چپ ہو گئے"

تھے غنی بھی آب ٹیبل پر آچکا تھا کل کے واقعہ کا اسکو نہیں معلوم تھا۔۔۔۔

"میں نورے کو اپنے ساتھ لیکر واپس جا رہا ہوں۔۔"

ولی نے سب کے سر پر دھماکہ کیا تھا اس دھماکے کا اثر کسی پر ہوا ہو یا نا ہوا ہو

دادی سا کو ہلا گیا تھا۔

"یہ کیا بول رہے ہو تم ولی؟؟"

احد ملک نے گھورا پھر بولے۔

جو ہوا غلط ہوا مگر یہ سب ابھی بہت جلدی ہے تم نورے کو کل لیجا چکے ہو " اپنے کمرے میں رخصتی تو گویا تم کل لے چکے تو آب یہ کیا ہے کے یہاں سے ہی جا رہے ہو۔میں اس بات کی اجازت ہر گز نہیں دوں گا۔"۔۔

وہ سپاٹ چہرہ کیے بولے جبکہ دادا سا خاموش تھے وہ جانتے تھے ولی یہی فیصلہ کرے گا بانو بیگم تو بس خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی وہ جانتی تھی انکے بولنے نہ بولنے سے کوئی فرق نہیں پڑنا۔۔

ولی نے سنجیدگی سے سب کو دیکھا

یہ بات جب یاد نہیں آئی جب اپکی امی سا اس معصوم پر ظلم کر رہی تھیں۔۔؟"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جب وہ مجھے بدگمان کر رہی تھی ہر کال پر مجھے اسکے خلاف کیا جاتا تھا جب

"کہاں تھے آپ؟

میں کیسے مان لوں کہ آپ لوگ انجان تھے کیسے ایک گھر میں ہو کر آپ"

"لوگ بے خبر تھے؟۔۔۔

ولی اپنی دادی سا کے کیے کو بھول جاؤ اب نہیں ہو گا ایسا میں زمہ دار ہوں"

" اب کی بار۔

انہونے ولی کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔

نہیں دادا سا مجھے بتائیں کہ جو بڑے ساری زندگی اپنی اولاد کو یہ سکھاتے ہیں"

کے کسی کو کم تر نہیں سمجھو کسی کو برا نہیں کہو کسی کے لئے برا نہیں سوچو کسی

Zubi Novels Zone

کادل نہیں دکھاؤ تو پھر یہی سب جب ہمارے بڑے کرتے ہیں تو انکو یہ باتیں کیوں یاد نہیں آتی؟؟؟؟"

ولی چیئر سے اٹھ کر بے بسی سے نم لہجے میں بولا وہ چاہ کر بھی چیخ پکار نہیں کر سکتا تھا اس وقت وہ اپنے بڑوں کے آگے بیٹھا ہوا تھا اسکی طبیعت پر انگلی اٹھ جاتی اگر وہ اس وقت بد تمیزی کرتا تو۔۔

اسکی بات کا کوئی جواب نہیں تھا کسی کے پاس دادی سا کا دل گویا دھڑکنا بھولا تھا سب شرمندگی سے سر جھکا گئے تھے

ولی ایک شکوہ کناں نظر سب پر ڈال کر جا چکا تھا۔۔۔

تمہاری وجہ سے آج ہم شرمندہ ہوگئے روز محشر اپنے رب کو کیا جواب دونگا میں ؟؟؟۔۔۔"۔یاور ملک تقریباً دھاڑے تھے دادی سا منمنا کر رہ گئی ۔

احد ملک بھی اٹھ کر جا چکے تھے بانو بیگم بھی ولی کے روم کی طرف چلی گئی تھی جہاں نورے بیڈ پر بیٹھی نجانے کیا سوچ رہی تھی۔۔

دادی سا میں تو پہلے دن ہی سمجھ گیا تھا نورے کی یہ سب حالت کے پیچھے آپ ہونگی افسوس ہو رہا ہے مجھے کیسے آپ پیار کرنے والی دادی سے ایک ظالم دادی بن گئی؟"

وہ چیئر سے اٹھ کر ہلکی آواز میں بولا تھا

اور اگر ولی یہاں سے گیا تو میں بھی ہمیشہ کے لئے یہ حویلی چھوڑ دونگا آپ" یاد رکھنا یہ بات۔۔"غنی اپنی کہہ کر جا چکا تھا دادی سا کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے

نورے۔۔

وہ جو خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی یکدم ہوش میں آئی۔

ولی نے ڈانٹا تو نہیں تھا رات اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتی پیار سے بولی۔

!! نہیں امی سا۔۔

وہ منمنا کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

رات کا لمحہ آنکھوں میں گھوم گیا تو چہرہ سرخ ہونے لگا۔

وہ بھی اس کے لمبے بھورے خوبصورت بالوں میں انگلیاں پھرنے لگی۔

تم ولی کا خیال رکھنا جو کہے وہ مان لینا اسکی بات انہوں نے گویا سمجھانا چاہا۔۔

امی ساوہ میں اپنے کمرے میں جاؤں؟

وہ انکی گود سے اٹھتی فوراً بولی۔۔۔

نہیں نورے وہ بہت زیادہ غصے میں ہے وہ تمکو خود لایا ہے کمرے میں بغیر پوچھے مت جاؤ ادھر سے ورنہ سارا غصہ تم پر نکالے گا۔

وہ ہنس کر بولی تھی تو نورے منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔

آپ کا بیٹا بہت کھڑوس ہے۔۔"وہ اپنے لمبے بالوں کو سمیٹ کر ایک" طرف کندھے پر ڈالتی بولی تو انہوں نے اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔

گیٹ کے پاس کھڑے ولی نے ابرو اٹھا کر دونوں کو دیکھا

پہلی ساس ہے آپ اپکی بہو منہ پر آپ کے بیٹے کو کھڑوس بول رہی ہے اور" "آپ اسکو چوم رہی ہیں۔۔۔

وہ بگڑے تیور لئے بولا۔۔

ادھر آؤ تم زیادہ میری بیٹی پر بھرم مت ڈالو۔۔"انہوں نے اسکے پاس آ نے پر ولی کا کان مڑور کر کہا۔۔

"اپنی بہو سے بولیں کہ مجھے بھوک لگ رہی ہے تو ناشتہ کر لیں یا جیسے رات بھر منہ چھپا کر سوئی ہے ابھی بھی ویسے ہی رہنا ہے؟؟"۔۔۔

وہ نورے کو بانو بیگم کے پیچھے تقریباً چھپتا دیکھ کر دانت پیس کر بولا تو نورے پل میں گلابی ہوئی تھی بانو بیگم دونوں کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی "دونوں بیٹھو یہیں میں بھیجتی ہوں ناشتہ۔۔"وہ اٹھ کر جاتے ہوئے بولی۔۔۔

"امی سا میں بھی آتی ہوں آپ کے ساتھ۔۔"

وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر بولی۔۔

شرافت سے بیٹھ جاؤ یہی نیچے لاوا پک رہا ہے تمہارے نیچے جاتے ہی پھٹ جائے گا۔۔۔"

وہ نورے کو گھور کر بولا تو بانو بیگم لب دبا گئی۔

نورے کا چہرہ رونے والا ہو گیا تھا ولی اسے گھورتا ہوا واش روم چلا گیا تاکہ تیار ہو سکے۔۔۔۔

نورے وہی بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی۔۔

ڈارلنگ آپ یہ ڈریس ٹرائے کرو۔۔۔" شمس نے ایک ڈریس اس کے سامنے کیا۔

میں تھک گئی ہوں آپ پلیز آب گھر چلیں آپ کو تو کچھ پسند ہی نہیں آرہا"

۔۔۔"رانیہ منہ بسور کر بولی۔۔

میری جان ہمارا ولیمہ ہے کوئی عام بات نہیں ہے جلدی سے جاؤ یہ آخری" ہے مجھے یہ ڈریس پسند آرہا ہے کچھ کچھ۔"وہ معنی خیز نظروں سے دیکھ کر بولا تو رانیہ پزل ہوتی جلدی سے چینجنگ روم میں گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دس منٹ سے اوپر ہو گئے تھے مگر رانیہ آب تک باہر نہیں آئی تھی شمس نے پریشانی سے بند گیٹ کو دیکھا بے ساختہ قدم اٹھایا اور گیٹ کے پاس جا کر رکا

۔

رانیہ؟؟؟

اسنے دروازہ نوک کیا۔۔

رانیہ نے خود کو دیوار سے لگایا۔

"شمس پلیز وہاں کسی کو بھیج دیں میری ہیلپ کر دے گی۔۔۔"

وہ نم لہجے میں بولی تو شمس بغیر کوئی پرواہ کئے اندر چلا گیا

"کیا ہوا ہے تم۔؟"

وہ ابھی کچھ بولتا باقی کے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے تھے

Zubi Novels Zone

رائل بلو کلر کر ویسٹرن گاؤن پہنے وہ کوئی پری لگ رہی تھی پیچھے اور آگے سے کافی ڈیپ تھا جس کی وجہ سے رانیہ بیک کی زیب بند نہیں کر پا رہی تھی۔

"افففف یار تم تو ڈول لگ رہی ہو۔۔۔یعنی میری چوائس بالکل ٹھیک تھی۔۔۔"وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر بولا تو اسے معلوم ہوا مسلہ کیا تھا

زپ کی جگہ ہاتھ اسکی کمر پر رینگ رہا تھا ہاتھ بڑھا کر اسنے زپ بند کر دی۔

"آپ بہت بے شرم ہیں جائیں باہر۔۔۔"
وہ اسکی بے باک نظروں سے خائف ہوتی دانت پیس کر بولی چہرہ سرخ اناری ہوا تھا شمس محظوظ ہو کر اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

پھر اسکی پیشانی پر لب رکھے۔
مائی پرنسس آئی ایم یور ہبی۔۔ سو میں ہی تمہاری ہیلپ کرونگا۔۔۔" وہ "
اسکا چہرہ تھام کر بولا تو رانیہ نے اپنے بکھرے بال کان کے پیچھے کیے۔۔

"آپ باہر جائے میں چینج کر لوں۔۔"
آب وہ بلش کرتی نظریں جھکا کر بولی۔

میرے سامنے کرلو۔۔"وہ لب دبا کر بولا تو رانیہ نے دانت پیس کر اسے" گھورا۔۔

اچھا اچھا جاتا ہو تم جلدی آؤ باہر میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔اس کے گالوں پر" شدت سے لب رکھتا باہر بھگا رانیہ کا دل روز سے دھڑکا تھا چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ احاطہ کر گئی تھی۔۔۔

آج حویلی میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا ہر کوئی خاموش تھا مگر دل سے مطمئن بھی تھے اس فیصلے سے دادی سا کو گویا کسی نے دہکتے ہوئے انگاروں پر گھسیٹ لیا تھا۔۔۔

ولی آج واپس جا رہا تھا اسے آج چلے جانا تھا اپنا فیصلہ اسنے سب کو سنا دیا تھا سب کے روکنے کے باوجود وہ ایک دن اور نہیں رک سکتا تھا اس حویلی میں ۔۔۔

ولی نورے بہت چھوٹی ہے میری بات سمجھو تم ایسے کیسے لے جا سکتے ہو" نورے کو وہ کیسے رہے گی تمہارے ساتھ ؟" بانو بیگم اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیکر پیار سے بولی تھی۔

نورے بیڈ پر بیٹھی سوں سوں کر کے رو رہی تھی جبکہ بانو بیگم اور ولی کھڑے تھے۔۔

امی سا مجھے معاف کر دیں اس بار میں کسی کی نہیں سنوں گا۔۔۔" وہ اٹل" لہجے میں بولا

ایک بار بھروسہ کیا تھا پر کیا ہوا تھا آپ بھی جانتی ہیں اور جہاں تک اس کی" بات ہے۔۔۔" وہ روتی نورے کو دیکھ کر دانت کچکچا کر اشارہ کیا۔۔

اسکا علاج میں ہی کروں گا بس آپ بھروسہ رکھیں۔۔ مجھ پر۔۔"اسنے" اطمینان دلانا چاہا۔۔۔

ولی یہ نہیں رہ پائے گی یہ ابھی دیکھو کیسے رو رہی ہے۔۔۔"وہ نورے کے" پاس جاتی اسے خود میں بھینچ کر بولی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

افففف امی سانہیں کھاؤں گا میں اسکو۔۔۔زندہ سلامت لاؤں گا جب بھی" "واپس لاؤں گا۔۔

وہ سیخپا ہوا تھا بانو بیگم ولی کا چہرہ دیکھ کر لب دبا گئی۔۔۔۔

اٹھو آب!۔۔۔

اسے ابھی بھی بانو بیگم سے چپکا بیٹھا دیکھ کر لب بھینچ کر بولا تو وہ بھی بغیر کوئی بحث کریں اٹھ گئی ساتھ ہی بانو بیگم بھی اٹھ گئی تینوں ساتھ کمرے سے باہر نکلے تھے ملازم پہلے ہی انکے بیگز لے گیا تھا۔۔

ہال میں یاور ملک احد ملک اور خالدہ بیگم سب ہی ان کے انتظار میں تھے غنی کل ہی نکل گیا تھا اسے ضروری کال آگئی تھی جس کی وجہ سے اسے فوراً جانا پڑا

یاور ملک نے آگے بڑھ کر اپنے لخت جگر کو گلے لگایا وہ کافی کمزور ہو گئے تھے بڑھتی عمر کے ساتھ،

میری بیٹی کا خیال رکھنا احد ملک نے بھی اسے تنبیہ کی جس پر ولی نے ابرو اٹھا کر انھیں دیکھا۔۔۔

"آپ سب لوگ میرے اپنے ہیں اور میں چاہوں گا آب ہم میں کوئی ایسی صورتحال پیدا نہ ہو جس سے ہمارے دل خراب ہو۔۔اور نورے میری بیوی ہے جس پر میں کسی بھی قسم کا ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔۔"
اسنے سب سے کہا تھا دادی سا نظریں پھیر گئی تھی۔۔

ولی چلتا ہوا ان کے پاس آیا تھا اور ان کے پاس سوفے پر بیٹھ گیا۔۔

"آپ بڑی ہیں میری میں آپ سے ناراض ہوں بہت مگر آب جارہا ہوں آپ سکون سے رہنا آپ کو نورے کی شکل بھی نہیں دیکھنا پڑے گی بس اب آپ سے یہی چاہوں گا آگے زندگی سکون سے گزارنے دیں۔۔"

وہ جس انداز میں بولا تھا خالدہ بیگم کو کچھ کھٹکا تھا۔

حویلی کا کوئی ملازم میرے ساتھ نہیں جائے گا آب کے اس کے چہرے پر سختی تھی مطلب وہ جان گیا تھا وہ ملازم جس کو دادی سا نے ان کے ساتھ روانہ کرنا چاہا تھا تا کہ نورے اور ولی کی پل پل کی خبر دادی سا کو ملتی رہے

۔۔۔

مجھے کیوں بتا رہا ہے جا اس منحوس ماری کو لیکر وہ گڑ بڑا کر بولی تھی ولی کے چہرے پر یکدم پتھروں جیسی سختی آ گئی تھی۔۔۔

وہ تن فن کرتا ہوا اٹھا تھا پھر نورے کا ہاتھ تھامتا باہر نکل گیا۔

ایک نیا سفر تھا جو شروع ہونا تھا ایک نئی زندگی تھی جو نورے کی منتظر تھی
ایک نئی امید تھی جس کے سنگ نورے آج اس کے ساتھ چل پڑی تھی
زندگی آگیں خوبصورت ہو گی بھی یا نہیں دل میں بار بار یہی سوال اٹھ رہا تھا
کیا سچ میں زندگی کی کٹھن رہوں سے جو گزری تھی نورے جس میں سے وہ
لہولہان ہو گئی تھی ان سب دکھوں کا مداوا ہونے جا رہا تھا؟؟؟؟۔۔۔

عدن آج جلدی اٹھ گئی تھی کیونکہ آج اسکی بہن کا ولیمہ تھا جب سے سوشل
میڈیا پر شمس نے اپنے نکاح کی پکچرز پوسٹ کی تھی پوری فلم انڈسٹری میں
گویا دھماکہ ہوا تھا ہزاروں لڑکیوں کا دل ٹوٹا تھا کئی لوگوں نے ان کی پکچرز پر
محبت کا اظہار کیا تھا کسی نے حسد اور کسی نے مذاق بنایا تھا۔۔۔

عدن جلدی جلدی اپنے کپڑے،بیگ،سینڈل اور دیگر سامان لیکر بیگ میں رکھ رہی تھی اسے سیلون کے لئے نکلنا تھا کیونکہ رانیہ بھی اسی سیلون میں تھی۔

تقریباً تین بجے تک وہ سیلون پہنچ گئی تھی جہاں رانیہ کے سروس ہو رہی تھی

مس عدن آپ یہاں آجائیں۔۔۔"ایک بیوٹیشن نے اسے دوسری چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

رانیہ شمس کیسا ہے۔۔؟"عدن نے سرسری سا پوچھا تو رانیہ کا چہرہ پل میں" گلابی ہوا تھا

"کیسا ہے اچھا ہے بس وہ۔۔"

آگے وہ کچھ بول ہی نہیں پائی عدن کی ہنسی نکل گئی ہیئر سٹائل بناتی ہوئی لڑکی بھی ہنس دی تھی۔ جبکہ دل میں عدن کے سکون پھیل گیا تھا۔

پی سی ہوٹل میں گرینڈ ولیمہ رکھا گیا تھا دھر شوبز کا ہر چمکتا ہوا ستارہ نظر آرہا تھا

شمس خان جو بلیک فور پیس زیب تن کرے محفل پر چھایا ہوا تھا۔

بلیک گھنے بال اور بھری ہوئی بیئرڈ میں بے تحاشا ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں عدن اور رانیہ گیٹ سے داخل ہوتی نظر آئی

رانیہ کو عدن نے لیکر آنے کی ذمہ داری لی تھی کیونکہ شمس اکیلا تھا سب کام وہ ہی دیکھ رہا تھا اسی وجہ سے شمس نہیں جا سکا تھا۔۔۔

بلیو کلر کا ویسٹرن گاؤن پہنے جو چاروں اطراف پھیلا ہوا تھا گلے میں نازک سا ڈائمنڈ سیٹ پہنے کانوں میں اسی کے ساتھ کے ایر رنگز پہنے چہرے پر بار بی میک اپ کرے بے انتہا حسین لگ رہی تھی شمس ایک پل کو مبہوت ہو کر رہ گیا تھا۔

پارٹی میں آیا ہر ایک شخص انکی جوڑی کو سراہ رہا تھا شمس رانیہ کے پاس گیا اور اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اسی وقت سپاٹ لائٹ نے ان دونوں پر فوکس کیا تو رانیہ ایک پل کو کنفیوز ہوئی مگر اپنے ہاتھ میں شمس کا ہاتھ دیکھ کر تھوڑا حوصلہ ہوا تھا۔۔۔۔

عدن نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا دل میں سکون اترا تھا کوئی تو خوش ہے زندگی میں۔۔۔۔

لائٹس اف تھی اور سپورٹ لائٹ میں شمس اور رانیہ کی انٹری ہوئی تھی۔

اندھیرے میں ایک دم کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا اور گھسیٹا ہوا اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

عدن نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی مگر بے سود وہ کوئی دیو قامت شخص تھا جس کا مقابلہ عدن جیسی دھان پان سی لڑکی بلکل نہیں کرسکتی تھی

اس قدر حسین ہو جاؤ گی تم میں نے سوچا نہیں تھا۔۔"اسکو ڈریسنگ روم" میں لیجا کر اسنے دیوار سے پن کرتا محسور کن انداز میں بولا

عدن کی آنکھیں پل میں سرخ ہوئی تھی اس انسان کو دیکھ کر اور غنی کی آنکھیں مسکرائی تھی۔۔۔

"تم جیسا ذلیل انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔"
وہ تقریباً اس کا گریبان جھنجھوڑ کر چیخی تھی مقابل بغیر کوئی پروا کریں اسکی کمر سے پکڑ کے خود کے بے حد قریب کیا تھا

تم ایسی کیوں ہو گئی ہو؟" وہ اس کے دودھیا بازو دیکھ کر لب بھینچے بولا"
عدن نے ابرو اٹھا کر دیکھا جیسے اسکی بات کی سمجھ نا آئی ہو۔۔

"مسٹر مجھے چھوڑو باہر میڈیا آئی ہوئی ہے میں کوئی تماشا نہیں چاہتی۔۔۔"
وہ اسے خود سے یکدم پرے دھکیل کر بولی تو غنی کو اپنی بے اختیاری پر افسوس ہوا۔۔۔

وہ جا چکی تھی آب اسکی واپسی کی کوئی امید نہیں تھی وہ دنیا کا وہ ستارہ بن گئی تھی جس کی چاہ ہر کوئی کرتا تھا۔۔

وہ لوگ لاہور کے پورش ایریا میں آئے تھے جہاں ولی نے ایک بہت خوبصورت بنگلہ لیا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

مین گیٹ سے داخل ہوتے ہی گارڈن تھا جدھر ہر طرف صرف گلاب ہی گلاب کے پھول لگے تھے نورے نے آنکھوں میں اشتیاق لئے پورے گارڈن کو دیکھا ولی نے کن انکھیوں سے نورے کو دیکھا جس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی

سارے راستے نورے ایک لفظ نہیں بولی تھی ولی بھی خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

نورے کا قدم بے ساختہ پھولوں کی طرف اٹھا تھا غنی نے اسے دیکھا دل میں تھوڑا اطمینان ہوا کے چلو کچھ تو اسکو پسند آیا۔۔۔

وہ ملازموں سے سامان اٹھانے کا کہتا اندر چلا گیا تھا

نورے تم تو بلکل ریڈ روز ہو"۔۔۔۔"
بچپن کی کہی بات یاد آئی تو بے ساختہ نورے کی آنکھیں نم ہوئی تھی مگر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

!!بی بی جی۔۔۔"

نورے ان نازک پھولوں کو چھو کر محسوس کر رہی تھی ان کی نرم نرم سے لمس کو محسوس کر کے نورے کو اچھا لگ رہا تھا

اپنے پیچھے راشدہ (ملازمہ) کی آواز سن کر وہ چونک گئی تھی وہ۔

جی؟۔۔۔

بی بی آپ کو صاحب بلا رہے ہیں رشیدہ کہہ کر جا چکی تھی مگر نورے کا ذرا دل نہیں تھا اندر جانے کا مگر مرتی کیا نا کرتی جانا تھا اسی لئے وہ اندر کی طرف بڑھی۔۔۔

بڑا سا ہال تھا جس میں خوبصورت سے صوفے رکھے ہوئے تھے بیچ میں ٹیبل تھی کانچ کی۔

دوسری جانب کچن تھا اور سامنے دو روم تھے جس میں سے ایک ڈرینگ روم تھا اور ایک انکار روم۔۔۔

نورے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر کی طرف بڑھی تو روم کا گیٹ کھولا ہوا تھا
جس میں بڑا سا بیڈ تھا ایک سائیڈ پر بڑی سی وارڈروب تھی جبکہ دوسری طرف ڈریسینگ ٹیبل تھی اس پر کئی طرح کے پرفیوم اور میک اپ رکھا ہوا تھا۔
نورے کو کمرہ پسند آیا تھا۔
ولی جو واش روم سے فریش ہو کر شرٹ لیس نکلا تھا اپنے سامنے نورے کو دیکھ کر ایک پل کے لئے ٹھہر گیا تھا پھر بیڈ سے اپنی ٹی شرٹ اٹھا کر پہنی۔

تم فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔" وہ اسے بغیر دیکھے بولا تھا نورے جو اسے شرٹ لیس دیکھ کر سرخ ہوئی تھی مگر اسکا رکھا سا لہجہ نورے کو چبا تھا ۔۔

نورے نے اسکی پشت کو دیکھا جو اب ڈرو میں سے کوئی فائل دیکھ رہا تھا۔۔

جب میں اتنی بری لگتی ہوں تو کیوں لیکر آئے مجھے یہاں پر۔۔۔" وہ ہلکی آواز میں ایک سوال کر گئی تھی!۔۔۔۔۔

اس سوال پر ولی ایک پل کے لئے رکا تھا اسنے نہ سمجھی سے نورے کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے آب کس نے بول دیا تم کو یہ سب "
؟"وہ دانت پیس کر بولا تھا نورے کو وہ شدید زہر لگا تھا۔۔

ہاں ہو گیا ہے دماغ خراب تم کر رہے ہو مجھے پاگل تم جب مجھ سے لاپرواہ ہو تو
بتادو کیوں لائے مجھے۔۔۔آب کے آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے تھے
ولی یکدم بوکھلا گیا تھا۔۔۔

نورے میری جان ولی اس کے پاس پہنچ کر اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا
تم بہت برے ہو۔۔"وہ رو رہی تھی ولی نے لب دبا کر اسے خود میں بھینچا "
اسکی ذرا سی اگنورنس بھی وہ برداشت نہیں کر پائی تھی ولی کا دل خوشی سے
پھول گیا تھا۔۔

تم سے لاپرواکیسے ہوسکتا ہوں میں تم تو جان ہو نا میری ولی اسکی تھوڑی کو"
اپنی دو انگلیوں سے چھو کر بولا۔۔

نورے نے پھولے گالوں پر سے آنسوں رگڑے جس سے وہ اور سرخ
ہو گئے تھے ولی نے اسکے ہاتھ تھام کر دوبارہ کرنے سے روکا تھا پھر اس جھک
کر اسکے رخسار پر لب رکھے نورے دو قدم دور ہوئی تھی چہرے پر حیا کی لالی
چاہ گئی تھی
ولی بالوں میں ہاتھ پھر کر دور ہو گیا تھا وہ اپنی حدوں کو جانتا تھا۔۔۔

نیچے آؤ جلدی کھانا آرڈر کیا ہے میں نے آنے والا ہو گا" وہ کہہ کر روم سے "
بھاگ گیا تھا۔۔۔
نورے اپنے دل پر ہاتھ رکھیں اس کی دھڑکنوں کو سمبھال رہی تھی۔۔۔۔

سو ڈانس تو بنتا ہے چلو سب آ جاؤ شمس کے دوستوں نے شمس اور رانیہ کو اسٹیج پر سے اتارا۔۔۔۔

ڈی جے نے سونگ پلے کر دیا تھا۔۔

ملے ہو تم ہم کو بڑے نصیبوں سے۔۔۔۔
چور آیا ہے تم کو قسمت کی لکیروں سے۔

رانیہ کی کمر میں بازو ڈالے وہ اسے خود سے قریب کرے اسکی آنکھوں میں جھانکتا اسکی پیشانی پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔

آس پاس ہر کپل ڈانس کر رہا تھا عدن نے بھی ارسلان جوان کی فلم کا پروڈیوسر تھا اس کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی غنی بھی کومل کے ساتھ تھا

تیری محبت سے سانسیں ملی ہو صدا رہنا تم۔۔۔۔

قریب ہو کے۔۔

گانے کے بول گویا شمس کی آنکھوں کا راز تھا وہ بس رانیہ کو ہی دیکھیں جا رہا تھا اسے فرک نہیں پڑتا تھا گیں پیچھے کون کھڑا ہے کون دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

وہ بس اپنی روح کو دیکھ رہا تھا اپنے سکون کو دیکھ رہا تھا۔

تم میرے دل و دماغ پر اتنا چھا گئی ہو کہ مجھے کچھ اور دیکھنے سوچنے کا دل ہی نہیں کرتا وہ اسکے کان کے پاس جھکتا خمار الود لہجے میں بولا تو رانیہ سرخ ہوتی اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔

شمس بھی اسے خود میں بھینچے اسکے بالوں پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

کومل نے غنی کے دل کے مقام پر لب رکھے تھے عدن یہ منظر دیکھ کر ہنسی تھی۔

"تم ایسی ہی لڑکی ڈیزرو کرتے ہو۔۔"

وہ اسے دور سے دیکھتی بولی تھی کومل بولڈ سی ساڑی پہنے غنی کی باہوں میں جھوم رہی تھی اور آج پہلی بار غنی کو کومل سے ایک جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی

گھراتے ہی اسنے ایک ناپسندیدہ نظر کومل پر ڈالی جو بہت ہی بولڈ ساڑی پہنے کھڑی تھی دیپ گلہ تھاجب کے بیک پر بھی دوڑیاں تھی۔

غنی نے ضبط سے آنکھیں میچلی تھی آج اسے نجانے کیوں اسکی یہ بولڈنس بری لگی تھی اسکا ہر ایک کے ساتھ گلے لگنا برا لگا تھا۔۔

آئندہ سے تم ایسی ڈریسنگ نہیں کروگی غنی نے سنجیدگی سے کہا تھاجب کے کومل کو سکتہ ہوا تھا اسکی بات پر۔

تم کیا بول رہے ہو؟؟؟۔۔۔میری ڈریسنگ میں ایسا کیا ہے وہ آب کے بلند آواز میں بولی تھی تو غنی نے جبڑے بھینچ کر اسے دیکھا

تم اس قدر بدلحاظ کیوں ہو تم اتنی بولڈ ڈریسنگ کرتی ہو سب کے ساتھ لاپروا ہو کر ڈانس کر رہی تھی تم میں کوئی شرم ہے۔۔۔غنی یکدم دھاڑا تھا کومل سرخ چہرے سمیت اسے گھورا۔۔۔

تم میری اسی بولڈ ڈریسنگ پر مرتے تھے تم سمجھتے کیا ہو خود کو وہ چیخی تھی پاس پڑی ٹیبل پر سے پانی کا گلاس یکدم اٹھا کر کومل نے گلاس میں موجود پانی غنی پر پھنکا تھا
غنی کا ڈیزائنر پینٹ کوٹ پانی سے گیلا ہو گیا تھا چہرے چٹانو جیسی سختی سمٹ آئی تھی دماغ کی رگیں پھول گئی تھی

یکدم اسکا بازو جکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تھا آنکھیں سرخ انگارا ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

"تم کو میں نے اپنے دل میں جگہ دی تھی..... تم کو فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھایا تھا.... تم تھی کیا؟؟۔۔۔میں تو تمہاری بے حیائی پر مر مٹا تھا مگر جب میں شاید پاگل ہو گیا تھا!۔۔۔تم سے کیا بولا تھا میں نے شادی کے پہلے دن ؟؟؟"۔۔۔۔

کے اپنے طور طریقے بدل لو مگر تم نے آج حد ہی پار کر دی۔۔

اسے بازو سے پکڑ کر سوفے پر دھکا دیا تھا کومل کی آنکھوں میں اس وقت بے یقینی ہی بے یقینی تھی دل کیا تھا غنی کو منہ توڑ جواب دیں مگر وہ اس وقت زخمی شیر بنا ہوا تھا۔۔۔

وہ تن فن کرتا کمرے میں چلا گیا تھا اور وہ سوفے پر گویا ڈھے سی گئی تھی۔۔

رات گئے نورے کی آنکھ یکدم سوتے میں کھول گئی۔۔۔

آس پاس نظر دوڑائی تو بیڈ پر ولی نظر نہیں آیا فورن سے بیڈ سے اٹھ بیٹھی تو کمرے میں لگیں سوفے پر ولی آنکھیں بند کئے بیٹھا نظر آیا اسے سمجھ نہیں آیا تھا کے وہ جاگ رہا ہے یا نہیں گود میں لیپ ٹوپ رکھا تھا

نورے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بے ساختہ ولی کی طرف بڑھی چھوٹی سی ریڈ کلر کی فراک پہنے نیچے کپری پہنے وہ جو کپڑے حویلی سے زیب تن کر آئی تھی آب بھی وہی پھنی ہوئی تھی۔

ولی کے پاس جھک کر اسے دیکھا تو وہ سوتا ہوا نظر آیا۔

نورے اس کے وجیہہ چہرے کو دیکھ کر مسکرائی تھی گال پڑتا ڈیمپل واضح ہوا تھا۔

دل نے یکدم شور کیا تھا

اسکی گود میں رکھا لپ ٹوپ اٹھا کر اسنے سامنے رکھی ٹیبل پر رکھا۔

وہ ایک بار پھر اسے مبہوت ہو کر دیکھ رہی تھی اسکا چہرہ دیکھ کر نورے کو اپنی روح میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

ولی جو آنکھیں بند کریں لٹا تھا اسکے قریب انے پر سوتا بن گیا تھا۔۔۔

نورے نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھونا چاہا مگر وہ رک گئی اٹھ جاتا وہ ؟۔۔ تو کیا ہوتا یہی سوچ اسے روک گئی تھی پھر پھر فورن پلٹ کر اپنا دل تھاما تھا۔

اٹھ۔

ولی نے یکدم اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنی اور کھنچا تھا وہ سیدھا ولی کو گود میں جا کر گری تھی۔

منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی

آنکھوں میں یکدم خوف ابھرا تھا ولی نے اسکے لب پر اپنا انگوٹھا پھرا انورے پل میں سرخ ہوئی تھی اٹھنے کی کوشش کی مگر ولی کی گرفت مظبوط تھی۔

کیا کر رہی تھی وہ گھمبیر آواز میں بولا جبکے ہاتھ آب اسکے پیٹ کے گرد لیپٹے ہوئے تھے۔

م۔میں کچھ نہیں وہ چھوڑو مجھے اپنی کمر پر اسکا رینگتا ہوا ہاتھ محسوس کر کے اسکی جان نکلی تھی چہرہ دھک اٹھا تھا ولی اسکا چہرہ دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔

میری جان اتنا نہیں بولو اسکے لبوں پر اپنی انگشت رکھ کر اسے خاموش کروایا تھا

۔

نورے کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔

نورے آب بس رونا نہیں جب بھی تم میرے سامنے ہوتی ہو رونا دھونا شروع کر دیتی ہو دماغ گھوم جاتا ہے میرا وہ سختی سے کہتا اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔

پھر سیدھا ہو کر اسے سوفے پر بٹھایا تھا۔

نورے نظریں نیچے کریں بیٹھی رہی ہاتھ پاؤں لرز رہے تھے جب کے چہرہ سرخ اناری ہو رہا تھا۔

نور!۔۔۔۔۔

ولی بہت پیار سے پکارا تھا بے ساختہ نورے کی نظریں اٹھائی تھی مگر اسکی آنکھوں میں دیکھنا نورے کے لئے محال ہوا تھا دل زور سے دھڑکا تھا۔

ولی ہمیشہ پیار سے نورے کو نور ہی بلایا کرتا تھا آج ایک بار پھر ولی نے اسے "نور" پکارا تھا

نورے کا دل کیوں نا دھڑکتا۔

مجھے بتاؤ مجھ پر بھروسہ ہے تم کو؟؟؟؟۔۔۔۔نورے کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا بہت نرمی سے بولا تھا نورے کے ہاتھوں میں یکدم نمی پھوٹی تھی زبان کچھ بھی کہنے سے انکاری تھی۔

بولوں نورے پلیز وہ اسکے دونوں ہاتھوں پر لب رکھتا بولا نورے نے اپنا ہاتھ چھوڑوانا چاہا مگر بے سود ولی کی اجازت کے بغیر ایسا ہو نہیں سکتا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورے نے اسے دیکھ کر بس اثبات میں سر ھیلایا تھا بھورے بالوں کی چند لٹیں اسکے رخساروں پر بکھر گئی تھی جسے ولی نے ہاتھ بڑھا کر کان کے پیچھے کرا۔

نورے پزل ہوئی تھی

پھر اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا نورے کے ٹھنڈے ہوتے ہاتھ وہ محسوس کر سکتا تھا نورے نے پیچھے ہونا چاہا مگر وہ ایک انچ بھی نا ہلا۔

میں کچھ نہیں کر رہا وہ منہ بنا کر معنی خیز نظروں اسے دیکھ کر بولا تو نورے نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

تم کو پتا ہے تمہارے بال مجھے بے حد پسند ہے وہ ایک ہاتھ پیچھے لیجاتا ان میں سے بینڈ نکل گیا تھا بال کسی آبشار کی طرح کھل کر اسکے چہرے پر بکھر گئے تھے۔۔

مجھے لگتا ہے تم نے مجھے اپنی زلفوں کا ہی اسیر کرا تھا ورنہ میں ڈھیٹ انسان ایک لڑکی سے نہیں پٹا کبھی تم جیسی معصوم سے کیسے پٹ گیا وہ شرارت سے بولا تھا جبکے نورے اسکی باتوں منہ کھول کر سنتی رہ گئی۔۔

کونسی لڑکی تھی؟؟؟۔۔۔نورے بے ساختہ بولی تھی ولی کا دل خوشی سے جھم اٹھا تھا اسکا دل کیا نورے کا چہرہ چوم لیں مگر وہ ضبط کر گیا تھا

تھی ایک حسینہ مجھ حسین پر دوڑے ڈال رہی تھی وہ لب دبا کر بولا۔۔۔تو نورے نے سنجید گی سے اسے دیکھا تھا ولی نے اسکا چہرہ تھام کر اپنی طرف کیا

مگر مجھ پر کسی کا جادو نہیں چل سکتا میں تو صرف نورے عبدلولی احد ملک کے عشق میں گرفتار ہوں۔۔۔۔

تم میری روح کا سکون ہو نورے اسکی آنکھوں میں چمکتی نمی کو دیکھ کر وہ بوجھل لہجے میں بولا نورے کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

تم بدلو گیں تو نہیں ولی نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے دل کے مقام پر رکھا تھا یہ دھڑکن محسوس کر رہی ہو نا؟؟؟؟۔۔۔۔جس دن یہ محسوس نہیں ہو اس دن ہی ایسا ہو سکتا ہے ورنہ کبھی نہیں۔۔۔

نورے نے نفی میں سر ھیلایا تھا اسکے لبو پر ہاتھ رکھتی اگیں بولنے سے روکا تھا ولی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ایک پر سکون مسکراہٹ۔۔۔۔

رات کے تقریبن دو بج گئے تھے شمس رانیہ کو گھر بجھوا چکا تھا سارے کام سے فری ہو کر وہ دو بجے گھر آیا تھا اور سیدھا اپنے کمرے میں آیا جہاں رانیہ اس کے انتظار میں بیڈ کی پوشت سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔

شمس کو آتا دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اسنے ابھی تک چینج نہیں کیا تھا

سوری سوری لیٹ ہو گیا میں رانیہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتا معصوم سامنہ بنا کر بولا تھا۔

آپ کیا ہر روز یہی بولو گیں وہ اسے دیکھیں بغیر بولی تھی۔

سوری ناجان میری کیا غلطی سب کام مجھے ہی کرنا تھااور کون کرتاوہ آپ کے بیڈ پر تھک کر بیٹھ گیا تھا رانیہ کو اسکے چہرے سے صاف محسوس ہوا تھا وہ بہت تھکا ہوا ہے

آپ چینج کرو میں آپ کے لئے کوفی لاتی ہو فورن اٹھی تھی رانیہ ادھر او کچھ نہیں چاہے مجھے اسے اپنے ساتھ بیٹھاتا بولا تھا۔۔

آج اتنی پیاری لگ رہی تھی تم نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھی میری تم پر سے لگ رہا تھا میری ہی نظر نا لگ جائے تم کو شمس اسکا ہاتھ اپنے لبو سے لگاتا محبت سے بولا۔

رانیہ کا چہرہ گلابی ہوا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ بہت اچھے ہو۔۔وہ اسکے کندھے پر سر رکھتی بولی شمس کو اپنے دن بھر کو تھکن اترتی ہوئی محسوس ہوئی اس کے گرد حصار بند ہتا اسکی پیشانی پر لب رکھیں تھے۔

رانیہ میں بہت ڈرتا ہو مجھے لگ رہا ہے جتنی آسانی سے سب ہوا ہے اگیں کچھ برا نہیں ہو تمہیں نہیں معلوم مجھے خوشیاں راز نہیں آتی شمس بہت ہلکی آواز میں بولا تھا رانیہ کا دل دھڑکنا بھولا تھا۔۔

شمس کیا بول رہے ہیں اللہ نہ کریں کیسی باتیں کر رہے ہیں اسکی آنکھوں میں یکدم آنسو آ گئے تھے۔

شمس نے اسے خود پر گرا کر اسکی کمر پر گرفت مظبوط کری تھی۔

ششش۔۔۔

رونا نہیں۔۔۔

کیوں بولا پھر وہ سب وہ آنکھیں صاف کرتی بولی بے بی نہیں بولو نگا آب

اوکے !۔۔۔۔

اسکی گردن پر لب رکھتا اسے سرخ کر گیا تھا۔

میری زندگی ہو تم"۔۔۔اسکے کان کے پاس سر گوشی کرتا اسکے لبو پر جھوکا"

تھا۔۔۔

نورے تم جلدی ریڈی ہو جاؤ میں نیچے ویٹ کر رہا ہو ولی جلدی جلدی تیار ہوتا پیر و میں شوس پھنتا مصروف سا بولا تھا۔۔۔

نورے جو کالج کا یونیفرم پہنے بالوں کی ہائی پونی ٹیل بندھے تقریبن تیار تھی مگر وہ سائیڈ ٹیبل پر نجانے کیا تلاش کر رہی تھی ولی کمرے سے نکلتا نکلتا تھم سا گیا تھا وہ سادگی میں بھی اسے چاروشانے چت کر رہی تھی وہ قدم باقدم چلتا اس کے قریب آیا وہ جو بیگ کندھے پر ڈال رہی تھی اس کے قریب انے پر پزل ہوئی۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ولی مسکرایا اسکا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ محظوظ ہوا تھا" اتنی حسین کیوں ہو تم" وہ نورے کے کان کے پاس سر گوشی کرتا گھمبیر آواز میں بولا۔

مجھے لیٹ ہو رہا ہو چلیں ہم؟

نورے سرخ چہرے سمیت ہلکی آواز میں بولی تھی

ولی مسکراتا ہوا دور ہوا اور اثبات میں سر ہلایا چلو چلیں اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا آگیں چل دیا تھا

اتنے عرصے میں نورے اور ولی بلکل دوستوں کی طرح رہتے تھے ہر مشکل وقت میں ولی اس کے ساتھ تھا نورے کے دل میں جو ڈر ہر وقت کنڈلی مارے رہتا تھا آہستہ آہستہ وہ ڈر ختم ہوتا جا رہا تھا انہیں شہر آئے سال سے بھی زیادہ ہو گیا تھا نورے آب سیکنڈ یر میں تھی وہ اپنی پڑھائی میں مصروف رہتی تھی اور ولی اسکو نیھارنے میں ولی کا بزنس دن بادن طریقی کرہا تھا اور یہ شاید نورے کے خوش بخت قدموں کی وجہ سے ہو رہا تھا

ولی نورے کو کالج چھوڑ کر آفس چلا گیا تھا۔۔۔

جہاں اس کے لئے ایک سرپرائز تھا۔۔۔

شمس اٹھ بھی جائے رانیہ نے اسے اٹھانا چاہا مگر وہ منہ پر پلو رکھتا کروٹ بدل گیا تھا۔

شمس!۔۔۔۔

رانیہ منہ بنا کر اسے کمر پر ہاتھ رکھیں گھورتی رہی اسکا روز کا معمول ہو گیا تھا رات دیر تک آنا اور صبح دیر تک سونا اور اٹھ کر فورن باہر نکل جانا وہ اپنے کام میں اس قدر مصروف تھا کے وہ رانیہ کو ہی فراموش کر گیا تھا۔۔۔

رانیہ کافی دیر تک اسے جاگنے کی کوشش کرتی رہی آخر میں اسکی آنکھیں نم ہو گئی تھی وہ روم سے باہر اکر لاؤنج میں بیٹھ گئی آنکھوں سے آنسو بے وجہ بہہ رہے تھے

آپ کو ذرا پروا نہیں میری وہ ایک بار پھر روئی تھی کافی دیر وہ وہی بیٹھی روتی رہی پھر اٹھ کر کچن میں چلی گئی کچھ ہی دیر تک شمس فریش سا اسکو اپنے قریب آتا نظر آیا مگر وہ اپنے کام میں مگن رہی شمس نے پیچھے سے اکر اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیا ساتھ ہی اسکے بالوں پر لب رکھیں رانیہ ہمواز خاموش تھی شمس نے اسکی خاموشی محسوس کی تھی۔۔

رانیہ !۔۔

ایسے ہی اسے اپنے حصار میں لئے اسنے پو کرہ مگر رانیہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھی

آئی ایم سوری آئی نو میں تم کو کافی دنوں سے وقت نہیں دیں پارہا مگر پلیز ایسے ناراض نہیں ہو میں سچ میں کام میں پھنس گیا ہو میں کیا کرو میرا کام ہی ایسا ہے وہ اسکے قریب بلکل رانیہ کے چہرے کے قریب اداسی سے بولا تھا رانیہ

نظریں نیچے کریں کھڑی رہی وہ جانتی تھی سب مگر دل اسکے دور جانے پر ہی بے دھڑک تیزی سے دھڑکتا رہتا تھا۔۔۔۔

اسے سلپ سے پن کریں رانیہ کی گردن پر لب رکھیں تھے وہ آنکھیں میچ کر رہ گئی تھی پھر اسکی دونوں آنکھوں پر لب رکھیں رانیہ سرخ ہوتی دور ہونے لگی مگر شمس کی گرفت مظبوط تھی

تم میری سانسوں سے زیادہ ضروری ہو تمہیں دیکھیں بغیر میری آنکھیں بند نہیں ہوتی تمہیں دیکھ کر ہی میری صبح ہوتی ہے وہ گھمبیر آواز میں اسکی رگ و پے میں سکون بھر گیا تھا۔۔۔۔۔رانیہ کی دھڑکن حد سے سوا تھی ۔۔۔۔۔۔وہ اسکے دونوں رخسار پر اپنا لمس چھوڑتا اسے مزید خود سے قریب کر گیا تھا اتنا کے رانیہ ذرا سا بھی ہلتی تو اسکے لب شمس کی تھوڑی کو چھو لیتے۔۔۔

میرا فتور ہو تم اپنے لبو کا لمس اسکے لبو پر چھوڑتا معتبر کر گیا تھا وہ جانتا تھا اسکے دل میں کئی طرح کے خدشات پنپ سکتے ہیں اسی لئے وہ وقت پر ہی اسکی جگہ بتا گیا تھا۔۔۔۔۔۔رانیہ کے لبو پر گویا کفل لگ گیا تھا شمس لب دباتا اسے شوخ نظروں سے دیکھنے لگا وہ نروس ہوتی فورن رخ موڑ گئی تھی افففف تمہارا اثر مانا وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا رانیہ فورن وہاں سے غائب ہوئی تھی شمس نے اسکے لئے جلدی جلدی ناشتہ تیار کیا پھر قدم روم کی جانب بڑھائے وہ اسکی بیوی تھی وہ اپنی بیوی کو اول ترجی دینا جانتا تھا۔۔۔۔۔

کو ایکٹر کون ہو گا میرا؟۔۔۔عدن سنجیدگی سے بولی تھی آج اسنے ایک فلم سائن کی تھی جو بہت زیادہ رومانٹک تھی مگر وہ جلد بازی میں یہ سائن کر گئی تھی اور اسے ٹنشن ہو رہی تھی مگر پروڈیوسر بتا کر ہی نہیں دیں رہا تھا۔۔۔

تم صبر رکھو عدن کل تک پتا چل جائے گا ابھی تو کاسٹ تیار کر رہا ہو میں ۔۔۔وہ جھنجھولا کر بولا تھا عدن سے کام کروانا ہر ایک لے بات نہیں ہوتی تھی آپ سے میں پوچھ رہی ہو میں کس کے ساتھ کام کرونگی آپ نام بتادو سمپل آپ کے عدن چیئر سے اٹھ گئ تھی پروڈیوسر کو لگا وہ اس ابھی اس کے سر پر کچھ اٹھا کر مار دیں گی ۔۔

برانڈ کا اونر پروڈیوسر نے گویا دھماکہ کیا تھا عدن A.G عبدلغنی ملک آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہی دل نے کہا ابھی سامنے بیٹھے شخص کا سر پھاڑ دیں جا کے دماغ تو ماننے سے انکاری تھا کے اسنے غنی کا نام ہی لیا ہے یا کسی اور کا۔۔۔

میں یہ فلم نہیں کرونگی کچھ دیر بے یقینی سے اسے دیکھتی وہ سخت لہجے میں بولی تھی عدن کا ہلک تک سکھ گیا تھا آنکھیں ضبط سے سرخ ہونے کو تھی

ایسا نہیں ہو سکتا تم سائن کر چکی ہو میں کیس کر دونگا میں تم پر اگر میری فلم میں کوئی بھی پروبلم کریٹ کی بس کرو آپ نے دھوکے سے سائن کروایا ہے مجھ سے عدن یکدم چیخی تھی آفس میں انٹر ہوتا غنی سکت ہوا تھا عدن کا اتنا سخت انداز دیکھ کر عدن طوفان کی طرح روم سے نکل گئی غنی دروازے کی آڑ میں چھوپ گیا تھا---

آب ایسے دن آ گئے ہیں میرے اس بھنڈی سے ڈرو گا میں "------وہ" بڑبڑاتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا---------

وہ نم آنکھوں سے گاڑی کے اسٹیرنگ پر سر رکھیں ہوئی تھی دل چاہ رہا تھا
.... اپنی بے بسی پر چیخ چیخ کر روئے

تم برباد ہو جاؤ غنی تم نے میری زندگی عذاب کر دی ہے وہ اسٹیرنگ پر اپنا ہاتھ زور زور سے مارتی ہذیانی ہوئی تھی سرخ ہوتا چہرہ اسکا کرب کا پتا دے رہا تھا۔۔۔

تمہیں ایسا جو لگتا ہے۔۔۔۔
تمہارے چھوڑ جانے سے۔۔۔۔۔
تعلق توڑ جانے سے۔۔۔۔۔
میں دنیا چھوڑ جاؤں گی۔۔۔۔

تمہارا غم مناؤں گی۔۔۔۔۔

کبھی نہ مسکراؤں گی۔۔۔۔۔

سمجھ تم کو بھی ہے اتنی۔۔۔۔۔

کوئی بچے نہیں ہو تم۔۔۔۔۔

گریباں جھانک لو اپنا۔۔۔۔۔

ذرا سچے نہیں ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

اگر تم چھوڑ دو گے تو۔۔۔۔۔۔

تعلق توڑ دو گے تو۔۔۔۔۔۔

بہاریں پھر نہ آئیں گی؟۔۔۔۔۔

کیا خوشیاں روٹھ جائیں گی؟۔۔۔۔۔۔

گھڑی الٹی چلے گی کیا؟۔۔۔۔۔

تیری باتیں ستائیں گی؟۔۔۔۔۔۔۔

مرے دل کو جلائیں گی؟۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تمہاری بے وفائی پر۔۔۔۔۔

کوئی تاویل دوں گی کیا؟۔۔۔۔۔۔

مجھے تم روند کے جاؤ۔۔۔۔۔

میں اِتنی ڈھیل دوں گی کیا؟۔۔۔۔۔

مری مانو تو سب چھوڑو۔۔۔۔۔

ذرا یہ ذہن میں رکھ لو۔۔۔۔۔

ابھی جو تم بچھڑتے ہو۔۔۔۔۔

میں سمجھوں گی کہ مر گئے ہو۔۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ یاد رکھوں گی۔۔۔۔۔۔

جو میرے ساتھ کر گئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اب کے بعد تم جاناں۔۔۔۔۔۔

کبھی آگے کے برسوں میں۔۔۔۔۔

کسی شاپنگ پہ شادی میں۔۔۔۔۔

کسی سر سبز وادی میں۔۔۔۔۔۔۔

کبھی بارش کے پانی میں۔۔۔۔۔

کسی ناول کہانی میں۔۔۔۔۔۔۔۔

کبھی فٹ پاتھ پر چلتے۔۔۔۔۔

گم اپنی سوچ میں رہتے۔۔۔۔۔

کسی ہوٹل میں بیٹھے تم۔۔۔۔۔

کبھی مجھ کو وہاں پاؤ۔۔۔۔۔

تو واپس مت پلٹنا تم۔۔۔۔۔۔

یوں ہی تنہا تڑپنا تم۔۔۔۔۔۔

جو رستے چھوڑ آئی ہوں۔۔۔۔۔

میں اُن پہ جا نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔

مری بچپن کی عادت ہے۔۔۔۔۔۔

میں جُھوٹا کھا نہیں سکتی!۔۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں کیوں کسی کی وجہ سے کیوں گھبراؤ کیوں کام چھوڑو آئی ایم پروفشنل آرٹسٹ تم مجھے ٹیس کرنا چاھتے ہونا تو آب تم کو پتا چلے گا زہرہ عدن حسین سے پنگا لینے کا انجام وہ مظبوطی سے اسٹیرنگ تھامتی گاڑی سٹارٹ کر گئی تھی اج وہ غنی کا اصلی چہرہ اس کے اپنو کے اگیں دیکھا دینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ تیز ڈرائیو کر رہی تھی ہاتھ پیر وں میں لرزش ہو رہی تھی۔۔۔
مگر وہ خود کو سمبھالنا جانتی تھی۔۔۔

وائٹ پینٹ کوٹ میں وہ بے انتہا ہینڈ سم لگ رہا تھا سیاہ آنکھیں لیپ ٹوپ پر مرکوز تھی جبھی اسکا سکٹری نوک کرا اجازت ملنے پر آیا تھا سر آپ سے کوئی ملنے آئی ہیں بلکے آپ جانتے ہونگے عدن حسین کو۔۔۔

ولی نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا پھر اسکو روم میں بھجنے کا کہا۔۔

کچھ ہی دیر میں جینس پر شارٹ شرٹ پہنے بالوں کو کھولا چھوڑے چہرے پر ہلکا سا مک اپ تھا وہ اکر سنجیدگی سے چیئر پر بیٹھ گئی ولی اسکے ٹشن دیکھ کے ہی ہنسی ضبط کر گیا تھا۔۔۔

جناب اتنے سالوں بعد ہم غریبوں کی یاد آئی؟۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاں آناپڑااور نہ تمہارے بھائی نے جو کیااس کے بعد تو میں تم لوگوں کے جنازے پر بھی ناآتی وہ اتنی سختی سے بولی ولی جبڑے بھینچ کر اسکو گھورنے لگا کیا کرا ہے اسنے۔۔

وہ بہت سالوں پہلے بہت کچھ کر چکا ہے جس سے تم واقف نہیں وہ کچھ توکف کے بعد بولی میں بس یہ کہنے آئی ہوا اپنے بھائی کو بولو مجھ سے دور رہے ورنہ میڈیا میں اسکی دھجیاں اڑا کر رکھ دونگی میں وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی ولی کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔

ہوا کیا ہے ایسے کیوں بول رہی ہو تم وہ تحمل سے بولا تھا مگر عدن سیخ پا ہو گئی تھی۔

تم اپنے بھائی سے جا پوچھ لو اور ہاں آب اگر تمہارے بھائی نے کچھ کیا تو اسکا نکاح ایک پل میں میڈیا کے سامنے کھول دونگی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ تو ولی کے سر پر دھماکے پر دھماکہ کر کے جا چکی تھی ولی کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی جبڑے بھینچ لئے تھے دماغ کھول رہا تھا اسکا دل کر رہا تھا غنی کا بھجا کھول کر رکھ دیں مگر وہ تو لفظ نکاح پر ہی اٹکا ہوا تھا آخر غنی نے نکاح کب کیا تھا؟؟؟؟۔۔۔۔یہی سوچ اسکا سر درد کر رہی تھی۔۔۔

"غنی غنی کہاں ہو باہر آؤ۔۔۔

وہ چیخا تھا گھر کے در و دیوار بھی اسکی دھاڑ پر لرز گئی تھیں !۔۔۔۔شور سن کر یکدم سیڑھیاں اترتی گھبرائی ہوئی سی کومل نیچے آئی تو سامنے موجود شخص کو دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی تھی چہرے پر سایہ سا لہرا گیا تھا۔۔۔

تم ہو کون آخر ؟"۔۔۔۔ولی بڑے بڑے ڈگ بھرتا کومل تک آیا چہرے پر بلا کی سختی تھی دماغ کی رگیں پھول گئی تھیں۔

می۔میں وہ۔۔"یکدم اسکے سوال پوچھنے پر وہ گڑبڑا گئی تھی۔۔لیکن اس" کے چہرے پر نظریں جمی رہ گئی تھی۔

آپ ہو کون ؟"وہ صاف مکر گئی تھی اور یہی وہ غلطی کر گئی تھی ولی مزید" طیش میں آیا تھا وہ پاس پڑا فون بوٹ اٹھا کر دیوار پر مار گیا تھا کومل اپنی سانس تک روک گئی تھی

گھر میں داخل ہوتے غنی کو جھٹکا لگا تھا ولی کے اتنے غصے میں دیکھ کر اسکا حلق تک خشک ہو رہا تھا دماغ نے کہا فوراً بھاگ جائے مگر دل نے نفی کی تھی۔

ولی نے کسی احساس کے تحت پیچھے موڑ کر دیکھا تو سامنے غنی تھا غنی نے اسکو دیکھ کر پھیکی سی سمائل پاس کی تھی مگر چہرے پر رقص کرتی گھبراہٹ صاف نظر آرہی تھی ولی تیزی سے چلتا ہوا غنی تک آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایک ہی سوال پوچھوں گا اور اسکا جواب سیدھا سیدھا چاہیے مجھے۔۔"ضبط" سے ہوتا سرخ چہرہ جس پر ہمیشہ سنجیدگی ہوتی تھی آج بلا کی سختی تھی۔۔

"یہ کون ہے تمہاری؟۔۔۔۔۔بیوی ہے؟؟؟۔۔۔۔۔"
کاٹدار لہجہ تھا غنی نے بے ساختہ کومل کو دیکھا جو خاموشی سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ہا۔ہاں بیوی ہے۔۔۔۔۔۔"

اٹک کر بولتا وہ ولی کے سر پر گویا پہاڑ توڑ گیا تھا بے اختیار اسکا ہاتھ اٹھا تھا جو غنی کے چہرے پر اپنی گہری چھاپ چھوڑ گیا تھا۔

غنی تو پتھر کا ہو گیا تھا جیسے کومل نے آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھا تھا گھر کے ملازم اس وقت گھر میں نہیں تھے۔۔۔۔

"کتنا عرصہ ہوا ہے؟"

آواز بلند سے بلند ہوتی جا رہی تھی ولی کی اسکا بس نہیں چل رہا تھا غنی کا سر پھاڑ دے۔۔۔

غنی کی آنکھیں سرخ انگارا ہوئی تھی ذلت سے چہرہ دھک رہا تھا۔۔۔

چار سال ہونے والے ہیں۔۔۔۔اب کے وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر" بولا تھا آنکھوں سے مغروریت چھلکی تھی۔۔۔

افسوس ہو رہا ہے مجھے تمہی اپنا بھائی بولتے ہوئے۔۔تم سے اس چیز کی امید" "نہیں تھی مجھے۔۔۔۔

ولی نے اسے شرمندہ ہونے کے بجائے تن کر بولتا دیکھ افسوس سے کہا تھا اور واپسی کی راہ لینی چاہی۔۔۔

تم کوئی نہیں ہوتے مجھے بولنے والے اور ہاں اپنے بارے میں کیا خیال ہے" "بیوی تو تمہارے پاس بھی ہے تو مجھ سے مسلہ کیوں ہے تمہیں۔۔

غنی کے ڈھٹائی پر بھونچکارہ گیا غنی اتنا گر جائے گا اسنے سوچا نہیں تھا آنکھیں سرخی مائل ہوئی۔۔

اسنے غنی کا گریبان جالیا تھا

وہ بیوی آپ سے نہیں ہے جب سے وہ پیدا ہوئی ہے نا جب سے ہے سمجھا "

اور وہ میرے ساتھ ضرور رہتی ہے مگر میں تمہاری طرح بے غرتی پر نہیں

اترانہ مجھ میں تمہاری طرح گھمنڈ ہے۔۔۔نہ ہی تمہاری طرح دھوکے بازی

"سے یہ کام کیا ہے۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا اسے خود سے پرے دھکیل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

تم جو جان سے عزیز تھے؟

! جان پر ہی وار کروگے معلوم نا تھا

از اقرا

ولی جا چکا تھا غنی نے خونخوار نظروں سے کومل کو دیکھا تھا وہ برق رفتاری سے اس تک پہنچا تھا اسکا بازو سختی سے تھامتا اوپر اپنے روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

آہ۔۔ غنی چھوڑو مجھے۔۔"اسکی انگلیاں اپنے بازو میں پیوست ہوتی" محسوس ہوئی تھی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھی دل سکڑ کر پھیلا تھا۔۔۔

وہ چیختی رہ گئی مگر اسنے کمرے میں لیجا کر ہی اسے بیڈ پر پھینکا تھا۔۔۔۔

بیوی ہونا میری؟؟؟"۔۔۔۔۔اسکا انداز سوالیہ تھا کومل نے نم الجھن" بھری نظروں سے غنی کو دیکھا۔۔۔

آؤ میں تمہیں سر ٹیفکیٹ دے دیتا ہوں بیوی ہو تو اب ظاہر ہے سب کو پتا" چلنا چاہیے۔"اس نے یک دم اپنی شرٹ اتار کر دور اچھلدی تھی کومل بے ساختہ پیچھے ہوئی تھی سر نفی میں ہلا تھا

"کیوں بتایا ولی کو؟؟؟

اسکے بال مٹھی میں بھرتا دھاڑا تھا کومل سسک کر رہ گئی تھی۔

میں نے نہیں کہا کچھ۔۔"وہ درد سے بے حال ہوتی رو پڑی تھی اسکا یہ " وحشی روپ آج پہلی بار کومل دیکھ رہی تھی

"تم نے نہیں بتایا تو کس نے بتایا ہے؟"

وہ ایک بار پھر خون چھلکاتی آنکھوں سے غرایا تھا پھر جھک کر بے دردی سے اسکی دودھیا گردن پر اپنے دانت گاڑے تھے۔۔۔

"چھوڑو مجھے جنگلی انسان۔۔۔"

وہ اسے دور کرتی بولی مگر وہ ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا وہ بے دردی سے اسے درد دے رہا تھا جس میں اسکا کوئی قصور بھی نہیں تھا آنکھوں پر گویا پٹی بندھ گئی تھی غنی کے۔۔

وہ تڑپتی رہی مگر غنی کو ایک پل کے لیے بھی اس پر رحم نہیں آیا تھا۔۔۔اپنا سارا غصہ وہ اس کے وجود پر اتارتا چلا گیا تھا۔

Zubi Novels Zone

نورے کافی دیر سے گارڈن میں لگے جھولے پر بیٹھی ہوئی ولی کا انتظار کر رہی تھی بھوری بڑی بڑی آنکھیں جو بغیر کسی کاجل کے ہی سامنے والے کو گھائل کر دینے کا ہنر رکھتی تھی بھرے بھرے گال اور ان میں پڑتا ڈمپل جو صرف

ولی کے لئے ہی چاند کی طرح نکل اتے تھے گلابی کٹاؤدار لب جن پر اس وقت ہلکی سی گلوس لگی تھی وہ کالج جاتی تھی وہاں کی اسکی بس دو ہی دوست تھی جن کو اسکے نکاح کے بارے میں معلوم تھا اور انہوں نے ہی کہا تھا ۔۔۔۔۔ولی کے انے سے پہلے تیار ہو کے بیٹھا کرو مگر وہ لوگ یہ بات نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔ولی تو ازل سے اسکا دیوانہ ہے مگر اس دیوانگی کا ذرا سا ہی حصہ نورے دیکھ سکی تھی اب تک۔۔۔وہ اب تھک چکی تھی شام کے چھ بج گئے تھے بھورے لمبے کھولے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے کندھے پر کالا رنگ کا دوپٹہ جھول رہا تھا بلاشبہ وہ حسن کا پیکر تھی اسکا اسیر تھا عبدالولی احد ملک۔۔۔کافی دیر سے دو ایکسرے کرتی آنکھیں نورے کو دیکھ رہی تھی جن سے وہ بے خبر تھی یہ منظر دو آنکھوں سے دیکھا تھا تو گویا اسکے وجود کی شعلے سے دھک اٹھے تھے۔۔۔

یکدم چوکیدار کا کالر پکڑ کے ولی نے اپنی طرف کیا تھا پے در پے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کی تھی۔

آنکھیں نکال لوں گا میں تیری ہمت کیسے ہوئی تیری گھر کے اندر آنے کی؟"

ولی دھاڑا تھا اپنے پیروں سے اس پر ضربیں لگاتا وہ جنونی ہوا تھا۔

صاحب میں نے کچھ نہیں کیا۔۔"وہ کراہ کر بولا تھا مگر ولی پر تو گویا خون سوار تھا۔۔۔

اچانک باہر سے اتے گارڈ نے انہیں دور کیا تھا نورے یہ سب سہمی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔آنکھوں میں سالوں پہلے کی طرح خوف واضح ہوا تھا

۔۔۔۔

بھاری قدم اٹھاتا ولی اس تک پہنچا تھا جو آب مکمل کانپ رہی تھی۔۔

"مم میں نے کچھ نہیں کیا۔۔وہ میں تت۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسکی حالت دیکھ کر ولی کا غصہ پریشانی میں بدلہ تھا اسکا ہاتھ تھام کر قریب کیا
وہ بلکل ٹھنڈی پڑ چکی تھا ولی کے چہرے پر بے بسی در آئی تھی اسے دیکھتا نفی
میں سر ہلایا تھا وہ تقریباً بے ہوش ہو گئی تھی اسے بانہوں میں بھرتا وہ گھر کے
اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نورے کو آرام سے بیڈ پر لٹا کر اسنے پاس رکھے جگ میں سے پانی کا گلاس بھرا
اور کچھ چھینٹے نورے کے چہرے پر مارے تو وہ یکدم ہوش میں آئی
آنکھیں کھولتے ہی ولی کو دیکھ کر نورے کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔
میں انتظار کر رہی تھی باہر تمہارا میں نے کچھ نہیں کیا۔۔"نم بھیگے لہجے میں"
کہتی ولی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔

میرا انتظار کر رہی تھی؟"اسکے چہرے پر جھکے بولا تو نورے نے اثبات میں" سر ہلا یا تھا۔

آج تو انداز بدلے بدلے ہیں میرے محبوب کے۔۔"وہ شوخی سے بولا تھا"

نورے سرخ ہوئی تھی۔

"مطلب تیار بھی میرے لئے ہوئی ہو؟"

اسکے بھورے بالوں میں انگلیاں پھرتا جزب سے بولا۔

نہ۔نہیں میں کب تیار ہوئی ہوں۔۔"نورے نے نامحسوس انداز میں اپنے" لبوں پر انگلی پھیر کر ہلکی سی لگی گلوس کو مٹانا چاہا بے ساختہ ولی کا قہقہہ لگا تھا نورے فوراً اٹھ بیٹھی دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب بیٹھے تھے۔

تمہارا اثر مانا اففف یہ ناچیز بندہ بہک جاتا ہے۔ٗ وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا"
لہجے میں خماری لئے بولا دل الگ انداز میں ڈھڑک رہا تھا نورے کا چہرہ دہک
اٹھا تھا پلکے لرزا اٹھی تھی۔۔۔

مجھے امی سا سے بات کرنی ہے۔۔"وہ منمنا کر بولی تھی ولی نے سنجیدگی سے"
اسے دیکھا تھا۔۔
نورے اسکا سنجیدا چہرہ دیکھ سر جھکا گئی۔۔

تمہیں معلوم ہے ان سالوں میں میں نے سب سے رابطہ ختم کیا ہے وجہ تم"
جانتی ہو تمہیں اب کوئی نقصان نہیں ہوا گر آپ میرے ہوتے ہوئے ہوا تو
میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا نورے تمہاری روز کی یہی ضد ہے۔۔ٗ
وہ آب کے درشتگی سے بولا تھا نورے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

چلو بات کروادونگا بٹ گھر کا ایڈریس کوئی بھی تم سے پوچھے نہیں بتانا سمجھ آئی؟؟"۔وہ بولتا ہوا اٹھا تھا دل نہیں مان رہا تھا ولی کا اسے حویلی بات کرنے دینے کے لئے مگر اب کرنا پڑ رہا تھا۔وہ نورے کی خاطر سب کر گزرنے والا تھا۔

نورے تمہارے پیپرز کب ہیں؟"ولی فون میں نظریں دوڑاتا ہوا بولا"

۔۔۔۔

"نیکسٹ منتھ۔۔

مختصر بولتی وہ واپس سر جھکا گئی۔

ہمم نیکسٹ منتھ تو کسی کا برتھڈے بھی ہے نا؟"ولی شرارت سے بولتا" اسکے نزدیک بیٹھا۔

Zubi Novels Zone

کس کا ہے؟"نورے منہ بنا کر بولتی انجان بنی۔۔۔"

ہے کسی ظالم حسینہ کا اب اس کو یاد ہی نہیں بیچاری کے پاس دماغ ہی نہیں ہے۔۔"

وہ لب دبا کر بولا تھا نورے کا چہرہ ضبط سے سرخ ہوا"میں تمہارا موبائل توڑ دونگی اگر آپ مجھے بولا کہ دماغ نہیں ہے میرے پاس۔۔۔"وہ پلو اسے مارتی ہوئی بولی تھی ولی کی ہنسی نکلی تھی اسکا ہاتھ پکڑ کر اچانک اسکے خود پر گرایا تھا۔

یہ سب اتنا اچانک ہوا کے نورے سنبھل بھی نہیں سکی سیدھا ولی کے سینے سے آلگی تھی دونوں کے دل دھڑک اٹھے تھے نورے نے ہڑبڑا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اٹھنا چاہا مگر ولی اپنے ہاتھ اسکی کمر پر باندھ چکا تھا نورے کے بال آگے کو آ گئے تھے جنہیں ولی نے ایک ہاتھ سے اسکے کان کے پیچھے کیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

چھوڑو نا۔۔۔" وہ جھنجھولائی تھی ولی نے اسے اور اپنے اوپر کیا پھر ہلکے سے اسکے لبو کو چھوا نورے کے چہرے پر گویا سارے جسم کا خون سمٹ آیا تھا" تمہیں بہت زیادہ چاہتا ہوں میں!"۔۔۔آب کے اسکے دونوں گالوں پر لب رکھے وہ سرخ ہوتی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔۔۔

بہت ان رومانٹک ہو تم۔۔" وہ منہ بنا کر اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔"

آپ کی طرح بے باک نہیں ہو سکتی۔۔۔" وہ بادباسا چیخ کر بولی۔۔۔۔"

میری معصوم سی نورے بڑی ہو گئی ہے سب سمجھتی ہے۔۔" وہ ہنسی ضبط کر کے بولا تھا نورے نے زور سے اسکے سینے پر مکا مارا تھا

چپ ہو جائیں نا۔۔" وہ سرخ ہوتی منمنائی تھی وہ اسکی گرفت سے آزاد " بھی نہیں ہو پا رہی تھی اوپر سے اسکی قربت نورے کو ہلکان کر رہی تھی۔۔۔

چلو نہیں بولتا سکون سے لیٹو میرے پاس۔۔"اسے خود سے آزاد کرتا آرام" سے بولا تھا۔۔۔

عدن کافی دیر سے ٹیرس پر کھڑی ہوئی تھی ادھی رات کا پھر تھا دل میں عجیب سی گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔
وہ اکیلی تھی اسکے بابا بھی کام کے سلسلے میں دبئی گئے ہوئے تھے۔

"اللہ اگر کسی کی زندگی میں مشکلات ڈالتا ہے تو اسکے بعد آسانی بھی وہی کرتا ہے۔۔۔۔۔تو جب اللہ نے اپنے بندے کو ڈھیل دی ہوئی ہے تو وہ رسی بھی جلد کھینچ لے گا کوئی کسی کا برا کب تک کر سکتا کوئی کب تک کسی کو ستا سکتا ہے۔۔۔۔۔ایک وقت آئے گا غنی ملک تم بھی تڑپو گے دیکھنا تم

۔۔۔۔۔ جتنا غرور تم میں ہے وہ ٹوٹ کر پاش پاش ضرور ہو گا ایک دن"

۔۔۔۔۔

سرخ ہوتی آنکھیں اسکے رتجگے کی گواہ تھی وہ دنیا کے سامنے مضبوط نظر انے ولی لڑکی آدھی رات میں اللہ کے انصاف کے بارے میں سوچا کرتی تھی نجانے وہ کب تک کھڑی رہنے ولی تھی۔۔۔

شمس اور رانیہ ڈھیر ساری شاپنگ کر کے گھر آئے تھے جس کے بعد دونوں ہی تھک گئے تھے اج کا دن دونوں نے مل کر خوب تفریح کی تھی۔۔۔

شمس تو آتے ہی فریش ہونے چلا گیا تھا رانیہ نے بھی چینج کر کے سب سامان الماری میں رکھا تھا اب وہ بیڈ پر بیٹھی شمس کے انتظار میں تھی۔۔۔

اچانک شمس کا فون وئیبریٹ ہوا تھا رانیہ نے ایک نظر اٹھا کے فون کو دیکھا پھر واش روم کے گیٹ کو پھر اسکا فون اٹھا کر دیکھا تو کوئی میسج تھا واٹس اپ پر ڈارلنگ ہو کہا آج تم ؟؟؟؟ سارا دن ہو گیا۔۔۔ آگے ایک سیڈ ایموجی تھا

رانیہ کی آنکھیں پھیل گئی تھی یہ میسج پڑھ کر
چہرے پر ایک سایہ سا لہرا گیا تھا نمبر سیو نہیں تھا اور اسنے میسج بھی نوٹیفکیشن سے پڑھا تھا۔۔۔

ایک آنسوں ٹوٹ کر گرا تھا پل میں آنکھیں نم ہوئی تھی دل بری طرح دھڑکا تھا وہ کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی وہ رو رہی تھی نجانے کیوں۔۔۔

شمس کے اتنی باریقین دلانے کے بعد یہ سب دیکھ کر اسکا دل بہت بری طرح ٹوٹا تھا۔۔۔۔

شمس باہر آیا تو اسے کمبل میں چھپا دیکھ کر اسے برا لگا تھا اسے لگا تھا وہ انتظار کرے گی اسکا مگر وہ سب سے بے پرواہ بن کر سو گئی تھی تاسف سے اسے دیکھ کر اسنے سر جھٹکا تھا۔

تھوڑا میں بھی انسان ہوں مجھے بھی توجہ چاہیے یہ کیا بات ہوئی ایسے ہی سو گئی ۔۔۔۔

وہ بڑبڑاتا ہوا غصے سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر روم سے باہر نکل گیا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

گھر میں چاروں طرف خاموشی تھی اور ایک وجود گویا بخار میں جل رہا تھا مگر اسکے پاس کوئی نہیں تھا جو اسکو پوچھتا بیڈ پر بے جان مورت کی طرح وہ لیٹی ہوئی تھی صبح سے شام ہونے کو آئی تھی اس کے شوہر کا کچھ بھی پتا نہیں تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔ دل میں بدگمانی بڑھتی جا رہی تھی ۔۔۔۔۔۔ اسے میری ذرا بھی فکر نہیں ہے آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گالوں پر پھسلے تھے ۔۔۔۔۔ صبح سے اسنے ایک نوالہ بھی نہیں کھایا تھا کھانے کا کچھ بخار کی وجہ سے اور سارا دن بھوکا رہنے کی وجہ سے اس بہت زیادہ کمزوری محسوس ہو رہی تھی ۔۔۔۔

چہرہ حد درجہ لال ہو رہا تھا آنکھوں کے پپوٹے سوج گئے تھے گلے میں کانٹے سے چبھ رہے تھے ۔۔۔

ہمّت کرتی وہ اٹھی تھی اور روم سے نکلتی کچن کی طرف آئی پانی کا گلاس بھر کر پیا تھا اسکے پھر فریج سے دودھ نکال کر چیئر پر بیٹھ کر پیا اب شام سے رات ہونے کو آئی تھی وہ واپس روم میں آئی پھر سائیڈ ٹیبل پر سے اپنا موبائل اٹھایا سوچا کال کرلے۔اسے مگر پھر سر جھٹک کر بیڈ پر موبائل اچھال دیا اور واپس کمفرٹر میں گم ہو گئی ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی اسے لیٹے ہوئے کہ اسے اپنے روم کا دروازہ کھول کر اندر آنے والے کا اندازہ ہوا وہ ویسے ہو لیٹی رہی۔۔۔

شمس نے تشویش سے اسے دیکھا وہ جو صبح سے شوٹنگ پر تھا ابھی آیا تھا گھر تھکا ہارا اپنا موبائل اور گاڑی کی چابیاں پوکٹ سے نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور رانیہ کی طرف بڑھا۔۔۔

!!! رانیہ

اسے پکارا مگر جواب ندارد پھر ہاتھ بڑھا کر اسکا کمفرٹر سے منہ نکالا تو وہ وہ آنکھیں بند کریں سو رہی تھی اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو سٹمس کو لگا اسنے گرم توے پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔۔

اسکا بجھا بجھا چہرہ دیکھ کر سٹمس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

اتنا تیز بخار ہو رہا ہے بتایا بھی نہیں۔۔۔" سٹمس نے ہلکی آواز میں کہا رانیہ" آب آنکھیں کھول چکی تھی اسکی آنکھوں میں سرخ دوڑے پڑ رہے تھے

سٹمس کو افسوس ہوا اس نے پورے دن میں ایک بار بھی اسے فون نہیں کیا

۔۔

"اٹھو!!۔ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔"

سٹمس نے اٹھ کر رانیہ کو سہارا دیں کر اٹھانا چاہا مگر وہ اسے دور جھٹک گئی تھی

۔۔

شمس ششدر رہ گیا تھا اسنے ایک نظر رانیہ کو دیکھا جس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا جسے ابھی رانیہ نے جھٹک دیا تھا۔۔۔

"جہاں سے آرہے ہو وہی چلے جاؤ اس سے پہلے کے میرا ضبط جواب دے جائے۔۔"

وہ سرد مہری سے بولی تھی شمس تو حیران ہو گیا تھا۔

"کیا بولا دماغ درست ہے کیا تمہارا ہوتا کیا جارہا ہے تمہیں،"

مقابل بھی شدت سے دھاڑا۔۔۔

"کل سے دیکھ رہا ہوں تم مگر میں چپ تھا مگر اب۔۔ آپ بھی تم نے مجھے نہیں بتایا طبیعت اتنی خراب ہے میں آجاتا گھر وہاں کام کر رہا تھا میں مذاق نہیں۔۔۔"

وہ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ مٹھیاں بھینچ کر بولا

ہاں پاگل ہو گئی ہوں میں۔۔۔۔"نم بھیگی آنکھوں کو سختی سے رگڑا جس سے مقابل کے چہرے پر سختی آئی۔۔

"کیا کر رہی ہو پاگل لڑکی لگ جائے گی یار۔"۔۔اسکے دونو بازو تھامے قریب ہوا تھا مگر اسے دور جھٹکتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا یہاں جا رہی ہوں۔۔"

گیٹ کی طرف بڑھتی بولی۔۔۔

چال میں لڑکھڑاہٹ تھی بھیگی آنکھیں چکر آتا ہوا سر اسے آب ذرا بھی چلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

"رانیہ میری جان کیا کر رہی ہو طبیعت اتنی خراب ہے تم ناراض ہونا بعد میں ہم بات کریں گے ابھی چلو۔۔۔"

اسے بیڈ پر لیجانا چاہا مگر وہ ایک بار پھر اسے خود سے پرے دھکیل گئی۔۔۔۔

شمس نے گہرا سانس لیا اسکی بھیگی آنکھیں دیکھی ضبط ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ بار بار اسے دور کر رہی تھی خود سے کسی اچھوت کی طرح سرد آنکھوں سے اسے گھورتا

کلائی مضبوطی سے تھامتا اپنے قریب کر گیا چہرا سپاٹ تھا مگر آنکھوں میں تنبیہ تھی جسے سمجھتی وہ اس پر دھکتی نگاہ ڈال کر اپنا ہاتھ چھوڑا یا اور روم سے نکلتی راہداری سے گزرنے لگی مگر پیچھے سے اس سیتمگر کی آواز سن کر جیسے اسکی روح بھی چھنی ہوئی تھی۔۔۔

" اگر ایک قدم بھی باہر نکالا تو بھول جانا تمہارا مجھ سے کوئی، رشتہ بھی تھا"

اپنی سیسکیوں کا گلا گھوٹتی وہ اس گھر سے نکل جانا چاہتی تھی جو کبھی اسکا گھر تھا جسے وہ جنّت سمجھتی تھی۔۔۔

شمس وہی کھڑے اسے جاتا دیکھتا رہا وہ سیڑھی پر پیر رکھتی اسی وقت رانیہ کو زور سے چکر آیا تھا اس سے پہلے وہ گرتی شمس نے پھرتی سے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا بیلنس یکدم اوٹ ہوا تھا شمس کا وہ پیچھے کو گرا اس کے اوپر رانیہ۔۔۔۔۔۔دل یکدم تیز دھڑکا تھا دونوں کا۔۔۔۔رانیہ کے بال کسی آبشار کی طرح آگے کو آئے تھے جسے شمس نے ایک ہاتھ سے اسکے کان کے پیچھے بال کیے۔۔۔۔۔

"کیوں تڑپا رہی ہو؟"

وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا مقابل کے رخسار پر لب رکھ گیا

۔۔۔۔۔۔گرفت مظبوط تھی وہ چاہ کر بھی دور نہیں ہو پا رہی تھی اسکی بے باک حرکت پر وہ سرخ اناری ہوئی۔۔۔۔۔۔"تمہیں میں نہیں تڑپا رہی

"تمہارا دھوکہ مجھے پل پل مار رہا ہے۔۔

وہ اسکے سینے پر اپنے دونوں نازک ہاتھ مارتی ہذیانی ہوئی آنسوں آنکھوں سے بہہ نکلے۔۔۔۔۔مقابل سکت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

شمس یکدم سیدھا ہوا وہ آنکھیں کھولے شاک کی کیفیت میں رانیہ کو دیکھا جو اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی شمس بھی ساتھ کھڑا ہوا۔۔۔

اسکا بازو مضبوطی سے جکڑا۔۔۔

کیا بولا ؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔دھوکہ ؟؟؟؟؟؟؟؟"

میں تمہیں دھوکہ دے رہا ہوں ؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔مجھ پر الزام ذرا سوچ سمجھ کر لگاؤ اگر میں نے تم کو اپنے سر آنکھوں پر بیٹھایا ہے نا تو اٹھا کر پھینک بھی سکتا ہوں اگر اب مزید کوئی الزام تراشی کی۔۔"

غصے سے دھاڑا تھا آنکھیں خون چھلکا رہی تھی دماغ کی رگیں پھٹنے کے در پر تھی۔۔۔۔

۔رانیہ کی آنکھیں بہہ رہی تھی دل اور بدگمان ہوا اس سے۔۔۔۔۔۔

شمس نے اسکا بازو دبوچا تھا اسے لئے وہ روم میں داخل ہوا۔۔

بیڈ پر پٹکنے کے سے انداز میں اسکو بٹھایا۔۔۔

میڈیکل باکس سے میڈیسن نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھی اور گلاس پانی کا بھر کے اسکو دیا چہرہ اسپاٹ تھا آنکھیں سرخ ہو رہی تھی رانیہ اسکے چہرے ور سرد تاثر دیکھ کر اندر سے سہم گئی تھی۔۔

مگر ابھی وہ شاید ڈر کر بھی ڈرنا نہیں چاہتی تھی ہاتھ میں رکھی گولی کو اسنے زمین پر پھنکا تھا شمس نے یہ عمل ضبط سے دیکھا پھر اسنے گلاس بھی زمین بوس کیا تھا کانچ یک دم کمرے میں بکھر گیا تھا جس سے شمس کا پیر بھی متاثر ہوا تھا مگر وہ لب بھینچے یہ سب دیکھ رہا تھا

رانیہ نے سائیڈ ٹیبل سے شمس کا موبائل اٹھاتا شمس ابرو اٹھا کر اسے دیکھا

دیکھو اور بتاؤ کون ہے یہ ؟؟؟

اچھنبا ہوا تھا آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی چہرے پر جو سختی یکدم نرمی میں بدلی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے قریب کیا اسکی کمر پر گرفت مظبوط کی۔۔۔۔۔۔

"دل جل کر خاک ہو گیا تھا تمہارے الزام پر مگر اب مجھے سمجھ آئی۔۔۔" اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹیکا تا مدہم لہجے میں بولا رانیہ نے اسکی گرفت سے نکلنا چاہا مگر ہو نہیں پائی۔۔

بتاؤ کون ہے۔۔؟"اب کے وہ چیخی۔۔۔"

میری جان یہ مجھے نہیں پتا ایک پبلک نمبر رکھتا ہوں اس پر آیا ہے رانیہ کیا "ہو گیا ہے تمہیں؟"

اسے روتا دیکھ بے بسی سے بولا تھا

"تم کل سے اگنور کر رہے ہو مجھے"۔۔۔۔وہ اس کے انکشاف پر دنگ رہ گئی تھی دل نے لعنت دی تھی گویا آخر اسنے شک کیوں کیا۔

"میں کوئی اگنور نہیں کر رہا ہوں کل میں آیا تو تم سو گئی تھی تو میرا موڈ خراب نہیں ہوتا کیا؟"

۔اسے اپنے حصار میں لئے منہ بنا کر بولا تھا رانیہ نے بس ایک گھوری سے نوازا تھا اسکو۔۔۔۔۔

"چلو اب ڈاکٹر کے پاس۔۔"

وہ اسکا تپتا ہاتھ تھام کر بولا تو رانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

میں نہیں جا رہی ہٹو سونا ہے مجھے اب ڈاکٹر کی ضرورت نہیں۔۔" وہ مسکرا کر بولتی جلدی سے بیڈ پر بھاگی تھی شمس ہونقوں کی طرح اسکو دیکھ کر رہ گیا

۔۔۔۔

پھر سمجھ میں آئی بات تو مسکراہٹ خود با خود چہرے پر احاطہ کر گئی۔۔۔

وقت برق رفتاری سے گزر رہا تھا موسم گرما کی آمد آمد تھی ہر سو ہلکی ہلکی دھوپ نکلی ہوئی تھی دو وجود اس وقت گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے آج نورے کا پیپر تھا وہ اسے چھوڑنے جا رہا تھا۔۔

" تیاری اچھی ہے تمہاری ٹینشن نہیں لینی۔"

آرام سے پیپر دو میں یہی ہوں ساتھ لیکر جاؤنگا۔۔۔

وہ نورے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا بولا نورے نے بھوری کانچ سی آنکھیں اٹھا کر اس وجیہہ شخص کو دیکھا ولی کے سنگ سچ میں اسکی زندگی بہت خوبصورت ہوگئی تھی جسکا نورے نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

"ولی اگر میں فیل ہوگئی تو چھوڑ تو نہیں دو گے؟"

وہ رونی صورت بنا کر بولی تھی ولی کو اسپر ٹوٹ کر پیار آیا اگیں جھوک کر نورے کے رخسار پر لب رکھیں تھے جس سے وہ پل میں گلابی ہوئی تھی پلکے لرز کر جھوک گئی تھی۔۔۔

"میری ڈول پاس تو ہونا ہے تم نے میں جانتا ہوں اور اگر خدانہ کرے اگر فیل ہوئی تو واپس پیپر دینا۔ چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اوکے۔۔"

اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتا محبت سے چور لہجے میں بولا ان آنکھوں میں ہمیشہ نورے ولی ملک کے لئے صرف پیار ہی پیار ہو گا اور صرف بے انتہاں پیار

نورے اسے دیکھے گئی تھی مقابل کی آنکھوں میں ایک جہاں آباد تھا جسے دیکھ کر نورے کا دل شدت سے دھڑکا تھا۔۔

ولی میں جاؤں آپ؟؟۔۔۔۔پیپر سٹارٹ ہو گیا ہو گا۔۔۔۔۔وہ سرخ ہوتے چہرے سے بولی تو ولی نے اثبات میں سر ھیلایا۔

پھر وہ چلی گئی تھی ولی کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی جبڑے بھینچے اسکو پیکنگ کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی غنی نے ایک نظر کومل کو دیکھا پھر اپنے بیگ کی زپ بند کرکے اس تک آیا۔۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔۔اسکے پاس بیٹھے کومل کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بولا تھا ۔۔۔۔

کومل نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اسپاٹ چہرے سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کومل دیکھو تم بیوی ہو میری میری عزت ہو۔اپنا خیال رکھنا میں کال کرتا رہونگا تمہیں ناراض نہیں ہوا ایسے ایک ہفتے کی بات ہے۔۔"اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لئے پیار سے بولا تھا۔۔۔

کومل نے نم آنکھوں سے اگیں بڑھ کر اسکے لبوں پر اپنے نازک لب رکھے تھے غنی نے اسکی کمر کے گرد باز و مضبوطی سے حائل کئے تھے دونوں مدہوش ہوئے تھے ایک دوسرے میں کچھ ہی دیر میں کومل نے دور ہونا چاہا اسکا سانس اٹکا تھا مگر غنی آب دور ہونا ہی نہیں چاہتا تھا جیسے۔۔۔۔
کومل نے اسکے کلر کو مضبوطی سے دبوچا تو غنی تھوڑا دور ہوا۔۔۔

کومل کے بھیگے لب اسکو مدہوش کر رہے تھے آنکھوں میں خمار لئے وہ اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔
کومل آنکھیں میچے اسکی منمانی برداشت کر رہی تھی۔۔

اگر کچھ دیر اور رکا تو میں جا نہیں سکو گا میں چلتا ہوں اب۔۔"وہ اس سے" دور ہوتا الوداعائی نظر اس پر ڈال کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کومل نے آنکھیں چھوٹی کیے اسکو جاتے دیکھا تھا ایک ادا سے اپنے کندھے تک اتے بالوں کو پیچھے جھٹکا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ شہر سے دور ایک گاؤں میں آئے تھے شوٹنگ کرنے اج انکو ایک سونگ کمپلیٹ کرنا تھا یہاں چاروں طرف سے انہوں نے سیٹ اپ کر لیا تھی غنی اور عدن کو ساتھ کام کرتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہو گیا آب انکی لوکیشن چینج ہوئی تھی اور اج گاؤں میں تھے شوٹنگ کرنے کے لئے عدن کی ڈریسنگ ٹیپکل گاؤں کی لڑکیوں کی طرح تھی آج ڈائریکٹر کے ساتھ بیٹھی وہ انتظار کر رہی تھی سین سٹارٹ ہونے کا کیونکہ غنی کے بال بنا رہا تھا ہیئر سٹائلر

۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک طرف جھوپڑی تھی اور طرف کنواں عدن گلابی رنگ کا سر پر دوپٹہ اوڑھے تھوڑی پر مصنوعی تین تل لگائے ہوئے تھی آنکھوں میں گہرا گہرا کاجل لگائے بالوں کو دوپٹے میں چھوپائے وہ بے انتہا حسین لگ رہی تھی ایک مٹکا اٹھا کر اسنے کمر پر رکھا تھا پیچھے سے میوزک چل رہا تھا سین سٹارٹ ہو گیا تھا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی کنویں کے پاس جا رہی تھی پیچھے اکے یکدم غنی نے اسکا بازو پکڑ کر اپنے اور کھینچا تھا مٹکا ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا تھا وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی لب بے ساختہ مسکرائے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔

"تم سے میں نے بولا تھا سو گز دور رہو مجھ سے۔۔۔"

وہ سرخ ہوتے چہرے سے غرا کر بولی تھی وہ پٹھانوں والے ڈریس پہنے سادگی میں بھی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

"سوچ کر بولو ادھی رات کو تم میری جھونپڑی میں آئی ہو۔۔۔"

وہ قہقہہ لگا کر بولا تھا۔۔۔

"میرا موبائل واپس دو۔۔۔"

وہ سیخ پا ہوتی چیخ کر بولی تھی۔۔۔

کیوں موبائل فون میں ایسا کیا ہے؟"وہ پر سرار لہجے میں بولا چہرے پر" شیطانی مسکراہٹ تھی اسکا موبائل ہاتھ میں لئے وہ اسے سر تا پیر جلا رہا تھا

۔۔۔

موبائل وہ شوٹنگ کے دوران اسکے پاس سے اٹھا کر غائب کر گیا تھا اور عدن کو معلوم ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

عدن نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھننا چاہا مگر وہ ہاتھ اوراُنچا کر گیا عدن با مشکل اسکے سینے تک آرہی تھی اسے شدید غصہ آرہا تھا آخر وہ کیسے اسکا موبائل اٹھا سکتا ہے۔۔۔

ہاتھ سے موبائل چھیننے کے چکر میں وہ یکدم اس کے قریب ہوئی تھی میں منہ توڑ دونگی تمہارا۔۔۔۔

دو ٹکے کے ڈیزائنر "واپس دو میرا موبائل۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اتنی زور سے چیخی تھی چہرہ دہک اٹھا تھا غنی نے بے تاثر چہرے سے اسے دیکھا یک دم کچھ لوگ جھو۔پڑی میں آئے تھے جنکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

دیکھا میں نے بولا تھا ایسے لوگوں کو گاؤں میں جگہ نہیں دینی چاہئے مگر میری سنی ہی نہیں تھی ایک دیہاتی آدمی بڑی بڑی مونچھوں والا غصے بولا۔۔۔۔

وہ دونوں یکدم ایک دوسرے سے دور ہوئے گاؤں کے لوگ آدھی رات میں ادھر آدھمکے تھے۔انہیں اندازہ بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا

ارے انہیں سنگسار کر دو۔یہ لوگ اس قدر خدا کو بھولے بیٹھے ہیں۔۔توبہ "
"توبہ حیا نام کو نہیں رہی۔۔
ایک آدمی کرخت آواز میں بولا تھا عدن سن ہو کر رہ گئی تھی غنی بھی گھبرا گیا تھا۔۔

!!دیکھیں آپ لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے یہ دوست ہے میری بس"
غنی نے سمجھانا چاہا
ارے چپ کرو لیکر آص پیٹرول اور ماچس آج ان بے حیا لوگوں کو "
."عبرت کا نشان بنائیں۔
"نہیں میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"
عدن آگے بڑھتی مگر اس سے پہلے وہ دیہاتی عدن پر ہاتھ اٹھاتا غنی نے عدن
کو اپنے پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

ڈونٹ ٹچ ہر اوکے۔۔۔!!"وہ انگشت اٹھا کر سرد مہری سے بولا تھا اتنے"
میں کافی لوگ ادھر آچکے تھے ڈائریکٹر پروڈیوسر اور گاؤں کے بزرگ سب
ہی دیکھ کر معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے ایک دیہاتی سے سب کہانی

اپنی زبانی سنائی تھی عدن نے بولنا چاہا مگر وہ چپ ہو گئی اس وقت زندگی کے لالے پڑ رہے تھے وہ کیا بولتی۔۔

ہمارے گاؤں میں ایسے معملات در پیش نہیں آتے۔اور اگر آتے بھی ہیں" تو اس انسان کو ختم کر دیا جاتا ہے۔۔"ایک بزرگ نرم لہجے میں بولے۔

مگر ابھی تم لوگوں نے آج حد پار کی ہے ابھی اور اسی وقت نکاح ہو گا" ۔۔"دونوں پہلے نرم پھر غصیلے لہجے میں بولتے عدن کو کانپنے پر مجبور کر گئے تھے۔

غنی کا دل ڈوبا تھا آنکھیں حیرت سے کھل گئی تھی یہ ہوا کیا تھا پل بھر میں؟

نہیں ایسے نہیں ہو گا نہیں !!"۔۔۔عدن چیخی تھی جب کے وہاں ہر فرد اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے گناہ کر کے کھڑی ہو۔۔۔۔

"ایسا ہی ہو گا۔ ورنہ تم دونوں کو چوراہے میں لٹکا کر سنگسار کر دیا جائے گا۔" ہر واویلے کو نظر انداز کر کے ان لوگوں نے نکاح پڑھا دیا تھا ہر طرف گویا موت کا سناٹا تھا سرخ ہوتی آنکھیں میچے لب اسکے کرب کا پتا دے رہی تھی

۔۔۔۔۔

سب لوگ ادھر سے جا چکے تھے مگر ایک وہی تھی جو گویا پتھر کی ہو گئی تھی۔۔ لیکن پھر ایک دم وہ غنی کی جانب مڑی۔۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔ صرف اور صرف تمہاری وجہ سے۔۔ تمہارا میری زندگی میں آنا سب سے بڑا منحوس دن تھا۔۔ایک بار مجھے برباد کر کے سکون نہیں ملا تھا۔؟جو پھر آ گئے۔۔۔کیوں۔۔۔۔مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق دو ورنہ میں خود کو آگ لگا لونگی۔۔۔۔وہ نازک سی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لمبے قد کی لڑکی اس کے سامنے شیر بن کر چیخ و چلا رہی تھی۔۔۔ مگر مقابل گویا پتھر کا تھا اسے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔

مقابل نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا آنکھوں میں بڑھتی سرخی بھینچ لب وہ خود اضطراب کا شکار تھا۔

عدن اس کے سینے پر ہاتھ مارتی اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔ غنی کا غصہ بڑھا تھا۔۔

اپنی حد میں رہو میں نے کچھ نہیں کیا اور آب اگر تم نے میرا خون جلایا تو "

"تمہیں بتاؤں گا میں غنی کیا چیز ہے؟

غیض و غضب لہجے میں بولتا اسے کانپنے پر مجبور کر گیا تھا وہ اسے اکیلا چھوڑے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

عدن نے کھڑکی سے جھانکتے چاند کو دیکھا مجھے لگا تھا میں نے اسے بھلادیا مگر یہ سب کیا ہو گیا میرا دل کیوں نہیں کر رہا اپنی جان لینے کو؟؟؟۔۔۔۔ میں نے تو سوچا تھا آب کبھی اس کے آگے نہیں جھکوں گی مگر آب یہ سب اسنے آنکھیں میچلی تھی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی کیفیت سے ہی جھنجھلا گئی تھی۔۔۔

نہیں۔ نہیں میں۔ میرے بال مت کاٹیں۔ نہیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے """ بخش دیں۔ میں۔ آب کچھ بھی نہیں کرونگی میرے بال نہیں کاٹوں۔۔۔

وہ اپنے سنہری بال اس کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش میں تڑپتی بلکتی رو رہی تھی مگر وہ ظالم بنی ہوئی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

چپ کر میں تیرا وہ حشر کرونگی کے تجھے وہ دیکھے گا کیا تھوکے گا بھی نہیں تجھ پر اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کرتی کرخت آواز میں بولی۔

!!میرے بال چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔

وہ چیخی تھی مگر مقابل ہاتھ میں قینچی لئے اس کے بال کاٹ گئی تھی ایک طرف کے ادھے بال کٹ کر زمین بوس ہوئے تھے انہیں دیکھ کر نورے ادھ موئی ہو گئی تھی جیسے اس گڑیا کی جان ان بالوں میں ہی ہو اور آب جب وہ بال اس کو وجود سے الگ ہوئے تو اسکے جسم سے جان نکل گئی تھی آنکھوں سے گرم سیال بہہ کر نکل رہا تھا۔۔۔

بہت مرتا ہے ناولی تیرے ان بالوں پر؟؟۔۔۔۔۔۔دادی سا قہقہہ لگا کر بولی تھی۔۔۔۔آب دیکھ نہیں رہے یہ بال آب تو بھی نہیں بچے گی۔۔۔۔۔

نورے نے خالی آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورے مجھے تمہارے یہ بال بہت پسند ہے ضرور تم نے مجھے یہ حسین" زلفیں دیکھا کر اپنا دیوانہ کیا ہو گا"۔۔۔۔۔

ولی خمار الود لہجے میں بولا دماغ نورے کا سائے سائے کرنے لگا تھا ولی کی ایک ایک بات یاد آرہی تھی۔

آہ۔۔۔ نہیں!! وہ یکدم خواب سے بیدار ہوئی تھی چہرہ پسینے سے شرابور ہوا تھا لمبی لمبی سانس لیتی وہ اپنے دل کو تھام گئی تھی۔

بے تاب نظروں سے نورے نے کو ولی کو دیکھا جو اس کے اچانک اٹھنے پر آنکھیں مثل کر اٹھ بیٹھا تھا۔۔

کیا ہوا ہے نورے؟"۔۔

وہ پریشانی سے گویا ہوا نورے نفی میں سر ہلاتی یکدم روئی تھی شدت سے ولی نورے کے قریب ہوتا اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا شش!۔۔۔۔ کیا

ہو گیا ہے میری ڈول کو وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔ نورے اس کے سینے سے لگی سیسک رہی تھی۔۔۔۔۔ فجر کا وقت ہونے کو تھا اور فجر کے وقت کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں یہی سوچ نورے کو خوفزدہ کر رہی تھی پیشانی پر نمی تھی اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا ولی اسے پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہوا جا رہا تھا

نورے کیا ہوا ہے برا خواب دیکھا ہے کیا وہ اسکی کمر سہلاتا بولا۔۔۔

نورے خاموش رہی اس میں سکت نہیں تھی وہ کچھ بولتی ولی الگ ہوتا پانی کا گلاس بھر کر اسے دیا جو اسنے ایک ہی سانس میں پی لیا۔۔۔
آنسوں تواتر بہہ رہے تھے
نورے آج کہیں نہیں جانا تم "!۔۔۔۔ ولی پریشانی سے بولا تھا۔۔"
نورے نے اسے دیکھا لب دبا کر خود کو رونے سے باز رکھا

پر میرا پیپر ہے ولی آخری پیپر ہے اب ایسے تھوڑی چھوڑ سکتی ہوں"
میں۔۔"نورے سوں سوں معصوم سامنہ بنا کر بولی۔۔

تم نہیں سمجھ رہی نا میری بات۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتا اسے اپنے قریب"
کرتا واپس لیٹ گیا۔۔۔
ایسے نہیں جانے دونگا تمہیں۔۔"
خواب خواب ہوتا ہوا سے خود پر حاوی نہیں کرتے جو ہوتا ہے اللہ کی مرضی
"سے ہوتا ہے۔۔۔

ایک بازو پر نورے کا سر رکھے دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں کو سہلاتا اسے پر
سکون کر گیا تھا

Zubi Novels Zone

کچھ ہی دیر میں وہ کامیاب ہو گیا تھا ایک وہی تو تھا ولی جس سے پل میں خوش ہو جاتی تھی مان جاتی تھی۔۔۔۔۔

دونوں نے فجر کی نماز ساتھ ادا کی۔ تھی دونوں نے بس ایک دوسرے کے لئے دعا کی تھی قبول کرنے والا تو بس اللہ ہے جانے کیا ہونے والا تھا۔۔۔

"کیا بول رہی ہو عدن نکاح وہ بھی عبدالغنی ملک سے تم پاگل ہو گئی ہو؟" رانیہ آنکھیں کھولے اسے گھور رہی تھی جبکہ عدن لب بھینچ کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

پسند کی شادی نہیں کی نہ بھاگ کر جو منہ کھول کر دیکھ رہی ہو۔۔۔"عدن سیخ پا ہوئی تھی دل کا ڈر الگ تھا مگر دنیا کا ڈر اس سے زیادہ تھا۔۔۔

میڈیا کا کیا ہو گا؟؟؟ شمس سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔"مجھے نہیں معلوم کچھ بھی میں دبئی جا رہی ہوں میں نہیں روک سکتی اب اور یہاں میرا جینا حرام کر دے گا وہ چیپ انسان۔۔۔"

"کچھ نہیں ہو گا تم یہاں رہو آگے پیچھے نہیں جاؤ فلم بیچ میں نہیں چھوڑ سکتی تم بہت نقصان ہو گا۔۔۔"شمس نے سہی مشورہ دیا تھا مگر عدن بے چین تھی ۔۔۔۔

"تم کیا چاہتی ہو طلاق؟"۔۔۔۔شمس اب کے پھر سنجیدگی سے بولا تھا ۔۔۔عدن نے شمس کو یوں دیکھا جیسے سمجھی نا ہو بات کو۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں مر رہی ہو اس سے شادی کے لیے ؟"وہ ضبط سے بولی"

مر تو تم رہی ہو مانو گی نہیں وہ الگ بات ہے۔۔"۔"

شمس اب کے مسکرایا تھا اسکی آنکھیں بھی مسکرائی تھی آخر وہ ہر چیز سے باخبر تھا عدن کی۔۔

اس مغرور گھمنڈی انسان کو؟؟میں مر جاؤ نگی منہ نہیں لگاؤں گی۔۔۔"وہ" بالوں کا جوڑا بناتی سرخ ہوتے چہرے سے بولی شمس ہنس پڑا تھا۔

رانیہ کچن میں تھی اسے تو کچھ علم بھی نہیں تھا۔۔۔

میں آتا ہوں تم کول ہو جاؤ۔۔اور ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔۔" وہ اسکا کندھا تھپکتا ہوا اٹھ کر کچن کی طرح بڑھا جہاں رانیہ پیاز کاٹ رہی تھی شمس نے جا کر اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا۔

"کیا کر رہی ہے میری رانی؟" وہ اسکے بکھرے بال ایک کندھے پر ڈالتا خماری سے بولا تھا اپنے دہکتے لب اسکی گردن پر رکھے رانیہ پل میں گلابی ہوئی۔

"کرکٹ کھل رہی ہوں۔" وہ لرزتی شرماتی دانت پیس کر بولی

"ارے نہیں ایک ساتھ بنائے گے ہم اپنی کرکٹ ٹیم۔۔" وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتا آنکھ دبا کر بولا رانیہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔

"شرم کرلیں کچھ عدن آجائے گی کیا سوچے گی وہ؟"۔۔"

کیاسوچے گی یہی کہ شمس کتنارومینٹک ہے۔۔"اسے خود سے قریب کرتا"

..اسکی ڈائینمڈنوزرنگ پرلب رکھے۔

شمس۔۔۔

"جی ڈارلنگ؟؟"

آپ کیوں اتنے بے باک ہیں؟"۔۔۔وہ اسکی شرٹ کے بٹنوں کو چھڑتی"

گلابی ہوتے چہرے سے بولی۔۔

سب بے باکی توآپ کے لئے ہے ورنہ لڑکیاں مرتی ہیں آپ کے ہسبنڈ"

پر۔۔"وہ شان بے نیازی سے کلر کھڑے کرتا بولارانیہ یکدم کھلکھلا کر ہنسی

تھی اسکی شفاف ہنسی دیکھ کر شمس کی روح میں سکون اتراتھاوہ کل سے اسکا

اتراچہرہ دیکھ دیکھ کر بے چین ہوگیا تھا۔۔

وہ نرمی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتاایک دم سے اسکے لبوں سے اپنے دہکتے

لب الجھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔پل میں دل کی دھڑکن معمول سے تیز ہوئی تھی

۔۔۔۔اسکی نرمی میں میں بھی سختی تھی رانیہ آنکھیں میچ گئی تھی

۔۔۔کیوں مجھ معصوم کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے تمہیں دیکھتے ہی۔۔۔"وہ اپنی

بڑھی داڑھی اسکی گردن پر رب کرتا آنکھیں چھوٹی کیے سوال کر گیا تھا

۔۔۔۔رانیہ جو اسکے سینے سے لگی اپنی پھولی سانس بحال کر رہی تھی

۔۔۔۔یکدم دور ہوئی۔۔۔۔

میں کرتی ہوں؟"۔۔وہ کمر پر ہاتھ رکھے منہ بنا کے بولی۔۔۔۔جی آپ ہی"

"۔کے شمس مسکا کر بولا۔۔۔۔اور اس کے گال پر لب رکھے۔۔

Zubi Novels Zone

تم دونوں کا ہو گیا ہو تو آ جاؤ باہر ایک نیا عذاب آیا ہے۔۔۔"عدن جل کر"

ٹیوی لاؤنج میں بیٹھے بیٹھے چیخی تھی۔۔۔۔۔

رانیہ گھبرائی تھی۔۔

آرہے ہیں جل ککڑی۔۔۔"شمس بھی اسی کے انداز میں بولا اور دونوں"

ساتھ ہی باہر نکلے کچن سے۔۔۔۔۔

جب سے غنی گھر آیا تھا پریشان تھا وہ اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کیسے نکاح کر سکتا تھا اسکو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا مگر وہ چاہ کر بھی اس وقت نکاح کو روک نہیں پایا تھا نجانے کیوں وہ ہاں کر گیا تھا۔۔۔

وہ صبح کا آیا ہوا تھا اب شام ہونے کو آئی تھی کومل پتا نہیں کہاں تھی وہ کافی دیر سے کال کر رہا تھا مگر بے سود وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا دل دماغ پریشان تھا مگر اسکو اس نکاح پر کوئی پچھتاوا بھی نہیں تھا بس اسے کومل کا ڈر تھا وہ کیا کرے گی جان کر سب۔۔۔۔

بے اختیار اسنے اپنا موبائل اٹھایا تھا سائیڈ ٹیبل سے اور گوگل سے اپنی پرانی پکچرز دیکھنے لگا۔۔۔

ایک پکچر پر اسکی نظریں ٹھر گئی تھی۔۔۔۔

اس پکچر میں وہ لوگ کتنے خوش تھے پھر وہ خوشی راس نہیں آئی تھی انکو اس خوشی کی مدت بہت کم تھی۔۔۔۔۔۔

اس دل نے چاہا ہے کسی کو تو وہ بس کومل علی ہے۔۔۔۔

غنی اپنے آپ کو سمجھا رہا تھا دل کی بات کو جھٹلا گیا تھا وہ۔۔۔وہ چاہ کر بھی نہیں مان سکتا تھا جو اسکا دل کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔کیونکہ اس لڑکی کے دل کے دروازے اسنے خود اپنے لئے بند کیے تھے۔

ملک حویلی میں تمام افراد ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے صبح کا ناشتہ کر رہے تھے یاور ملک اس وقت خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے جب کے احد ملک اخبار بھی ساتھ ساتھ پڑھ رہے تھے۔۔

باباسا آج پنچایت ہونی تھی گاؤں کے لوگوں نے بے تحاشا شور کیا ہوا ہے پانی کا مسلہ حل ہوا تھا اللہ اللہ کر کے آب واپس پانی کا مسلا ہو گیا ہے احد ملک سنجیدگی سے بولے تو انھوں نے ہاں میں سر ہلایا اتنی عمر میں بھی وہ اپنے جاہ و جلال کے ساتھ بے انتہا پر وقار لگتے تھے۔۔۔

ولی سے بات ہوئی تمہاری دادا سا کچھ افسردہ ہوئے تھے احد ملک نے لب بھینچ لئے پھر ہلکا سا نفی میں سر ہلایا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہاں سے گئے ولی اور نورے کو دو سال ہو گئے تھے۔جبکے ولی نے تمام تر تعلق ختم کر دیا تھا گویا وہ ناراض تھا وہ چاہتا تھا اس کے گھر والوں کو احساس ہو مگر یہ صرف ولی کی سوچ تھی وہ دور ہو گا تو احساس ہو جائے گا۔۔۔

آج میری نورے کی سالگرہ ہے" بانو بیگم رنجیدہ ہوئی تھی۔۔۔"

خالدہ بیگم نے ناگواری سے انہیں دیکھا یہ چیز داداسا کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکا تھا انہوں نے ضبط سے مٹھیاں بھینچلی تھی۔۔۔

بیگم یہ آج ہمارا گھر ویران ہے نا اسکی آپ وجہ ہیں اور آب بھی آپکو سکون نہیں ہے؟؟؟۔۔۔۔چلے تو گئے ہیں وہ سب یہاں سے آب کیا چاہتی ہیں آپ اب کہ۔۔"داداسا سختی سے بولے۔۔۔

سائیں میں کچھ نہیں چاہتی وہ لڑکی تھی ہی منحوس ہمارا پوتا لیکر چلی گئی ہے۔۔۔" دادی سا بے حد سنجیدگی سے بولی تھی پھر اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی آہستہ سے پھر اپنا دوپٹہ درست کیا اپنی تسبیح اٹھا کر وہ چلی گئی تھی وہاں سے دادا سا بس دیکھ کر رہ گئے۔۔۔۔

بابا پریشان نہیں ہوں آپ کی چلیں ہم چلتے ہیں۔۔" احد ملک انکو سہارا دیتے بولے تھے وہ تھکے تھکے سے کر چل دئے تھے۔۔۔۔

پیچھے بانو بیگم اس ویران حویلی کو دیکھتی اپنی نم آنکھیں دوپٹے سے صاف کرتی اٹھی تھی پھر ٹیبل کو ملازمہ سے صاف کروایا۔

کیا ہو گیا ہے میری ڈول کو صبح صبح منہ پھولا ہوا ہے گلا بجا من کی طرح ولی اسے اپنے حصار میں لیتا اسکے بالوں پر لب رکھ گیا۔۔

کچھ نہیں مجھے کیا ہو گا۔۔۔"وہ اسکے حصار میں پزل ہوتی ہلکی آواز میں گویا" ہوئی۔۔۔

پھر موڈ کیوں اوف ہے؟"وہ اسکو اپنے سامنے کرتا جانچتی نظروں سے دیکھا" ۔۔۔

نورے نروٹھے پن سے اس کو دیکھ کر پیر پٹک کر باہر آگئی کیوں کے آج نورے کا آخری پیپر تھا ولی بھی اس کے پیچھے آیا وہ جانتا تھا اسکی ناراضگی کی وجہ۔۔۔۔

نورے نے اسے دیکھا جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا نورے نظریں چرا گئی۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں دیکھنا محال ہوتا تھا نورے کے لئے۔۔۔۔ ہمیں یوں ٹال دیتی ہو جیسے ہم کچھ ہو ہی ناں؟" ولی طنزیہ بولا تھا نورے نے منہ بسور کے ولی کو دیکھا۔۔۔"تو جناب آپ کو ہم ناراض نظر آرہے ہیں تو منا سکتے ہو نا آپ یا پھر آپ بس یوں ہی طنز کرتے رہے۔۔۔"

تم اتنے بے حس ہو گے سوچا نا تھا

🔥 تم اس قدر توڑو گے سوچا نا تھا

ازاقراء

اسکا غصے سے لال ہوتا چہرہ ولی کو مزہ دے رہا تھا" بے بی تو بتاؤ آسمان سے چاند لاؤں یا پھر زمین سے ہی یہ آدم زاد آپ کے لئے پھول لے آئے۔۔

ولی ایک ادا سے بولتا گاڑی سٹارٹ کر گیا نورے اس کے انداز پر سرخ ہوئی تھی دل جو ہر وقت ولی کا نام لیتا تھا آج ولی کے ساتھ پر ہمیشہ یکدم دل تیزی سے دھڑک اٹھتا تھا۔۔۔

یہ لیں میرے دل۔۔۔"ولی لال رنگ سے بے حد حسین گلاب کا بکے" لئے اس طرف بڑھایا۔۔

آپ ہمیشہ ایسے ہی رہے گیں؟؟؟؟۔۔۔نورے پھول ہاتھوں میں لیتی سوال گو ہوئی تھی۔۔۔

جی ہمیشہ۔۔۔"اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتا جذبات سے پر لہجے میں بولا تھا"
جلدی چلیں پیپر نکل جائے گا میرا۔۔۔"وہ فورن بوکھلائی تھی۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ولی منہ بسور کر اسے گھورنے لگا پھر کار تیز رفتاری سے چلاتا کالج کے باہر گاڑی روکی۔۔۔

نورے فوراً نکلی کے ولی اسکا ہاتھ جکڑ گیا تھا۔

"میرا دل میری جان میری دھڑکن خیال رکھنا آپنا آج بہت اسپیشل ڈے ہو گا ہمارا۔۔"ولی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پیار سے بولا نورے کو خوش گوار سا احساس ہوا تھا مطلب وہ بھولا نہیں تھا؟؟۔۔۔اسے یاد تھا

۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

غنی کی حرکتیں دیکھو۔۔"۔۔۔عدن خونخوار تیور لئے بولی تو رانیہ اسے "
حیران نظروں سے دیکھنے لگی کیا ہوا ایسا رانیہ نے بیزاری سے عدن کو دیکھا وہ
کافی چیڑ چڑی ہو رہی تھی کچھ دنوں سے

غنی نے اس ماڈل سے نکاح کر رکھا ہے۔۔۔"عدن ضبط سے بولی تھی چہرہ "
حد درجہ سرخ ہو رہا تھا آنکھوں میں نمی چمکی تھی جسے اسنے اپنے اندر اتارنے
کی کوشش کی تھی۔۔

رانیہ یکدم صوفے پر اس کے پاس بیٹھی۔۔
عدن کیا بول رہی ہو تمہیں کس نے کہا ہے یہ سب ؟"رانیہ پریشانی سے "
گویا ہوئی۔۔۔۔

عدن نے لمبی سانس لی تھی اتنے دنوں میں ایک بار بھی غنی نے اس سے رابطہ نہیں کیا تھا نا اسے شاید فکر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔میں عدن حسین ہوں اور اپنے سے جڑے رشتوں کا میں پتار کھتی ہوں چاہے وہ رشتے انچا ہے ہو یا پھر دل کے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولی تھی آنکھیں نم تھی دل آج اور زیادہ بدگمان ہوا تھا۔۔۔

رانیہ شمس آئے تو اسکو تم کچھ نہیں بتانا میں آتی ہوں کچھ دیر میں وہ اٹھی تھی اپنی جگہ سے

بلیک کلر کے سمپل سے سوٹ میں بغیر دوپٹہ لئے باہر کی طرف نکل گئی تھی پیچھے رانیہ اپنا سر پکڑ کر رہ گئی تھی

دل میں ہزاروں دعائیں کرتی وہ بہت زیادہ پریشان ہوئی تھی اسنے شمس کو کال کی مگر وہ ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

وہ اپنا بیگ لیتی باہر کی طرف بڑھی اسکا رخ شمس کے آفس کی طرف تھا

ڈرائیور کے ساتھ وہ شمس کے آفس پہنچی تھی وہاں کا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو رانیہ کو نا جانتا ہو اسے منیجر ہاتھوں ہاتھ لیتا شمس کے آفس کے پاس چھوڑا

میم آپ کچھ لیں گی؟؟؟

نہیں کچھ نہیں شکریہ رانیہ اسے جواب دیتی دروازہ کھولتی اندر بڑھی مگر سامنے کا منظر گویا اسے پتھر کر گیا تھا

ایک لڑکی شمس کا کلر دبوچ کر بے انتہا قریب کھڑی تھی

جب کے شمس کی بیک تھی رانیہ کی طرف

دل کو دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی آنکھوں میں دھوند سی آگئی تھی

تجھے چاہا پورے دل سے

اتنا ہی تو نے رولایا !

آنسوں موتی کی طرح نکلتے گئے ہاتھ سے بیگ چھوٹ کے زمیں بوس ہوا شمس نے مقابل کو پرے کیا اور یکدم موڑا

شمس کو لگا اس نے آج سب کھو دیا ہو دل سست رفتاری سے چلنے لگا

رانیہ۔

رانیہ نفی میں سر ہلاتی روتی ہوئی باہر کو بھاگی تھی شمس رانیہ کے پیچھے بھگا تھا

۔۔۔۔

میری بات سنو رانیہ۔۔وہ تیزی سے جاتا اسکا بازو جکڑ گیا تھا مقابل کی سرخ بھیگی آنکھیں شمس کا دل بند کرنے کے لئے کافی تھی نیز کے وہ کچھ بول ہی

نہیں پایا اسکا رویا رویا بھیگا چہرہ شمس لب بھینچ گیا وہاں سب لوگ ان کو دیکھنے لگیں تھے اچانک رانیہ اسکے بازوؤں میں جھول گئی۔

زندگی ختم ہوئی تھی گویا خوشیوں کی مدت اتنی ہی تھی شاید غلط فہمی تھی یا حقیقت مگر دل میں ایک گانٹھ تھی جو رانیہ کے بند گئی تھی۔۔۔۔

شمس دیوانہ بنا اسے اپنے بازوؤں میں بھرے باہر کو بھاگا تھا

یا اللہ رحم کر دے تجھے معلوم ہے سب تو مدد کر میری شمس گاڑی چلاتا بے تحاشا اضطراب کا شکار تھا آنکھیں نم ہو گئی تھی دل درد سے پھٹنے کے در پر تھا

۔۔

ہسپتال میں داخل ہوتا وہ دیوانہ بنا ڈاکٹر ڈاکٹر چیخ رہا تھا

پاکستان کا مشہور ڈائریکٹر شمس خان اس وقت دیوانہ بنا ہوا تھا اسکی زندگی اس سے ناراض ہوئی تھی اسے سانس بھی اپنا بند ہوتا محسوس ہوا تھا شمس کو

ڈاکٹر رانیہ کو اندر لے گئے تھے وہ مسلسل یہاں سے وہاں کوریڈور میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔۔

خدا مدد کر دے میری۔۔۔"وہ نم بھیگی آنکھوں سے اوپر کی طرف دیکھتا فریاد گو تھا۔۔۔۔

ولاکے اندر داخل ہوئی تھی گھر کا پتا کرنا عدن کے A.G عدن تنفن کرتی لئے مشکل نہیں تھا چہرہ حد درجہ سرخ تھا آنکھوں کے گوشے سرخ ہو رہے تھے غنی جو لاؤنچ میں بیٹھا تھا عدن کو اندر آتا دیکھ حیران ہوا تھا۔۔۔۔

یو مسٹر اسکے پاس جاتی وہ اسکا گریبان جکڑ گئی تھی
غنی نے اسپاٹ چہرے سے اسے دیکھا پھر اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑا ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹک گیا تھا

Zubi Novels Zone

آج یہ ہاتھ آگیا ہے یہاں تک آب نہیں آنا چاہیے" وہ اسے سختی سے باور" کرواتا اسے سکت کر گیا تھا۔۔

تم پہلے سے شادی شدہ ہو تو مجھ سے نکاح کیوں کیا تم نے مقابل کی آنکھوں" میں آنکھیں گاڑ کر کہتی وہ دھاڑی تھی۔۔ غنی نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا تو تمہیں معلوم ہو گیا؟۔۔۔۔

غنی کہہ کر ہنسا تھا ارے اتنی جلدی پتا چل گیا بہت فاسٹ ہو تم تمہارے بندے بھی بہت تیز ہیں کچھ ہی دنوں میں سب پتا کر لیا۔

غنی طلاق دو مجھے۔۔"وہ پتھر بنی بولی تھی آنکھوں میں نا چاہتے ہوئے بھی" درد واضح ہوا تھا

"نہیں دوں گا کیا کر لو گی؟"

تمسخرانہ انداز تھا عدن کو لگا وہ بے بس ہو گئی ہو۔۔۔

تم جب شادی کر چکے تھے تو جب تم نے نکاح کیوں کیا وہ ضبط کی انتہا پر پہنچی" تھی غنی لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔۔۔

میں نے نکاح نہیں کیا۔۔۔۔میں اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہو"
۔۔۔۔اس وقت مجھے اپنی جان پیاری تھی بس کر لیا نکاح۔۔۔ورنہ۔مجھے آج بھی تم میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔"وہ بے لچک انداز میں بولا تھا۔۔۔

عدن کا ضبط یہی توٹا تھا اسکا ہاتھ اٹھا تھا اور غنی کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا غنی نے لب بھینچ کر ضبط سے اپنی مٹھیاں بھنچلی تھی حتٰی کہ اسکے ناخن ہتھیلی پر دھنسنے لگے۔

تم اتنے گھٹیا ہو گے مجھے زرا اندازہ نہیں تھا۔کیا تم میں زرا برابر خوف باقی "نہیں؟"
غنی ہنوز سپاٹ چہرے کے ساتھ کھڑا رہا۔۔

Zubi Novels Zone

تم برباد ہو جاؤ غنی۔۔۔ جیسے تم نے مجھے برباد کیا۔۔" وہ چیخی تھی اسکے دل میں درد اٹھا تھا وجود گویا ریزہ ریزہ ہو کر بکھرنے لگا تھا

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔

کیوں چاہتی ہو مجھے مارنا؟۔۔۔۔۔۔

اتنی بدعادیتی ہو آج تک ایک نہیں لگی اتنی محبّت کرتی ہو؟" وہ مکروہ ہنسی ہنسا تھا۔۔۔

عدن نے افسوس سے اسے دیکھا

"ہو سکتا ہے ایک ساتھ قبول ہو جائے اور تم تڑپ کر رہ جاؤ۔۔۔"

بیویاں تو شوہر کی سلامتی مانگتی ہیں تم انوکھی ہو۔۔ جو منہ پر بددعائیں دے رہی ہو۔۔" اس نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے پاس کھینچا۔۔ عدن اس کی

گرفت میں تڑپ کر رہ گئی تھی۔دونوں ہتھیلیاں سینے پر جما کر وہ دور ہٹی تھی۔

تم شوہر نہیں میرے سب سے بڑے دشمن ہو۔۔جس نے ہمیشہ میرا فائدہ" اٹھا کر مجھے برباد ہی کیا ہے۔۔پر اب نہیں،اب عدن تمہیں بتائے گی کہ "بربادی کیا ہوتی ہے؟

وہ کہہ کر جا چکی تھی۔جبکہ غنی سن کھڑا رہا گیا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

لالہ بولا دو نورے کو کب سے کھڑا ہوں آئی ہی نہیں رہی؟"ولی جھنجھلا" کے بولا تو بزرگ چوکیدار حیران ہوا

صاحب ابھی ایک گاڑی آئی تھی اس میں ڈرائیور تھا۔اسنے بچی سے گاؤں" جانے کا کچھ کہا تھا بچی پریشانی سے اس کے ساتھ چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

چوکیدار نے گویاولی کے سرپر دھماکہ کیا تھا سانس سینے میں اٹکا تھا۔۔یعنی اس کی بے خبری کا فائدہ اٹھالیا گیا تھا۔

دماغ مفلوج ہوا تھا گویاوہ اپنی گاڑی تیز ڈرائیو کرتا نکل گیا تھا اسکا رخ حویلی کی طرف تھا جہاں اسکی روح کو چھلنی کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

کبھی غموں کا سبب تھا میاں اکیلا پن

پر اب ہجوم میں رہ کر اُداس رہتے ہیں۔۔

خدا ہی جانے ہمیں کون سی اذیّت ہے

سبھی کو "خوش رہو" کہہ کر، اُداس رہتے ہیں۔۔

عدن کافی دیر سے بیٹھی تھی بے خیالی میں وہ اپنے گھر آگئی تھی اسکو اس وقت صرف تنہائی کی ضرورت تھی دل جو بلاوجہ میں دکھی تھا اسے اپنے دل پر شدت سے تاؤ آرہا تھا۔۔۔ گھٹیا تھے تم، ہو، اور رہو گیں۔۔۔ تمہارا غرور ہی ایک دن تم کو لیکر ڈوبے گا یونیورسٹی میں میرا تماشا لگایا تھا تم نے اور آب تم میری زندگی کا تماشا لگانا چاہتے ہو۔۔۔۔۔

اپنے خیالوں میں ہی وہ ڈوبی ہوئی اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر بے مول ہوا تھا۔۔

جب تو اسنے ہوا میں تیر چلایا تھا کے غنی نے کسی سے شادی کی ہے مگر اب جب یہ بات حقیقت بن کر سامنے آئی تھی تو اسے نجانے کیوں برا لگ رہا تھا بھلا۔۔۔۔

چل دل میرے چھوڑ یہ پھیرے
یہ دنیا جھوٹی لوگ لوٹیرے !

زہرہ عدن حسین تم کمزور نہیں ہو تمہیں دیکھانا ہو گا غنی کو کہ تم کیا چیز ہو خود سے عہد کرتی اٹھ کر الماری کے پاس گئی ادھر سے اپنا بولڈ ساڈریس نکال کر واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ادھے گھنٹے سے زیادہ ہوگیا تھا مگر آب تک ڈاکٹرز باہر نہیں آئے تھے شمس کو انتظار تھا آب ڈاکٹر آئے کے تب کچھ ہی دیر میں اسکا انتظار ختم ہوا تھا ڈاکٹر باہر اتے ہی اس سے مخاطب ہوئے۔۔

شمس نے بیتابی سے ڈاکٹر کی جانب دیکھا۔

دیکھیں اپکی وائف بہت زیادہ ڈپریشن میں ہے انکا ہارٹ پمپ نہیں کر پا رہا" تھا صحیح سے مگر اب وہ بہتر ہیں کچھ ہی دیر میں انکو روم میں شفٹ کر دیں گیں اور ہوپ سو آپ انکا خیال رکھیں گے ایسی کنڈیشن میں انکا اور زیادہ خیال "رکھنا ہوگا۔۔۔

ڈاکٹر پیشہ وارانہ انداز میں کہتے جانے کو اگیں بڑھی

شمس جو سب سانس روکے سن رہا تھا آخر والی بات پر اٹک گیا

لسٹن ڈاکٹر ابھی اپنے بولا میری وائف ٹھیک ہیں تو پھر اپنے کیوں بولا آپ" "مجھے کھل کر بتائیں؟

وہ پریشانی سے گویا ہوا۔۔۔

"ارے آپ پریشان نہیں ہوں آئی تھنک آپ کو معلوم نہیں آپ کی وائف کنسیو کر رہی ہے مبارک ہو آپ کو بہت بہت۔۔۔"

شمس بے یقینی سے مقابل کھڑے ڈاکٹر کو دیکھنے لگا دل شدت سے دھڑکا تھا تشکر سے آنکھیں ایک نم ہوئی تھی۔۔۔۔

تیزی سے وہ اندر روم کی جانب بڑھا جہاں اسکا سکون ادھ موئی سی حالت میں پڑی تھی۔۔۔

رانیہ۔۔۔

اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا رانیہ نے ہلکی سی آنکھیں وا کر کے اسے دیکھا پھر وہ رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

شمس تڑپ ہی تو اٹھا تھا وہ آگے بڑھا اور رانیہ کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے پلیز۔۔۔" وہ بس اتنا بول کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے" نکالا۔۔۔۔

رانیہ جو تم نے دیکھا وہ سب غلط تھا دھوکہ تھا کچھ بھی نہیں تھا وہ سب" نظروں کا فریب تھا۔۔" وہ بیڈ پر اسکے پاس بیٹھا اسپر جھکا نم لہجے میں بول رہا تھا رانیہ نے اسے خالی نظروں سے دیکھا دل نے کہا وہ یقین کر لے مگر اسکے لب خاموش تھے آنکھیں ویران تھی۔۔۔۔

"تم اور میں پرنٹس بننے والے ہیں رانیہ۔۔۔"

جب اسنے کسی بات کا جواب نہیں دیا تو وہ اسی بات کو لیں آیا جس سے ان کی خوشی جوڑی تھی۔۔

آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی در آئی پھر ان بھوری آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔

سچ بول رہے ہو؟" الفاظ بے ترتیب سے ادا ہوئے پھر آنسوں بہتے چلے " گئے تھے ہاتھ لرز رہے تھے دل تیزی سے دھڑکا تھا۔۔۔

گھر جانا ہے مجھے۔۔۔" وہ نم آنکھوں سے بولی تھی وہ نہیں چاہتی تھی خوشی" میں اپنی کوئی بھی رونا ڈالے وہ الگ سے حساب لینے کا ارادہ کر چکی تھی

شمس کو لگا تھا رانیہ کو عتبار آ گیا ہے اسپر مگر معملہ کوئی اور ہی تھا جس سے شمس ناواقف تھا۔۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے گاڑی چلاتا بے حد پریشان و مستریب تھا آنکھوں کے گوشے لال ہو رہے تھے دل میں گھٹن ہر سیکنڈ بڑھتی جا رہی تھی

وہ آناً فاناً حویلی پہنچا تھا جہاں اس وقت سارے شام کی چائے پی رہے تھے ولی کو دو سال بعد سامنے دیکھ کر بانو بیگم تڑپ کر اس کے سینے سے لگی وہ دیکھ ہی نہیں پائی تھی اپنے بیٹے کے چہرے کے تاثر۔۔۔۔

"نورے کہاں ہے۔۔۔۔۔؟"

ولی کی سرد آواز ہوا کو چیرتی دادا ساں اور احد ملک سے لیکر ساتھ بیٹھی دادی ساں کو بھی ساکت کر گئی تھی۔۔۔۔۔

سب حیران ہوئے بس ولی کو دیکھ رہے تھے

"یہ کیا بول رہے ہو ولی تمہارے ساتھ تھی نا وہ؟ آب یہ کیا بول رہے ہو تم؟" بانو بیگم اسکا بازو جھنجھوڑ کر چیخی تھی۔۔۔۔۔

"اس بات کا جواب آپ لوگ دیں حویلی کا کونسا ملازم آج شہر آیا تھا نورے کو لینے؟"

خون جیسی ہوتی لال آنکھیں دماغ کی پھولتی رگیں مقابل کے ضبط کا پتا دیں رہی تھی۔۔۔۔۔

"ولی میرا دل ہول رہا ہے کہاں ہے؟" نورے احد ملک ولی تک آئے تھے

۔۔۔۔۔۔

بیگم جواب دینا پسند کریں گی بہت دنوں سے آپکو دیکھ رہا ہوں شہر کا کسی "
"ملازم سے بولتے ہوئے جواب دیں کیا کیا ہے آپ نے؟
دادا سا کی گرجتی ہوئی آواز پر سب سکت و جامد ہوے تھے اپنی جگہ پر ولی نے
تڑپ کر دادی سا کو دیکھ تو وہ یکدم گڑ بڑا گئی۔۔۔

سائیں آپ کیوں الزام لگا رہے ہیں مجھ پر میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"وہ"
اپنی جگہ سے اٹھ کر سختی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

ولی یکدم ان کے قدموں میں اکر بیٹھ گیا تھا آنکھیں نم تھی چہرہ حد درجہ
سرخ ہو رہا تھا دل پھٹنے کے در پر تھا۔

سب نے بے یقینی سے ولی کو دیکھا

ولی چل اٹھ کیا کر رہا ہے؟" دادی سا بوکھلا گئی تھی وہ اسکو اٹھانے لگی مگر وہ "ہاتھ جوڑ گیا

دادی سا میں مر جاؤں گا آپ کو اللہ کا واسطہ رحم کریں بتائیں مجھے کہاں ہے" "نورے۔۔۔۔۔۔؟

مجھے کیا پتا ولی تجھے پتا ہو گی میں کیوں کرو نگی ایسا تو پاگل مت بن؟" وہ" سنجیدگی سے بولی ولی نے آخری نظر سب پر ڈالی اور تنفن کرتا جیسا آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

بانو بیگم زمین بوس پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی احد ملک نے مشکل سے انکو سنبھالا تھا۔۔،۔۔

بیٹا اتنے عرصے بعد آیا بھی تو ہوا کے گھوڑے پر سوار آیا تھا۔اور روح فرسا خبر سنا گیا تھا۔

شام ہو رہی تھی ہر سو پرندے اپنے گھروں کی جانب واپسی کے لیے لوٹ رہے تھے وہ دونوں مال میں ایک حسین شام گزارنے آئے تھے کومل اور غنی دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے شاپنگ کر رہے تھے۔۔۔۔

ایک طرف عدن تھی جو شارٹ شرٹ ملبوس کریں نیچے ٹائٹ پینٹ پہنے بالوں کو کھولا چھوڑے دوپٹہ سے بے نیاز اپنے جلتے دل کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے جی بھر کے شاپنگ کر رہی تھی۔۔۔۔

عدن !ڈارلنگ کیسی ہو؟" سامنے کھڑے لڑکے نے پرشوخ نظروں سے" مقابل کو دیکھا عدن ہلکا سا مسکرائی تھی اس سے گلے ملتی وہ دور ہوئی وہ عدل تھا اسکا میک اپ آرٹس

"میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسے ہو؟

میں بھی حسین پہلے کی طرح۔۔" وہ قہقہہ لگا کر بولا تھا یہ منظر دو آنکھوں " نے دیکھا ان آنکھوں میں صرف وحشت ہی وحشت تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح اسے ہر جگہ اسے تلاش کر رہا تھا اسنے تین گھنٹوں میں ہر جگہ اسے تلاش کر لیا تھا ہسپتال سے لیکر گلی کوچوں بازاروں میں ہر جگہ اسنے پولیس کی بھی مدد لی تھی مگر کہیں بھی نورے کا سراغ نہیں ملا تھا دل کی رفتار

سست ہوتی محسوس ہوئی تھی ولی کو وہ آنکھیں میچے گاڑی روک گیا اپنا سر سٹیرنگ پر رکھ دیا آنکھوں سے آنسوں نکل کر بے مول ہوئے لب سل گئے تھے جیسے کچھ نہیں بچا تھا بولنے کو جیسے۔۔۔۔

فون کی بیل پر ولی نے سر اٹھا کر دیکھا انسپکٹر کی کال تھی۔۔۔۔

"وہ ڈرائیور مل گیا ہے ہمیں انشااللہ آپ ناامید ناھوں۔۔۔"

وہ تیز ڈرائیو کرتا پولیس اسٹیشن کی طرف دوڑا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

صاحب ہم نے اس کی کھال تک ادھیڑ دی مگر یہ کوئی بہت ہی ڈھیٹ "

ہے۔۔" بہت انسپکٹر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولا تھا ولی نے

اس آدمی کو دیکھا جو زمین پر اوندھے منہ پڑا تھا غنی زمین پر بیٹھا

پھر یکدم گھٹنا زمین پر ٹیکا کر اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑ لیے۔۔

بول کہاں لیکر گیا تھا؟" وہ اس کے بال ہاتھوں سے سختی سے جکڑ کر شدت "

سے دھاڑا تھا ہاتھوں کی نسیں پھول گئی تھیں چہرہ حد درجہ سرخ ہوا تھا

۔۔۔۔

"صاحب میں نہیں جانتا میں نے کچھ نہیں کیا۔۔"

یکدم اپنا گھوٹنا اسکی گردن پر رکھ گیا جس سے مقابل بلبلا اٹھا تھا۔۔۔

میں اندھا ہو؟؟؟فوٹیج میں تم تھے نورے کو لیکر تم گئے ہو کالج سے بول

"کہاں چھوڑا ہے؟

وہ دھاڑا اور پے در پے اس کے سر پر مکے مارے تکلیف کے مارے وہ آدمی یکدم بے ہوش ہوا تھا۔۔۔۔

ولی جنونی بنا اسے مارے جا رہا تھا وہاں کے اہلکاروں نے اسے چھڑوایا تھا

انجانی جگہ پر اسکی آنکھیں کھلی تھی وہ اپنے اس پاس دیکھتی یکدم خوف سے سمٹ کر بیڈ کی پوشت سے چپکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

!!ولی۔۔۔۔

اسکے لبوں سے بے ساختہ ولی کا نام نکلا مگر وہ کیسے آتا یہاں ہوتا تو آتا۔۔۔۔

"کہاں ہوں میں ماں سا۔۔۔۔۔؟

وہ چیخی تھی آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہوا تھا۔۔۔۔

"ارے میری چڑیا اٹھ گئی تو۔۔۔۔؟

اچانک ہی کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا وہ کوئی مرد تھا جو زنانہ کپڑے ملبوس کیے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

چہرے پر عجیب و غریب میک آپ تھا نورے اسے دیکھ کر سہم سی گئی تھی اتنے عرصے میں سکھایا ہوا ولی کا اعتماد ایک پل میں اڑان بھر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"کو۔کون ہو تم۔م۔مجھے کیوں لائے ہو یہاں۔۔۔۔؟"

سہمی گھبرائی ہوئی سی نورے ٹوٹے سے الفاظوں میں ہمّت جتا کر بولی تھی ۔۔۔۔

میں کون ہوں تجھے معلوم ہو جائی گا ابھی تو یہ کپڑے پہن چپ چاپ ورنہ " یہ کام میں خود بھی کر سکتی ہوں؟"۔۔۔وہ گھٹیا پن کی انتہا کو پہنچا تھا۔۔

وہ اس کے آگے سرخ رنگ کا بھاری جوڑار کھتا وارن کر گیا نورے کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا جو وہ بغیر ولی کو بتائے گاڑی میں بیٹھ کر نکل گئی تھی آنسوں تیزی سے بہنے لگے تھے وہ آدمی پلٹ کر جا رہا تھا نورے نے پاس

رکھی ٹیبل سے واز اٹھایا تھا پھر یکدم اسکے سر پر پوری قوت سے مارا تھا وہ چکرا کر رہ گیا تھا گویا خون کا فوارہ یکدم پھوٹا تھا

خون دیکھ کر نورے کے ہاتھ لرز گئے تھے وہ اچانک سے بھاگی تھی روم سے باہر مگر یہ کیا باہر کا تو گویا منظر ہی الگ تھا ادھر کی دنیا جیسے نورے کی دنیا سے بلکل الگ تھی۔۔۔۔

یہاں وہاں لڑکیاں سجی سنوری گھوم رہی تھی ان کے لباس دیکھ کر نورے کو ہی شرم آئی تھی وہ یہاں وہاں دیکھتی اپنے یونیفارم کا دوپٹہ ہاتھ میں سختی سے جکڑے یہاں وہاں بھاگتی اس سے پہلے ہی کسی نے اسکا بازو جکڑا تھا۔۔۔۔۔

"ارے تم نئ آئی ہو یہاں ؟؟۔۔۔۔؟"

ایک نشے سے جھولتا آدمی اسے حواس بھری نظروں سے دیکھتا بے ڈھنگے انداز میں قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ وہ چیخی چہرہ یہاں کی غلاظت دیکھ کر سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

چوبارہ ہے یہ یہاں اتنا نخرہ جچتا نہیں سمجھی۔۔۔"اس آدمی نے یکدم اسے خود سے قریب کر کے غرا کر کہا نورے اسے خود سے دور کرتی ہلکان ہوئی تھی۔۔

اس لڑکی کو پکڑو ملکہ بائی کا کوٹھا ہے یہ جانے نہیں دینا۔۔۔"ایک عورت" وہی سے چیخی لال ساڑی پہنے اس پر بھاری بھری ہار اور کانوں میں بوندے پہنے چہرے پر بھر بھر کے میک اپ کریں نورے کو یک دم بازو سے جکڑ گئی ۔۔۔۔۔۔

نورے سر پر گویا آسمان توٹا تھا دل پھٹنے کے در پر تھا وہ اس وقت ایک کوٹھے پر تھی۔۔۔یہی سوچ اسے ادھ موا کر گئی تھی۔۔۔

صاحب تم نے پکڑ لیا ورنہ ابھی بھاگ جاتی یہ سونے کی کان۔۔۔" وہ اسکے نقوش دیکھ کر ایک ادا سے اسکے چہرے پر ہاتھ پھر کر بولی

نورے کو کراہیت ہوئی تھی۔

"چھوڑو مجھے مجھے جانا ہے چھوڑو۔۔۔" وہ رو کر بولی بھیگی کالی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی بکھرے بال اسکی حالت کا پتا دے رہی تھی

اس عورت نے یکدم اسکے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔

"چپ کر جا بولا نا جالیلہ لیجا کر تیار کرا سے اور تو ہاتھ نہیں اٹھانا اس پر ۔۔۔" وہ آدمی یکدم آگے آکر بولا تو وہ ہنس پڑی

"چلیں صاحب آج رات یہ اپکی بس تیار کروا دوں میں ذرا اسے۔۔۔۔"

وہ نورے کے مردہ ہوتے وجود کو گھسیٹ کر لیجا رہی تھی۔۔اس کی روح بری طرح تڑپ رہی تھی۔

وہ بس کسی مورت کی طرح خاموش بیٹھی تھی اپنے اللّٰہ سے ہزاروں دعائیں کرتی اندر سے سسک رہی تھی

اللّٰہ موت ہی دیں دے آج یا اللّٰہ ولی کو بھیج دیں۔۔۔"۔"
وہ نم آنکھوں سے چاروں طرف دیکھتی فرار ہونے کا راستہ دیکھ رہی تھی مگر اس وقت وہ گویا بے بس ہوئی تھی دروازہ بند تھا باہر سے کوئی کھڑکی بھی نہیں تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر روی تھی۔۔۔

لال رنگ کی ساڑی اس کے وجود پر زبرستی لادھی گئی تھی چہرے پر میک اپ تھا جسے وہ رو کر خراب کر چکی تھی۔۔۔۔

اس شاندار کمرے کا دروازہ کھولا تھا اچانک اور وہی آدمی اندر داخل ہوا

مجھے جانے دو اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔" وہ یکدم ہاتھ جوڑتی رو کر بولی اس" آدمی نے گہری نظروں سے مقابل کو دیکھا۔،۔۔

"پہلے اپنے حسن کا دیدار تو کروادے اسی آفت لگ رہی ہے یقین کر۔۔۔۔"

نہیں ہاتھ نہیں لگانا۔۔۔" اسے آگے بڑھتا دیکھ وہ تڑپ کر بولی تھی۔

ولی بات سن۔۔"غنی نے نم لہجے میں بولا اسے اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر افسوس ہوا تھا بھیگی سرخ آنکھیں چہرے پر دنیا بھر کی تھکان بھینچے جبڑے وہ سچ میں تڑپ رہا تھا اسکی روح ہی نہیں تھی اسکے پاس وہ کیسے سکون سے رہتا

۔۔۔۔۔

غنی میں مر جاؤں گا میری نورے لا دو۔۔"وہ آنکھیں بند کریں گاڑی کی سیٹ سے سر ٹیکا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمّت مت ہار بات سن سامنے دیکھ۔۔ُغنی نے اس کا رخ سامنے بنے روشنی سے جگ مگ کرتے لاہور کے ریڈ لائٹ ایریا کی طرف اشارہ کیا ولی پتھر کا ہوا تھا گویا نہیں اسنے سر نفی میں ہلایا یہاں میری نورے نہیں ہو سکتی وہ سختی سے بولا۔۔۔۔۔۔

غنی گاڑی سں نکل کر باہر آیا اور ولی کی طرف کا گیٹ کھولا۔۔۔۔۔۔

"پورا لاہور چھان دیا ہے ہم نے ولی ہمّت کر دیر نہیں کر۔۔۔"

نہیں غنی م۔ میں مر جاؤنگا میں نہیں جاؤنگا یہاں نہیں ہوگی۔۔" وہ ٹوٹے بکھرے لہجے میں وہ کہیں سے بھی بزنس مین نہیں لگ رہا تھا اسکا دل چیخ چیخ کر بول رہا تھا مگر اس کے قدم جم گئے تھے گویا وہ نہیں بڑھا پا رہا تھا قدم چل تو پولیس بھی پہنچ رہی ہے غنی کھینچ کر لے گیا تھا اسے۔۔۔۔۔

وہ لوگ جیسے ہی اندر داخل ہوئے تو کافی لڑکیاں ان سے آ چپکی ولی نے انہیں خود سے دھکا دیں کر دور کیا۔۔۔۔۔

ارے کرم نوازی ہم پر بھی کردو آج تو سب اس حسن کی ملکہ کا سن کر یہی "آ گئے ہیں۔"اس لڑکی کی بات سن کر ولی کا دل دھڑکنا بھولا تھا غنی کا بھی سانس اٹک گیا تھا۔۔۔۔

کہاں ہے وہ لڑکی ابھی۔۔۔۔؟"۔

غنی نے اس لڑکی سے نرمی سے پوچھا ابھی مطلب تھا وہ چاہ کر بھی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو سیٹھ کے ساتھ اوپر ہے ارے ہاتھ ہی نہیں آ رہی تھی کسی کے وہ" لڑکی۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولی۔

"اور آؤ تم کو ملکہ بائی کے پاس لے چلوں۔۔ "

وہ لڑکی بول کر آگے بڑھی غنی نے ولی کو اوپر کا اشارہ دیا اور خود لڑکی کے ساتھ چل دیا۔۔۔

ولی اپر آیا تو بہت سے کمرے تھے وہ ایک ایک کو کھولتا مگر وہاں بس کچھ لڑکیاں تھی وہ آگے بڑھتا گیا تیزی سے کے ایک تیز آواز نے اسکے قدم روکے۔۔

" میرا نکاح ہوا ہے مت کرو ایسا دور رہو "
وہ تڑپ کر رو رہی تھی چیخ رہی تھی۔۔۔۔۔

ولی نے دروازے کو لات مار کر توڑا تھا آگے کا منظر دیکھ کر اسکا دل ڈوبا تھا ایک ہی جست میں وہ اس آدمی کو پرے کر گیا۔

لڑکی کا چہرہ اسنے اب جا کر دیکھا تھا نورے اپنے سامنے ولی کو دیکھ کر ہوش میں آئی فوراً اٹھتی وہ ولی کے سینے سے لگی تھی اسکا کانپتا ہوا وجود ولی کو دھکتے ہوئے انگاروں پر کھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس آدمی پر برس پڑا تھا تجھے زندہ نہیں چھوڑو گا وہ اسے لاتو سے مکو سے بے تحاشا مار رہا تھا۔۔۔۔۔۔

غنی ولی کے پیچھا کرتے ہوئے آیا تھا سامنے نورے کو صحیح سلامت دیکھ کر جان میں جان آئی مگر دوسری طرف ولی کو ایک آدمی کو مارتا دیکھ بوکھلا گیا تھا

۔۔۔۔

ولی چھوڑا سے تو جانور کو لیکر اسکی حالت نہیں ٹھیک غنی نے اسے ہوش دلایا"

تو وہ آخری ٹھوکر اس آدمی کو مارتا نورے کی طرف آتا یکدم اسے اپنی بانہوں

میں بھر گیا اسکی حالت ایسی تھی کے دو سیکنڈ اور کھڑی ہوتی تو یقیناً زمین بوس ہو جاتی۔۔۔۔

چاروں طرف سے پولیس اس جگہ کو گھیر گئی تھی وہ پیچھے کی سائیڈ سے نورے کو لیکر نکلا سامنے ہی غنی کا مینجر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا نظر آیا

سر جلدی کریں یہ جگہ سیو نہیں۔۔"۔"

ولی جلدی سے بیک سیٹ پر نورے کو اندر لئے بیٹھا وہ فورن گاڑی تیزی سے آگے بڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔

نورے کو ولی اپنی گود میں لئے بیٹھا تھا توقع کے این مطابق نورے ہوش کھو چکی تھی۔۔۔۔

میں رات دن یہ دعا کرو۔

تیرے لئے میں جیو مروں

ولی اسکا ساڑی میں لپٹا وجود اپنے کوٹ سے دھک گیا تھا دل بے دھنگ انداز میں دھڑک رہا تھا

اگر آج وہ دیر کر دیتا تو کبھی خود سے بھی نظریں نہیں ملا پاتا رات کے چار بج رہے تھے ہر سو خاموشی تھی ولی نورے کے نقوش میں کھو گیا تھا۔۔۔

میری روح کا سکون ہو تم سکون روح ہو تم آج کا دن کیسے کس طرح گزارا" ہے میں نے یہ میں جانتا ہو تڑپ کر رہ گیا تھا میں اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا تھا اسے پروا نہیں تھی کوئی اسے دیکھ رہا ہے یا نہیں۔۔۔۔

گاڑی چلاتا احمد رشک بھری نظروں سے دونوں کو دیکھا تھا۔

گاڑی حویلی کی طرف جارہی تھی آج سب کچھ سامنے انے والا تھا

گاڑی حویلی کے باہر اکر رکی ولی نے اسے لیکر باہر نکلنا چاہا مگر وہ جاگ گئی تھی اسکی آنکھوں میں ایک خوف تھا ولی جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔۔۔۔

" کسی سے ڈرنا نہیں ہے میں ہوں ساتھ تمہارے "

وہ گھمبیر تا سے کہتا اسے لئے اندر داخل ہوا جہاں سب لاؤنج میں ہی مل گئے۔

نورے!! بانو بیگم تڑپ کر آگے بڑھی۔پر ولی نے انہیں آگے

ب-ڑھنے سے روک دیا۔

بانو بیگم نے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا جس کے چہرے پر سرد پتھریلے تاثرات تھے۔آنکھیں سرخ انگارہ تھی۔

"ولی کہاں تھی یہ؟؟ کہاں سے ملی،بتاؤ میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔"

اسکی ماں نم آنکھوں سے پوچھتی ہلکان ہوئی تھیں۔

دادی کا تنفر بڑھنے لگا تھا۔۔

"کوٹھے پر سے لایا ہوں۔۔۔"

اس وجود نے گویا سب کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا۔ایک جامد خاموشی سب پر طاری ہوئی تھی۔

"کیا! کیا بولا کوٹھے سے؟"

ہاں کوٹھے سے۔۔۔"اس کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔"

تو۔۔۔تم اس کو یہاں لیکر کیوں آئے ہو اسی وقت جلا کیوں نہیں ڈالا "

"۔۔۔ارے یہ لڑکی ناپاک ہو گئی ہے۔

دادی کو جیسے موقع ملا تھا۔

یہ لڑکی کو ایک رات پوری گھر سے باہر رہی ہے ناجانے کس کے ساتھ منہ " کال کیا۔کیسے ممکن ہے اب یہ اس حویلی میں رہ سکے۔۔۔۔ارے تیرے نکاح میں ہوتے ہوئے اس نے خیانت کی۔۔اسے تو زندہ جلا دینا چاہیے۔۔۔بلکہ

"سنگسار کردو۔۔۔

انکا چہرہ بے تحاشا لال ہو رہا تھا۔جبکہ بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے زندہ دفن کردیں۔۔

نورے کا دل تڑپا تھا۔۔اپنا نازک وجود اس مضبوط لمبے چوڑے وجود کے پیچھے چھپاتی وہ بری طرح کانپ رہی تھی۔ایک دم جیسے نڈھال ہوئی۔

جبکہ ان کے الفاظ کے اس وجود پر تیزاب کی مانند لگتے اسکی روح کو چھلنی کر رہے تھے۔وہ یک دم دھاڑا۔

بسس!!! اس کی دھاڑ پر دادی کی چلتی زبان رکی تھی۔۔"

بہت ہوا۔آپ ہوتی کون ہیں؟ اسے سنگسار کرنے والی جلانے والی آپ" عورت ہو کر اتنی شدید نفرت کا اظہار کیسے کر سکتی ہیں وہ بھی ایک بے ضرر لڑکی سے۔۔جس کی ذات نے کبھی آپ کو نقصان نہیں پہنچایا۔۔

وہ خونخوار نگاہوں سے ان کو دیکھتا سب کچھ ختم کرنے کے در پر تھا۔

ولی کیا بول رہا ہے؟؟ دادی سا کی حالت بری ہوئی۔ امید نہیں تھی کہ وہ اب بھی اس کا ساتھ دے گا۔

"وہی بول رہا ہوں جو کہنا چاہتا تھا۔۔ بیوی ہے یہ میری عبدالولی ملک کی بیوی نورے عبدالولی۔۔ اس کے کردار کی گواہی میرے علاوہ کوئی نہیں دے سکے گا۔۔ اور آپ کان کھول کر سن لیں،، اگر اب اس لڑکی کو آپ نے ذرا بھی نقصان پہنچایا تو بھول جاؤں گا میں کہ آپ لوگوں سے میرا کوئی رشتہ بھی ہے۔۔"

لہجے میں آگ سی لپک تھی چہرہ حد سے زیادہ سرخ ہو گیا تھا جو اس شخص کے ضبط کا پتا دے رہا تھا۔۔

جاتا جاتا وہ ایک پل کو ٹھہرا۔۔۔۔

آپ نے گھر کی بہو اپنے پوتے کی بیوی میرے بابا کی بیٹی کو کوٹھے کی زینت بنا کرا اچھا نہیں کیا آج سے میرا آپ سے کوئی طلوق نہیں آپ کے دو روپے کا خرید املازم سب بتا گیا ہے مجھے گلی کے نوکڑ پر بھی کوئی اکیلے بچی ہوتی ہے نا عورت کوئی اسے دیکھے تو گھر تک چھوڑ کر آتی ہے بچی کسی غلط ہاتھوں میں نا جائے مگر اپنے انتہا کری ہے خالدہ بیگم۔۔۔۔۔

وہ دادی سا سے خالدہ بیگم پر آیا تھا یہ مقام دادی سا کے لئے مرنے والا تھا ان کی آنکھیں اچانک نم ہوئی تھی نورے کو ولی اپنے ساتھ اپر لیجا چکا تھا

۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی سا کی آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئی تھی دادا سا یاور ملک کا آج ہاتھ اٹھا تھا جو انہیں زندہ در گور کر گیا تھا۔۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اتنا گر جاؤ گی تم سوچا نہیں تھا میں نے۔۔"وہ غیض و غضب ہوئے دھاڑے تھے بانو بیگم کو احد ملک لے گئے تھے وہ آج کچھ نہیں بول سکتے تھے انکی ماں نے آج انسانیت سے گر کر کام کیا تھا۔

وہ روم میں اتے ہی اسے بیڈ پر بیٹھا تا واش روم میں گھس گیا تھا۔۔۔۔۔

نورے نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

اسکا دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا اس وقت وہ کیا کرتی دل تھا کے ولی سے دور ہونے پر تیزی سے دھڑکا ہی جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر سمت کر بیٹھی ولی کا کوٹ اتار کر پاس رکھا تو خود کو اس ساڑی میں دیکھ کر آنکھیں میچ گئی۔

ولی ٹاول سے بال رگڑتا ہوا باہر آیا تو سامنے نورے کو دیکھ کر اس کے حواس سلب ہوئے تھے۔۔۔

قدم قدم چلتا وہ نورے کے پاس اکر بیٹھا۔۔۔

"کیوں گئی تھی اس ڈرائیور کے ساتھ ؟؟؟؟۔۔۔؟"
وہ خفگی سے بولا تو نورے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

اسنے بولا حویلی سے ماں سا نے لینے بھیجا ہے جبھی میں بیٹھ گئی۔۔پر وہ مجھے" وہاں۔۔۔"وہ سوں سوں کرتی اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔ولی نے فوری اسے حصار میں لیا۔

"ولی اگر تم نہیں آتے تو میں مر جاتی پلیز مجھے کبھی مت چھوڑنا۔۔"

ولی کے گرد اپنے بازو کو مضبوطی سے بندھ کر وہ روتے ہوئے بول رہی تھی ۔۔۔۔۔۔

جبکہ ولی اسے اپنے پاس محسوس کرتا سکون بھر رہا تھا اپنی رگ و پے میں

ششش!!!بس۔۔"

Zubi Novels Zone

اب رونا نہیں۔۔اُسے اپنے سامنے کرتا آنکھیں دیکھا کر بولا تو نورے کی" شکل پھر سے رونے والی ہو گئی۔۔۔

ولی ایک دم اس پر جھکتا اپنی سانسیں اس کی سانسوں سے الجھا گیا اسکے عمل میں اس قدر شدت تھی کے نورے پھڑ پھڑا کر رہ گئی اسے دور کرنا چاہا مگر ولی پر اس قدر خمار طاری تھا کے وہ نورے کو فراموش کر گیا۔۔۔۔

ول۔ولی کیا کر رہے ہو پلیز مجھے سانس نہیں آ رہی۔۔۔"نورے ولی کے" ذرا دور ہونے پر بوکھلا کر بولی تھی سانس پھول گئی تھی دل شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

آج نہیں رو کو آج تمہارا ولی بہت ٹٹ کر بکھر گیا ہے اسے تمہاری ضرورت" ہے نور پلیز۔۔۔۔۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسکا بدلہ ہوا لب ولہجہ نورے کو پسینے سے بھگو گیا تھا

آنکھیں حیا سے جھک گئی تھی لب لرز گئے تھے دل پسلی توڑ کر باہر انے کے در پر تھا۔۔۔۔۔

نورے پر اپنی شدتیں لوٹاتا نورے کو بے حال کر گیا تھا تمام راہ فرار بند ہوئی تھی وہ فرار پا کر بھی اسی کے سینے میں پناہ لی تھی۔۔۔۔۔

اسے اپنے رنگ میں رنگتا معتبر کر گیا تھا دونوں ایک دوسرے سے عشق کرتے تھے ایک بے انتہا اور ایک انتہا سے بڑھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔

دو محبّت کرنے والے آج مل گئے تھے دیدار یار ہوا اور محبوب سیراب ہو جائی ایسا تو ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

میں نے تیرا نام دل رکھ دیا، میں نے تیرا نام دل رکھ دیا۔۔۔۔۔۔

اسکی کان کی لو پر لب رکھتا محسور کن انداز میں بولا تھا سرخ ہوتا چہرہ اور سرخ ہوا تھا پل میں۔۔۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔

یہ منظر یونیورسٹی کا ہے جہاں آج اورینٹیشن ڈے ہے۔ ہر نیو سٹوڈینٹ پریشان اور نروس دکھائی دے رہا تھا ایک لڑکوں کا گروپ تھا جو بہت کول نظر آرہا تھا جن میں سے ایک تھا

"The Only One Abdul Ghani Malik"

بھوری آنکھیں جن میں مغروری ہی ہر وقت رقص کرتی تھی اسکے لب و لہجے میں ایک مٹھاس تھی مگر تکبر ہی تکبر ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔

"حسینہ کہاں چلی۔۔۔؟

وہ سب لوگ کینٹن میں بیٹھے تھے جب ایک لڑکی ان لوگوں کی ٹیبل کے برابر سے گزرتی ہوئی گئی۔۔۔۔

وہ لڑکی یکدم رکی حیرانی سے اسکو دیکھا اپنی چادر درست کرتی کندھے سے واپس جانے کے لئے بڑھی۔۔۔

حسینہ نیو ہو تم؟؟؟"۔

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا تو وہ تذبذب کا شکار ہوتی وہاں سے پر تولنے چاہے مگر وہ چٹان بنا کھڑا تھا سامنے

راستہ چھوڑو میرا۔۔۔"وہ ان بھوری آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑ کر" بولی۔۔۔۔۔

چادر میں لپٹی لڑکیوں میں بھی اتنا کونفیڈینس واہ بھائی؟"۔۔۔۔
وہ ہنس پڑا اسکے دوست بھی اب قریب آئے تھے کینٹن میں بیٹھی کئی لڑکیاں لڑکے حیرانی سے اس گھمنڈی انسان کو دیکھا جو کسی کو موڑ کر دیکھتا نہیں تھا آج ایک اتنی سی لڑکی کے آگے کھڑا بلا وجہ کی بحث کر رہا تھا۔۔۔۔۔

غنی نے اپنے دوستوں کو قریب آتا دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا تھا وہ تقریباً بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلی تھی پیچھے وہ لب دبا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

افففف یار تم بہت لکی ہو زہرہ یہ لڑکا کسی کو منہ نہیں لگاتا واہ یار آج بلا وجہ" تمہیں وہ روک گیا راستے میں لگتا ہے بندہ مر مٹا ہے۔۔" اسکی دوست قہقہ لگا کر بولی تھی۔۔۔۔۔۔

اففف کتنا فضول بولتی ہو تم۔۔" زہرہ اسے پرے کرتی اپنی بکس کھول گئی"

۔۔۔۔۔

یار سینئر ہے ہمارا اچھا ہوا ہماری ہیلپ ہو جائے گی۔" عنایا اپنی ہی دھن" میں بولی۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

فیشن ڈیزائننگ میں لڑکے حد ہے۔" زہرہ منہ بنا کر بولی تو اسکی دوست نے" منہ بنایا۔۔۔

بہت بورنگ ہو تم چلو کلاس میں چلیں۔۔"وہ اسے لئے آگے بڑھ گئی تھی"
زہرہ بھی بکس بند کرتی بیگ اٹھا کر اس کے پیچھے گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی کلاس کی جانب بڑھ ہی رہی تھی کے اپنے پیچھے اسے دوبارہ آتا دیکھ کر زہرہ کی بس ہوئی تھی

کیا مسلہ ہے کیوں تنگ کر رہے ہیں آپ؟"وہ چیخ کر بولی تھی آس پاس سے"
جاتے سٹوڈنٹس ایک پل کو روکے پھر غنی کی گھوری پر چلتے بنے۔۔۔۔۔

زیادہ چیخو نہیں بس دوستی کرنی ہے مجھے"۔۔۔"
دوستی؟اسے آچھنبا ہوا
"ایسے کیسے ہو سکتا ہے تمہیں مجھ سے ہی دوستی کیوں کرنی ہے؟ "

زہرہ اٹس نارمل وہ بس دوستی کا بول رہا ہے۔۔"آرام سے بات کرواسکی" دوست نے ہلکی آواز میں زہرہ کے کان میں کہا تو وہ ابرو اچکا کر دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

"تم دونوں کرتی رہو کھسر پھسر میں جا رہا ہوں۔۔وہ تپ کر بولتا پیر پیٹ کر چل دیا۔۔۔۔

پیچھے دونوں کو حیران چھوڑ کر۔۔

آج سے تم اس گھر سے باہر نہیں نکلو گی بہت دے دی میں نے تمہیں" آزادی سانس بھی اب تم میری مرضی سے لو گی ایک ایک لفظ میری اجازت سے بولو گی سمجھی تم۔۔۔"شدید غصے سے غرایا مقابل کی اشتعال انگیزی پر اسکی ڑیڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔۔

"اب ایسی کیا موت آگئی جو یہ سب کر رہے ہو؟"۔۔۔۔۔۔؟؟وہ تڑخ کر بولی

یادرکھو تم میری بیوی ہو اور یہ بھی یادرکھو آج تم زندہ ہو تو صرف میری" وجہ سے ورنہ آج بھی میں وہی ہوں جو پہلے تھا اپنی چیز کسی کے قریب برداشت نہیں کرتا پھر تم تو بیوی ہو۔۔"حد سے سوا ہوتا غصہ پل پل وہ اس کی گرفت میں تڑپ رہی تھی آب آخری بار تھا یہ آب تم نہیں جاؤ گی باہر اسی گھر میں بند رہو گی

تم "پاگل" ہو گئے ہو مجھے زندہ مارنا چاہتے ہو؟" روتی ہوئی وہ سانس روکے "
ہوئے چیخی۔

میرا نام تمہارے نام کے ساتھ جڑا ہے میں تمہیں اپنا نام خراب کرنے "
نہیں دونگا میری عزت پر بات نہیں آنی چاہیے اگر ایسا ہوا تو میں تمہاری جان
" خود نکالوں گا۔

اس دھان پان سی لڑکی کو وہ جبڑے سے پکڑ کر بیڈ پر دھکا دے چکا تھا۔

آہ۔۔۔۔۔۔

چھوڑو ظالم

تم حد سے بڑھ گئی ہو۔۔" وہ اس پر جھکا دھاڑا تھا دماغ کی رگیں پھول چکی تھی "
۔

اچانک اسے اپنے سر میں زور سے کچھ لگا تکلیف اس کے چہرے پر دیکھائی دی
اس کے منہ پر سے گرفت ڈھیلی ہوئی

چہرے پر تلخ مسکراہٹ واضح ہوئی وہ مسکرایا تھا۔

روتے ہوئے اسنے مقابل کے بہتے خون کو دیکھا پھر اپنے ہاتھ گویا سینے میں دل دھڑکنا بھول گیا ہو

وہ نفی میں سر ہلاتی باہر بھاگی تھی مقابل بیڈ پر اپنا سر تھامے بیٹھ گیا تھا

آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے رحم بن جا چکی تھی۔۔

عدن بھاگتی ہوئی اس کے فلیٹ سے نکلی تھی آنکھوں میں آنسوں سے دل شدت سے دھڑک رہا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا اسکو وہ کیا کرے؟۔۔۔۔۔۔

غنی اسے اپنے ساتھ مال سے کھینچ کر لایا تھا اپنے اور ولی کے فلیٹ میں جہاں وہ دونوں یونیورسٹی کے دوران رہتے تھے۔۔۔کومل کو وہ بھیج چکا تھا ڈرائیور کے ساتھ

مگر آب عدن کا دل بے قابو ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
لالہ اوپر وہ زخمی ہو گیا ہے آپ دیکھیں جا کر پلیز عدن نے ایک بزرگ چوکیدار کو کہا تو وہ اوپر کی جانب بڑھے۔۔۔۔

عدن اس کے پاس سے جاتے رکشہ پکڑ کر اس میں سوار ہو گئ

آج آگر تم وہ سب نہیں کرتے تو میں بھی آج یہ سب کبھی نہیں" کرتی۔۔۔" اپنے بہتے آنسوں اپنی ہتھیلی میں جزب کرتی دل ہی دل میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔

تمہیں اب کوئی کام نہیں ہے جو دن بھر میرے سر پر سوار رہتے ہو" "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کہاں یار آب تو سارے کام تم سے شروع تم پر ختم ہے" وہ ایک ادا سے کہتا" اسکے برابر میں آن بیٹھا

چیپ ڈائیلوگز۔۔۔۔"۔

فقط ایک فقرا کہہ کر وہ منہ پھیر گئی

رانیہ تمہارا یہ سب کب تک چلے گا؟" شمس نے اسکا بازو اپنی آہنی گرفت" میں لے کر کہا تھا رانیہ نے کچھ نہیں کہا اس کا غصے سے بھرا چہرہ دیکھ کر وہ خاموش ہی تھی۔۔۔۔۔۔

شمس یکدم اسے اپنے اوپر کھینچ گیا تھا رانیہ ایک دم سے شمس کے چوڑے کشادہ سینے میں اچھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔بال بکھر کر چہرے پر آئے تھے ۔۔۔۔دل دھڑکا تھا۔۔۔۔۔اتنے دن بعد مقابل کے قریب آکر اس کی رگ و پے میں سکون اترا تھا۔۔۔۔۔۔۔لیکن وہ جتانا نہیں چاہتی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیوں میرے دل کو دکھا رہی ہو؟۔۔۔ہلکا دھیما سا بھیگا لہجہ رانیہ کے وجود" میں یکدم سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔۔ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئی تھی ۔۔۔۔۔

تمہارا دل ہی بہت دغا باز ہے۔۔"اسکی بولتی آنکھوں سے اپنی نم نگاہیں" چراتی بے رخی سے گویا ہوئی۔۔۔۔تو مقابل کی گرفت یکدم اسکی کمر پر سخت ہوئی تھی۔۔

تم نے اب تک صرف میرا پیار دیکھا ہے اگر میرے جنون کو ہوا دی تو بہت" کچھ غلط ہو جائے گا اس لئے خیال رکھو اس بات کا۔۔۔۔۔۔"ایک پل میں ہی وہ اسے اپنے آپ سے دور کر گیا تھا اس بے رحم کا اتنی بے رخی سے دور کرنا اس نازک سی لڑکی کو تڑپا گیا تھا۔

!!شمس۔۔۔۔

مقابل کی نم آواز محسوس کر کے وہ آنکھیں میچ گیا تھا وہ کب چاہتا تھا اسے رولانا۔۔۔۔

شمس اسے ایک دم سے جا کر خود میں بھینچ گیا تھا۔آنسوں آنکھوں سے نکل کر اس کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے اسکا پر حدت وجود اور لرزتا جسم اسکے سخت بخار کی نشاندہی کر کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی گردن پر لب رکھتا اسے سختی سے خود میں چھپا گیا تھا۔۔۔۔۔۔کمر کے گرد بازو باندھتا اسے پورے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"کچھ نہیں بولوں بہت تیز بخار ہو رہا ہے ورنہ مزید طبعیت خراب ہو گی۔۔" چلو روم میں اسے اپنی بانہوں میں بھرے اپنے اور رانیہ کے مشترکہ روم کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

موری آجاؤ کھانا کھالو بانو بیگم روم میں آئی تو نورے انہیں بیڈ پر بیٹھی"
ہوئی ملی۔۔۔۔

جی امی سا آ رہی ہو وہ بیڈ سے اٹھ کر ان کے پاس صوفے پر جا بیٹھی

کیا ہوا ہے صبح سے روم میں بند بیٹھی ہو۔"۔۔انہوں نے
مصنوعی گھوری سے نوازا۔۔۔۔

۔نہیں امی ساوہ تو بس۔۔۔ایسے ہی" وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں بولی"
۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اچھا چلو کھانا کھالو۔۔۔"وہ دادی ساکی کی وجہ سے اسکی جھجھک سمجھتی ٹال"
گئی۔۔۔

ولی صبح سے ہی ادھر مردان خانے میں دادا سا(یاور ملک) کے ساتھ مصروف
تھے۔۔۔۔۔۔۔

ولی کافی دیر بعد واپس آیا تو ان دونوں کو باتوں میں مصروف پایا۔
آہمم۔۔۔بڑی باتیں ہورہی ہے؟"ولی کی شوخ سی آواز سنتی نورے سمٹ"
سی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تمہاری بیوی کو سیکھارہی تھی شوہر کو قابو کرنے کے گن۔"بانو بیگم لب
دباکر بولی۔۔۔۔

ارے وہ سب ٹھیک ہے آپ سیکھالو مگر وہ کیا ہے نا میری بیوی اتنی شرمیلی" ہے آپ سب سیکھادو گی میرے آگے اسکو شرمانے سے فرصت نہیں۔۔"

وہ کن انکھیوں سے نورے کو دیکھتا شرارت سے بولا بانو بیگم نے ولی کے کان مڑوتی ہنس پڑی۔۔

میری بیٹی کو تنگ نہیں کرو۔۔۔"اپنے پیچھے چھپی نورے کو خود سے لگاتی" پیار بھری ڈانٹ پیلایي تو نورے سرخ ہوتی ان کے کندھے سے لگ گئی

۔۔۔۔۔۔

امی سا آب میں کل نکلوں گا اجازت دیں۔۔"ولی انکی گود میں سر رکھتا" اداسی سے بولا۔۔۔۔۔

"جہاں رہوں خوش رہو اور کچھ نہیں چاہیے بس ملنے آتے رہنا اب۔۔۔۔"

"ہاں میں آپکو لینے آجایا کروں گا پھر ہم ساتھ رہا کریں گے۔۔۔۔"

بس اپنے شوہر کو بتا دینا آپ" ولی ہنس کر بولا تھا"

بس زیادہ شوخے نہیں بنو آب میں جا رہی ہوں کھانا کھاؤ دونو اور سو جاؤ"

"۔۔۔

بانو بیگم تائید کرتی چلی گئی۔۔

امی سا کی بہو کیوں لال ہو رہی ہے میں نے تو کچھ نہیں کیا اب تک؟؟"وہ"

سرگوشیانہ بولا۔۔

بت بتمیز ہیں آپ۔۔ شکر ہے انہوں نے سنا نہیں۔۔"نورے منہ بنا کر"

بولی جب کے چہرہ ابھی تک دہک رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا۔۔" وہ لاپرواہ بنا۔۔ جبکہ نورے اسے گھور کر "
جانے لگی۔

جاناں میری ادھر آؤ کل تمہارے ولی کا دل بند ہونے کے در پر تھا اگر دل "
بند ہو جاتا تو تم کیا کرتی۔؟" وہ اسے اپنے حصار میں لیا بولا تو نورے کا دل
دھڑکنا بھولا تھا۔۔۔۔
"اسی لیے اگر تم کو محسوس نہ کرتا تو سچ میں مر جاتا۔۔۔۔۔۔ "
بس نا آپ کو کیا ہو گیا ہے ایسے نہیں بولیں۔۔۔" وہ مقابل کے سینے سے "
لگتی روہانسی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

توکل والی بدتمیزی ہو جائے پھر سے ؟" وہ سنجیدگی سے بولا مگر رونے کی "
وجہ سے نورے کا سرخ ہوتا چہرہ اسے قہقہ لگانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا پرندے بھی اپنے اپنے گھو مسلوں سے نکل کر آسمان کو چھو رہے تھے اور ایک وجود اس گھر میں اکیلا ہر چیز سے لاپرواپڑا تھا آنکھوں میں رتجگے کی سرخی تھی چہرے پر آنسوں کے مٹے مٹے نشان تھے

۔۔۔۔۔۔

"تمہیں دکھ کیوں ہو رہا ہے اسے درد دے کر؟؟۔۔"

اپنے کے سامنے کھڑی وہ خود سے سوال گو تھی۔۔۔۔

مجھے نہیں معلوم مجھے کیوں تکلیف ہو رہی ہے مگر میں بہت زیادہ اذیت میں ہوں۔۔۔۔۔۔"

آنکھوں سے آنسوں ایک بار پھر نکلے۔۔۔۔۔

عدن کو اسکا سر پھوڑنے کے بعد جو تکلیف ہوئی اسکا درد نہیں تھا درد یہ تھا کے اب وہ کومل کے ساتھ ہو گا یقیناً۔۔۔۔

"تم صرف اب میرے ہو کہیں کا نہیں چھوڑو گی تمہیں۔ جا کر دکھاؤ اب اس منحوس کے پاس۔۔ کیونکہ اب میرا تم سے نکاح ہو چکا ہے۔ پہلے اگر تم اس کے پاس جاتے تو مجھے پرواہ نہیں تھی، پر اب تم عدن کے صرف عدن کے۔۔" وہ اپنا چہرا ہاتھوں سے صاف کرتی سختی سے بولی تھی آئینے میں دیکھ کر خود سے۔۔۔۔۔۔۔

!!ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ کا مسلہ کیا ہے آپ کیوں سب کی نظروں میں مجھے گرا رہے ہیں سب مجھے عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں پلیز آپ مجھ سے دور رہیں۔۔"

زہرہ روز روز غنی کو اپنے آگے پیچھے گھومتا دیکھ اکتا کر بولی تو مقابل سنجیدہ ہوا۔۔۔

"او تم کینٹین تک بتاتا ہوں میں۔۔۔۔
زہرہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ چل دی تھی اسکا ایک سمیسٹر کمپلیٹ ہو گیا تھا اور جیتا غنی سر پر سوار ہوا تھا اس کی وجہ سے زہرہ بے تحاشا تنگ ہو گئی تھی۔۔۔

ریڈ کلر کے کیجوئل سوٹ پہنے سر پر دوپٹہ اوڑھے کندھوں پر کالی چادر چڑھائیں وہ سادگی میں بھی بہت حسین لگ رہی تھی گہری کالی آنکھیں غنی کا دل نجانے کیوں اسے دیکھ کر زور سے دھڑکتا تھا۔۔۔۔۔

اب بولو بھی؟" زہرہ چڑ گئی تھی کب سے وہ سامنے چیئر پر بیٹھا اسے تک رہا تھا ۔۔۔۔

ہاں تو بات یہ ہے زہرہ تم مجھے جانتی ہو میں کوئی ایرا غیرا لڑکا نہیں میرے "بھائی کو بھی جانتی ہو تم۔۔۔

ہاں تمہارا بھائی اچھا ہے مگر تم؟" وہ چپ ہوئی تھی آنکھیں گھما کر غنی کو دیکھا

تم بہت مغرور ہو کسی کو اپنے آگے کچھ نہیں سمجھتے۔۔"زہرہ سنجیدگی سے" بولی تو غنی نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

مجھے نا اپنے آگے پیچھے دس لڑکیاں پسند نہیں مجھے تم الگ لگی ہو کچھ بس اتنا" چاہتا ہوں تم بھروسہ کر لو مجھ پر میں تمہارے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں "۔۔۔۔۔

غنی نے گویا زہرہ کے سر پر دھماکہ کیا تھا آنکھیں ابل کر باہر آگئی تھی۔دل بے قابو ہوا تھا جیسے۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو میں تم سے شادی نہیں کرونگی۔۔۔"وہ ہلکی آواز میں" یہاں وہاں دیکھ دانت پیس کر بولی۔۔۔۔۔

وہ تو کرنی پڑے گی میں غنی ہوں اور جس کو میں چاہتا ہوا سے حاصل کر کے " رہتا ہوں کسی دوسرے کا سایہ بھی برداشت نہیں کرتا۔۔" وہ لب باہم بھینچے آنکھوں پر چشمہ چڑھا کر چیئر سے اٹھا۔۔۔۔۔۔۔

زہرہ وہی سن سی ہوئی بیٹھی رہ گئی تھی دل ودماغ میں ایک جنگ چلی تھی گویا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غنی یہ کیا ہوا ہے سر پر؟" گھر میں داخل ہوتے غنی کو دیکھ کر کومل " فکر مندی سے گویا ہوئی سر پر بندھی پٹی جس پر ہلکا سا لال نشان تھا۔۔۔

وہ چلتا ہوا صوفے پر آ بیٹھا۔

ہوا کیا ہے بتاؤ گے کچھ ؟" وہ کچھ چڑ کر بولی۔۔ "

کچھ بھی نہیں ہوا۔۔" وہ بس یہی بول پایا وہ کیا بتاتا اسے۔۔۔۔"

"اچھا تم اور وم میں ریسٹ کرو۔۔۔"

نہیں ابھی مجھے ریسٹ کرنے کی نہیں تمہاری ضرورت ہے۔۔" آنکھیں" بند کیے وہ اسکی گود میں سر رکھ گیا۔۔۔۔

کومل نے لب بھینچ کر ضبط سے آنکھیں بند کی

تمہیں کچھ ہوا ہے بہت بکھرے ہوئے لگ رہے ہو ایسا کبھی نہیں دیکھا " میں نے تمہیں؟" بات بدلتی وہ سنجیدگی سے بولی۔۔۔۔

صحیح بول رہی ہو دل پر چوٹ لگی ہے خیر لگی تو بہت پہلے تھی مگر گھاؤ تازہ" ہو گیا ہے۔" وہ مدھم لہجے میں پھیکی ہنسی ہنس کر بولتا اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

کومل اسکے قریب ہوتی چہرہ ہاتھوں میں بھر گئی

" پلیز پریشان نہیں ہو تم "

غنی اسکے قریب انے پر مقابل کی کمر میں حصار باندھ گیا تھا۔

لب اسکے لبوں سے الجھاتا بہک گیا تھا اسقدر سختی سے وہ مقابل کے لبوں پر جھکا تھا اسکی سانس اکھڑنے لگی تھی اسے اپنی گود میں بیٹھاتا اسکے سرخ ہوتے بھیگے ہونٹ دیکھنے لگا جو لرز رہے تھے۔

"تم نشہ ہو میرا میں تمہارے بنا سچ میں مر جاتا جیسے ہمیشہ مجھے سمیٹ دیتی ہو آج بھی سمیٹ دو" اسکی دودھیا گردن پر جابجا لمس چھوڑتا اسے مدہوش کر گیا تھا گھمبیر بھاری لہجہ تیز رفتاری سے چلتی سانسیں کومل تیزی سے اسکے لبو پر لب رکھ گئی۔۔۔

"I am only yours "

اسپر جھو کے مقابل کے شرٹ کے بٹن کھولے تھے وہ صوفے پراسے لٹاتا اپنی محبّت لوٹارہا تھاوہ سچ میں چاہتا تھا محبّت کرتا تھاکومل سے انکی چاہت محبت الفت کی گواہ اس گھر کے در و دیوار تھے۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

عدن اب اپنے گھر رہے گی؟"۔۔۔۔

شمس نے پوچھا۔۔۔

مجھ سے زیادہ آپ کو معلوم ہوگا۔"رانیہ ٹرخ کر بولی تو شمس لب بھینچ لیے۔

"کب تک جاری رہے گا یہ سب آج بتادو؟"وہ کچھ سختی سے گویا ہوا اس کے بے رخی وہ کب تک برداشت کرتا۔۔۔

رانیہ خاموش ہوگئی تھی شمس نے اسکی خاموشی شدت سے محسوس کی تھی ان کا رشتہ ہر بڑھتے دن کے ساتھ نازک ہوتا جارہا تھا۔۔۔

"آؤ ہم باہر چلتے ہیں۔۔۔"

باہر؟ پر کیوں۔۔۔؟

آئس کریم کھانے سچی رانیہ خوشی سے بولی تھی تو وہ ہاں میں سر ہلا گیا دل تھوڑا پر سکون ہوا تھا وہ مسکرائی تھی آج اتنے دنوں بعد۔۔۔۔

میں اپنی شال لیکر آرہی ہوں۔ ہم چلتے ہیں"

۔"وہ خوشی سے بولی تھی اوکے ڈارلنگ میں کار نکالتا ہو باہر تم او جلدی وہ کہتا باہر چل دیا اور رانیہ روم میں شال لینے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

میری آئس کریم اچھی نہیں تم اپنی دے دو۔۔۔" وہ اپنی آئس کریم" تقریبن ختم کر چکی تھی شمس جو کھا کم رہا تھا اور اسے دیکھ زیادہ رہا تھا اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔۔۔۔

میں کھلا دوں ؟۔۔۔

رانیہ اسے دیکھتی ہلکے سے اثبات میں سر ہلا گئی تو شمس نے سپون بھر کر اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

Zubi Novels Zone

منہ کھولتی وہ آرام سے کھا رہی تھی لبوں کے کنارے پر تھوڑی سی کریم لگی تھی شمس کو اسے دیکھ کسی چھوٹی سی بچی کا گمان ہوا جو ناراضگی میں بھی پاس ہی رہتی اپنوں کے۔۔۔

ایک دم سے اسکی کمر کے گرد اپنے ہاتھ باندھتا اپنے قریب کر گیا کپ وہ گاڑی سے باہر پھینک چکا تھا۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تمہاری آئس کریم میں نے کھالی تو تم آب مجھے کھاؤ گے ؟" وہ منہ بسورتی اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی دور ہونے کی کوشش کرنے لگی ۔۔۔۔

"تم جتنا مجھے تنگ کر رہی ہو نا آج کل سب کے بدلے لونگا ایک بار میری ڈول آجائے میری گود میں۔۔" وہ اسکے ہاتھوں کو جکڑتا اسے بے بس کر گیا تھا۔۔۔۔

"ڈول نہیں میرا پرنس آئیگا اور پھر تمہیں بتاؤں گی میں۔"

شمس نے اسے خاموش کرایا تھا لبوں پر لگی کریم اسنے اپنے لبوں سے صاف کی تھی رانیہ کے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی اسے خفگی سے دیکھتی مقابل کی گردن پر اپنے دانت گاڑے تھے۔۔۔

اففف جنگلی بلی کیا کر رہی ہو لو و بائٹ بھلا ایسے نہیں دیتے" وہ اسپر جھکا" شرارت سے بولا۔۔۔۔۔۔

زرا شرم حیا نہیں تم میں ہم گاڑی میں ہض اور تمہیں یہ سب کرنے سے" فرصت نہیں۔۔وہ دور ہوتی اسے لٹھ مار انداز میں بولی تو وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا وہ سچ میں بھول گیا تھا

دانت توڑ دونگی گاڑی چلاؤ یار۔۔۔" وہ سرخ ہوتی جھنجھولا گئی تھی"

۔۔۔۔۔

"آہم آہ ہمیں دیکھ رہا ہوں کچھ لوگ مجھ معصوم ہنڈسم سے بندے سے چھپے چھپے سے پھر رہے ہیں۔۔" وہ لب دبا کر شرارت سے گویا ہوا نورے جو بیڈ سے اپنے کپڑے سمیٹ رہی تھی اسکی شوخی بھری آواز پر پزل ہوئی تھی۔۔

میں تو نہیں چھوپ رہی۔۔" وہ منہ بنا کر خفگی سے بیڈ پر بیٹھ کر بولی۔۔۔"

ولی اس کے برابر میں بیٹھتا اسکا موی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ گیا

"اچھا چلو مان لیا نہیں شرما رہی۔"

میں شرما بھی نہیں رہی۔۔" وہ دانت کچکچا کر بولی صبح سے ہی ولی نے اسے" تنگ کر رکھا تھا وہ شرماتی گھبراتی اس سے چھپتی پھر رہی تھی۔۔۔۔

"میری معصوم بھولی بھالی چھوٹی سی بیوی رحم کرو مجھ پر۔۔" اتنا وہ اسپر جھکتا اسکی ناک سرخ کر گیا۔۔۔ "میں نے کیا کیا ہے پیچھے تو ہوں۔۔"۔۔وہ حیا سے سرخ قندھاری جھنجھلا کر بولی

تم شرماتی نہیں ہو ناں۔۔ مجھ سے۔۔" وہ لب دبا کر بولا پھر دوسرا گال بھی" سرخ کر گیا۔۔۔ نہیں! مقابل کے سینے پر ہاتھ دھرتی بوکھلا کر بولی

۔۔۔"پھر تورات کی طرح تمہیں سرخ کرنے کا انتظام کرنا چاہیے" مجھے وہ شوخ ہوتا اسکو سن کر گیا۔۔۔

میں رو دوں؟

یہی چاہتے ہو نا تم؟" وہ معصوم منہ بناتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی اس وقت اور کوئی جگہ نہیں تھی جہاں اسکو جائے پناہ ملتی۔۔۔

ولی کا بے ساختہ قہقہہ نکلا تھا اسکی معصوم نورے اسے پل پل اپنا دیوانہ کر رہی تھی اسے خود میں سموتا بیڈ پر لیٹا تھا۔۔

اگر آپ تم نے مجھے نہیں چھوڑا تو سچ میں رو دوں گی میں۔۔" وہ اسے اپنی بھوری آنکھوں سے گھورتی بولی تو ولی اسے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھنے لگا۔۔۔

بھرم چیک کرواس لڑکی کا۔۔" وہ بڑبڑایا"
مگر نورے سن چکی تھی۔۔۔
یہ بھرم بھی تو میرے ولی نے مجھے دیا ہے نا۔۔" وہ مقابل کے دل کے" مقام پر لب رکھتی اسے سرشار کر گئی تھی اسکے بالوں میں اپنا چہرہ چھپایا۔۔۔۔

دونوں خاموش تھے اس خاموشی میں دونوں کے دل تیزی سے دھڑک رہے تھے کمرے کی معنی خیزی ولی کے جذبات کو ہوا دے رہی تھی مگر اس خاموشی کو نیچے سے آتیں شور کی آوازوں نے توڑا تھا دونوں ہی بوکھلا کر نیچے بھاگے تھے۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

غنی یہ کیا طریقہ ہے کون ہے یہ لڑکی کون ہے وہ جو اسے جانوروں کی طرح حویلی لیکر آیا تھا اتے ساتھ ہی سامنے داداسا یعنی یاور ملک اور احد ملک سامنے تھے آنکھوں میں بے تحاشا غصہ تھا دونوں کے پیچھے عدن ریڈ شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھی۔۔۔۔

بیوی ہے میری اور یہ یہی رہے گی۔۔وہ جو اپنے آپ کو چھڑوانے کی تنگ ودو میں تھی اس راز سے غنی کو پردہ اٹھاتا دیکھ وہ پتھر کی ہوئی تھی گویا بانو بیگم حیران ہوتی سب دیکھ رہی تھی پھر غنی کی گرفت سے عدن کو آزاد کروایا آج پہلی بار وہ غنی کو غصہ سے گھور رہی تھیں۔

زبردستی کیوں لائے ہو اسے یہاں؟"ابھی کوئی کچھ بولتا بانو بیگم کی سنجیدہ" آواز سب کو سکت کر گئی تھی ولی نور سے حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے

بیوی ہے میری جو چاہو کروں میں۔۔"وہ بولا تو اس کے انداز میں کہی سے" بھی ندامت نہیں نظر آرہی تھی

چٹاخ !!

انکا ہاتھ اٹھا تھا آج تک انہوں نے اسے ڈانٹا بھی نہیں تھا مگر آج اسکی حرکت نے انکی تربیت پر انگلی اٹھائی تھی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

غنی نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا عدن کی آنکھیں نم تھی وہ جو پہلے ہی گھبرا گئی تھی آب اور زیادہ ڈر گئی تھی نورے سہم کر ولی کے پیچھے چھوپ گئی تھی۔۔۔۔

ولی کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہوئے۔

غنی تھوڑی دیر بعد ہم سے آکر اکیلے میں ملو۔۔"دادا سا کی کڑک آواز پر" سب ہوش میں آئے وہ تن فن کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا مگر عدن کو لیکر آنا نہیں بھولا تھا آخر اسی کی وجہ سے اسکی ماں نے پہلی بار ہاتھ اٹھایا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈارلنگ سو سوری آج میں انے والی تھی مگر اس کی وجہ سے نہیں" آسکی۔۔"وہ نرم شیریں لہجے میں کال پر کسی سے مخاطب تھی آگے سے کی گئی بے باک بات پر وہ ہنسی تھی۔۔

دھاڑ کے ساتھ دروازہ بند کرتا وہ لہو رنگ آنکھوں سے مقابل کو گھور رہا تھا عدن کا سانس اٹک گیا تھا اسکا یہ روپ تو اسنے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

تم سمجھتی کیا ہو خود کو تمہاری وجہ سے میری ماں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔""" اسکا بازو مڑورتا مقابل کو خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا جنگلی وحشیوں کی طرح تم مجھے اٹھا کر لائے ہو اس دن" سر پھاڑا تھا سکون نہیں آیا جو ایک بار پھر لے آئے ہو مجھے۔۔"وہ بھی حلق کے بل چلا کر بولی تھی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔اور دھڑکن بے ترتیب۔۔۔

"تمہیں اس زخم کے بدلے میں تڑپا کر رکھ دوں گا صرف تمہیں حق نہیں مجھے تڑپانے کا۔۔"وہ تلخی سے گویا ہوا تھا عدن نے بے تاثر چہرے سے اسے دیکھا سوچ کر بولو مجھ سے ورنہ ماضی کا ایک ایک پنّا تمہارے منہ پر نوچ نوچ کر ماروں گی شدید ضبط سے وہ لب بھینچ کر بولی۔۔۔۔۔

"تم کیا ماضی میرے منہ پر مارو گی میں ماروں گا اور ایسا ماروں گا کے تمہیں ہوش ہی نہیں آئے گا اب جو رشتہ ہے ناوہ صرف نفرت کا ہے نکاح تو بس بہانہ تھا جان بچانے کا ورنہ میں تم سے کبھی شادی نہیں کرتا دیکھنا بھی پسند

نہیں کرتا۔۔۔"آگ کی سی لپک تھی دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے مگر ایک دوسرے سے بہت دور ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔

ارے اتنی نفرت ہے تو طلاق دو یہاں کیوں لیکر آئے ہو میں کونسا مر رہی "ہوں تمہارے ساتھ رہنے کے لئے۔۔۔؟

طلاق تو میں آب تمہیں مر کر بھی نہیں دوں گا آب تم صرف میری" دسترس میں ہو سارے راستے تمہیں مجھ تک ہی لائیں گے۔۔"اسکی کمر میں بازو ڈالے اپنے اور نزدیک کیا تھا یہاں تک کے اسکی سانس تک عدن کا چہرہ جھلسا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھ سے دور رہو۔۔"وہ حواس کھوتی گھبرا کر بولی تھی"
"آہ جنگلی انسان۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکی گردن پر اپنے دانت گاڑتا عدن کو تڑپا گیا تھا۔۔۔

"تمہاری سانسیں چھین لونگا آب کسی کے گلے بھی لگی تو۔۔۔"

اس نے غنی کو دور دھکیلا اور گردن کو مسلا تھا۔ جہاں اس نے اپنی درندگی دکھائی تھی۔

گھٹیا انسان۔۔۔ میں تمہارے حکم کی غلام نہیں۔" وہ چیخی تھی۔ جبکہ غنی" دوبارہ اس کے پاس آیا۔

"میری ہی غلام ہو تم۔۔ اور اب یہی رہو گی۔"

تم اپنی دو ٹکے کی بیوی کو لاؤ یہاں مجھے کیوں لائے ہو۔۔" وہ دھاڑی تھی" گویا۔۔

"mind your language baby"

اسکا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچے سرخ آنکھوں سے کھا جانے کے درپر تھا۔

"کیا ہوا؟"

برا لگ رہا ہے تمہاری بیوی کو بولا میں نے ایسا؟؟"

تو میرے سو کالڈ ہسبنڈ تم دو ٹکے کے ڈیزائنر ہو اور تمہاری بیوی دو ٹکے کی ماڈل تو جوڑی بری نہیں ہے۔۔" ویسے وہ اسکی پل پل بڑھتی سخت گرفت میں تڑپتی چہرے پر جلا دینے والی مسکراہٹ نے غنی کو خاک کیا تھا ذلت سے چہرہ سرخ ہوا تھا ایک دم سے اسے بیڈ پر ڈھا کہ دیتا اسکے شولڈر تک آتے سلکی بالوں کو اپنی آہنی گرفت میں لیا تھا اپنا منہ اتنا ہی کھولو جتنا برداشت کر سکو وہ درد سے کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

چھوڑو پلیز۔۔" مقابل کی آنکھیں نم غنی کو نظریں چرانے پر مجبور کر گئی" تھی۔

ایک دم سے وہ دور ہوا تھا اس سے وہ چاہ کر بھی اسے تکلیف نہیں دے پا رہا تھا
۔۔۔۔

آئندہ منہ سمبھال کر بات کرنا آخری بار بول رہا ہوں۔۔" سخت لہجے میں " اسے ساکت کر گیا تھا

اب اس گھر سے سوچ کر نکلنا ورنہ تمہاری جان نکال دونگا۔" وہ سائیڈ ٹیبل " سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس بھرتا بولا۔

جبکہ عدن خاموش تھی بولنے کی صلاحیت گویا مفلوج ہوئی تھی وہ ابھی تک اس کے لمس کو محسوس کر کے ہوش میں نہیں آ پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ جا چکا تھا مگر وہ گم سم سی بیٹھی تھی دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آ جائیگا۔۔۔۔۔

لاؤنج میں سب خاموش بیٹھے تھے حویلی میں ایسا سناٹا کبھی نہیں ہوا تھا آج ایسی خاموشی تھی کے اس حویلی کے در و دیواروں کو بھی ہول اٹھ رہے تھے

ولی!! یہ سب کیا کرتا پھر رہا ہے؟" یہ دادا سا کافی دیر بعد کچھ بولے تھے

دادا سا میں خود کچھ نہیں جانتا یہ پاگل ہو گیا ہے۔۔"ولی بے بسی سے بولا"

لب بھینچ لئے تھے ابھی تو اسکے دوسرے نکاح کا حویلی میں پتا نہیں تھا کسی کو اگر پتا چل گیا تو کیا ہو گا یہی سوچ ولی کو ہلکان کر رہی تھی نورے خاموشی سے بانو بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی جبکہ دادی سا کل سے اپنے کمرے میں بند ہو کر رہ گئی تھی۔-----

السلام علیکم !!

حال میں غنی کی گھمبیر آواز گونجی۔۔

آو بہت بڑا معرکہ مارا ہے جو سلام ٹھوک رہے ہو۔۔"ہمیں احد ملک سیکھ"

پا ہوتے چلا اٹھے تھے۔

بابا سائیں بولنا چاہتا ہوں کچھ۔۔"غنی نرم لہجے میں بولا وہ جانتا تھا اسنے غلط"

کیا ہے مگر وہ غصے میں لے تو آیا تھا آب سمجھ نہیں آرہی تھی کیا بولے۔۔۔

Zubi Novels Zone

ہاں بولو تمہارے ہی انتظار میں ہیں ہم بتاؤ کیسے نکاح کیا۔۔۔

بھاگ کر؟"

زبردستی؟

"یا کوئی اور بہانا ہے؟؟؟

اب کے یاور ملک بولے تھے انتہائی غصے سے وہ ضبط سے دھاڑے تھے چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

نہیں۔ نہیں دادا کیا بول رہے ہیں آپ؟" غنی تو یکدم بوکھلا گیا تھا"
پھر اپنا بتاؤ کیا کیا ہے تم نے؟" آب کے احد ملک بولے تھے۔۔۔"

بابا سا نکاح ابھی نہیں کیا کافی دن ہو گئے ہیں" دھیمی آواز میں اسنے سب"
کے سر پر بم پھوڑا ولی نے تاسف سے اپنے بھائی کو دیکھا

اگر نکاح کرنا تھا تو ہم کو بتا دیتے ہم کروا دیتے شادی۔۔" یاور ملک دانت"
پیس کر بولے۔۔۔۔۔

دادا خوشی سے نکاح نہیں کیا ہم نے شوٹ پر گئے تھے اور۔۔۔۔۔۔

جیسے جیسے غنی بتاتا گیا سب کے منہ آنکھیں کھولتی گئی تھی۔۔۔۔

"داداسا جھوٹ بول رہا ہے یہ لڑکی اسکی یونیورسٹی کی ہے اور اسنے یونی میں بہت ہنگامہ کیا تھا سارے ڈرامیں ہیں۔" اسکے ولی نے گویا سارے جنم کے بدلے ایک ساتھ ہی غنی سے لیں لئے اسے لگ رہا تھا یہ سب کہانی بنا رہا ہے غنی اس لئے وہ حقیقت آج بتا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غنی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا پھر داداسا کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا جبکہ یاور ملک غصے سے پھٹنے کے درپر تھے چہرے کے مساموں سے پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔۔۔۔۔۔

" بہت ہوا ڈرامہ غنی"

"داداسا میری سن تو لیں میں سچ بول رہا ہوں۔

" انکل جی یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔۔"

اوپر سے عدن سیڑ یاں اترتی ہوئی نیچے آئی چہرہ پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔

انکل جی اس نے مجھ سے بدلہ لینے کیلئے کیا ہے یہ سب۔۔"عدن دادا سا" کے آگے آتی نم لہجے میں بولی جبکہ سب پر سکتا طاری ہوا تھا جیسے۔۔۔۔

غنی نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھی دل کیا ابھی کے ابھی عدن کو زبان کھینچ لے مگر وہ اس وقت بے بس تھا۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ارے کیسے لے گا یہ بدلہ کونسا بدلہ ہماری بہو ہو تم ہاتھ لگا کر دیکھائے یہ" " ہاتھ نہیں کاٹ دوں اس ناہنجار کا۔۔
مصنوعی آنسوں اپنے پور سے سمیٹتی ہچکیاں لیں رہی تھی۔
آنکھوں میں ایک چمک تھی وہ جیت کی چمک تھی غنی کو مات دی تھی اسنے اگر اس گھر کے مکین اس کے ہو گئے تو وہ اچھے سے مقابلہ کر سکتی تھی غنی سے

غنی اس کی ایکٹنگ پر عش عش کر اٹھا تھا بابا سا جھوٹ بول رہی ہے یہ اور کوئی بدلہ کچھ نہیں ہے آپ لوگوں کو میں ایسا لگتا ہوں وہ غصے سے جھنجھولا گیا تھا

ارے دو تھپڑ پڑیں گے ابھی تم کو دفع ہو جاؤ یہاں سے ارے تماشا ہے کیا یہ"

"سب اگر مرضی نہیں تھی نکاح میں تو دو طلاق ابھی۔۔۔۔۔۔۔

احد ملک سخت آواز میں سب کو خاموش کروا گئے۔۔۔۔

عدن کا سانس اٹکا تھا گویا۔۔۔

جبکہ غنی نے نفی میں سر ہلایا

ناممکن ہے چھوڑوں گا نہیں۔۔"اسکو سرخ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھرتا اپنے"

دونوں مضبوط بازو سینے پر لپیٹ گیا

کوئی طلاق نہیں ہو گی شادی ہے مذاق نہیں اب نکاح کیا ہے تو نبھاؤ۔ غنی" سے کوئی بھی مسلہ ہو تو میں حاضر ہوں۔" دادا ساعدن کے سر پر ہاتھ رکھتے نرم لہجے میں بولے۔

جاؤ سب اپنے اپنے کمرے میں کل طے کرتے ہیں۔۔ ولی اور نورے کے" ولیمہ کے ساتھ غنی اور۔۔۔۔

نام کیا ہے بیٹا تمہارا؟" وہ پر شفقت لہجے میں بولے

"! عدن

بہت پیارا نام ہے۔۔" غنی ابرو اٹھا کر سب دیکھتا رہا جبکہ ولی کو گھورنا وہ" نہیں بھول رہا تھا۔۔۔

آؤ بیٹا تم میرے ساتھ۔۔" بانو بیگم آگے بڑھتی نرم رویہ اختیار کرتی بولی"

عدن ان کے ساتھ ہمقدم ہوئی تھی دادا سا بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھے اور احد ملک بھی۔۔۔۔

تمہارا خون واجب ہے مجھ پر آج"۔۔۔۔۔آنکھوں میں گھولتی سرخی" مقابل کے ضبط کا پتا دے رہی تھی۔۔۔۔"خون آج واجب ہے زہرہ پر وہ خون آج کر دے تمہارا"۔۔۔۔۔ولی سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔"ویسے عزت کا جنازہ نکل گیا ہے خون وہ کر چکی سمارٹ گرل"۔۔۔۔۔۔قہقہہ لگاتا وہ غنی کو سر تا پیر جلا کر خاک کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

!!ولی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چیختا اس کے پیچھے بھاگا مگر وہ اوپر چڑھتا اپنے کمرے میں گم ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

پیر پٹکتا وہ حویلی سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ایسے کیوں آرہے ہو بھاگ کر؟"۔۔۔۔۔۔بھاگتا نہیں تو غنی پکڑ"

لیتا وہ ہنستا ہوا بیڈ پر بیٹھا۔۔۔۔۔۔

نورے ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تم جانتے ہو اس لڑکی کو؟"نورے کچھ سوچ کر بولی ولی جو جھک کر اپنے "

شو لیس کھول رہا تھا نورے کے سوال پر اسکے لب بھی مسکرا دیئے۔۔۔۔۔۔

"ہاں جی جانتا ہوں یونیورسٹی میں تھی ادھر سے ہی جانتا ہوں۔۔۔۔"

مگر یہ تو ڈراموں میں آتی ہے۔۔"نورے ایک بار پھر الجھن کا شکار ہوئی"

۔۔۔۔۔

ہاں یہ اب ڈراموں میں فلموں میں سب میں آتی ہے۔۔"اسکے دونوں" مومی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے سمجھایا تھا اسے۔۔۔۔

نورے نے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔۔

دروازہ نوک ہونے پر ولی نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے عدن کھڑی تھی ۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

واہ بڑے بڑے لوگ ہمارے دروازے پر۔۔"ولی ہنستا ہوا اسے چھڑ گیا" ۔۔۔۔

زیادہ ہنسی نکل رہی ہے تمہاری۔"عدن گھورتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔۔"

نورے نے بغور عدن کو دیکھا شارٹ شرٹ پہنے نیچے کھولا فلیپر پہنے وہ پر کشش نظر آرہی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہنس ہنس کر نجانے کون کون سی باتیں کر رہے تھے نورے کو اپنا آپ بے معنی لگا تھا بیڈ کی پشت سے ٹیک لگاتی وہ دونوں کو دیکھتی رہی

ولی مجھے تمہارا موبائل چاہیے کال کرنی ہے ایک میرا موبائل مس ہو گیا" ہے۔۔"عدن نے اپنے انے کا جواز پیش کیا۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔"وہ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتا اسے پکڑا گیا وہ موبائل" لے کر جا چکی تھی وہ واپس آیا تو نورے کو گم سم سا پایا۔۔۔۔

نورے !!!

کیا ہوا ہے؟"اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا پریشانی سے پکارا وہ آنکھیں زمین پر گاڑے رہی۔۔۔۔

ادھر دیکھو نور۔۔۔"اسکا چہرہ اپنی دو انگلیوں کی مدد سے اپنی جانب کیا" ۔۔۔آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تو ان آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

ولی تو تڑپ گیا تھا۔۔۔ان آنکھوں میں اسے کہاں برداشت تھے آنسو ۔۔۔۔۔"کیا ہوا ہے نور ے کیوں رو رہی ہو؟"۔۔۔۔ایک کے بعد ایک آنسو بے مول ہوتا دیکھ وہ اسے اپنے قریب کر گیا۔

یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ یہاں سے"۔۔۔اس کے سینے پر ہاتھ رکھے دور" کرنا چاہا۔۔۔

کیا بول رہی ہو یہاں نہیں آؤں گا تو کہاں جاؤں گا میری جان۔۔۔؟"۔وہ" بے چارگی سے بولا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم بول رہے تھے تمہاری یونیورسٹی میں پڑھتی تھی پھر باتیں تو ایسے کر" رہے ہو جیسے پتا نہیں کتنی پرانی دوست ہو"۔۔۔اسکی زبان سے شکوہ پھسلا تھا۔ولی آنکھیں کھولے نورے کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا تھا ۔۔۔۔۔اسے نہیں معلوم اسکی نورے اتنی شدت پسند ہو گی۔۔۔۔۔۔لب مسکراہٹ میں ڈھلے دل سرشار ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ تو غنی کی وائف ہے نا؟"۔۔۔۔۔ولی نے بولا تو نورے نے خفگی سے" اسے دیکھا۔۔۔۔
ایسے نہیں دیکھو۔۔"وہ دھیمے مگر بھاری لہجے میں بولا نورے کی پلکیں لرز" کر جھک گئی۔۔۔۔
پھر کیسے دیکھوں خود تم نے مجھے بولا تھا کالج میں کسی لڑکے سے بات بھی" نہیں کرنا اور خود دیکھوں ہنس ہنس کر اس سے بات کر رہے تھے۔۔ش وہ

سوں سوں کرتی اسکے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ مارتی جل کر بولی۔۔۔۔ولی نے لب دبا کر اسے دیکھا اپنے سینے سے لگائے وہ اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔۔۔۔

"نورے اتنا جان لو نورے ولی سے ہے۔۔۔۔۔"

ہاں میں جانتی ہوں نورے ولی سے ہے اور تم بھی جان لو ولی صرف نورے کا ہے۔۔"اسکے سینے پر تھوڑی ٹکا کر وہ معصومیت سے بولی ولی کو توٹ کر پیار آیا تھا نورے پر۔۔۔۔

میرا دن شروع نہیں ہوتا اپنی نورے کو دیکھے بغیر تمہاری دید ضروری ہے۔۔"ان آنکھوں جزب سے بولتا نورے کو سرخ کر گیا تھا
۔۔۔۔۔لبوں نے آنکھوں کو چھوا تھا دل تیزی سے دھڑک اٹھا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

"غنی میں تمہیں برا سمجھتی تھی مگر تم ہو نہیں تم اچھے ہو۔۔۔۔"

وہ سر ہلا کر اقرار کر گئی تھی۔۔

"سچ میں اچھا ہو شکر یقین تو آیا۔۔۔

زہرہ کھلکھلا کر ہنسی تھی وہ ہمیشہ اسے اپنی فضول باتوں سے ہنسا دیتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ اس وقت یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھے تھے جہاں جہاں عدن اسے اکیلے ملتی وہاں وہاں غنی اس کے پیچھے پہنچ جاتا تھا۔۔۔۔۔

زہرہ میرا تم سے ایک مطلب ہے جبھی اچھا بنا ہوا ہوں میں۔۔۔"وہ منہ پر معصومیت طاری کرتا آنکھیں پٹپٹا کر بولا۔۔۔۔۔

زہرہ نے خفگی سے اسے دیکھا پھر اپنا بیگ کندھے پر ڈالا۔۔۔۔

"مجھے پسند ہو تم۔۔۔۔"

اور یہ کب ہوا؟"وہ ابھی مذاق سمجھ کر ہنسی تھی۔۔۔۔۔

زہرہ میں سچ بول رہا ہوں پیار محبت نہیں پتا مجھے مگر تم ضروری ہو میرے لئے۔۔۔۔۔۔"

زہرہ کا دل شدت سے دھڑکا تھا خود پر قابو کرتی فقط وہ اتنا بولی تھی۔۔۔۔۔

"میرے گھر رشتہ بھجو میں اپنے بابا سے بات کر لو گی۔۔۔۔۔"

غنی نے حیرت سے اسے دیکھا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا دل کی مرادا تنی جلدی پوری ہو گی سوچا نا تھا۔

💔! عدن_غنی_ماضی

ہر طرف سٹوڈنٹس کی گہما گہمی نظر آرہی تھی وہ اس رش سے گزرتی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھی سر پر بندھا حجاب اور کاندھوں پر ڈلی شال وہ پر

وقار سی لگتی تھی تھی سیاہ آنکھیں جو ہمیشہ چمکتی رہتی تھیں۔۔ان میں آج کچھ زیادہ ہی چمک تھی۔

کب سے انتظار کر رہا ہوں تم ہو کے آب آئی ہو" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔۔۔"

وہ اچانک ہی نمودار ہوا تھا زہرہ گہری سانس لیکر رہ گئی

میں اپنے وقت پر آئی ہوں جانب شاید آپ جلدی آگئے ہیں۔" آنکھیں" دیکھا کر بولی۔۔۔۔

تمہارا تو مجھے ہر پل خیال رہتا ہے ہر پل یاد آتی ہے اسی لئے جلدی آگیا دیدار" ہی ہو جائے آپکا۔۔" خفگی سے بولتا اسے گھورا۔۔۔۔۔

دیوانہ ہونے کو کس نے کہا تھا اتنا؟" وہ ہنس کر بولی ساتھ وہ بھی قہقہہ لگا کر" ہنسا۔۔۔

چلو آب لیٹ ہوں میں کلاس ہے میری۔۔" وہ اب کے خفگی سے بولی۔۔"

"زہرہ سنو۔۔

زہرہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

میں نے بھائی کو بتادیا ہے"۔۔۔۔ "

چہرے پر ایک خوشی تھی زہرہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا بتادیا؟؟؟"

"یہی کے میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ "

ارے کیا بول رہے ہو غنی؟"وہ حیران ہوئی اسے نہیں معلوم تھا یہ سب وہ اتنی جلدی کردیگا۔۔۔۔

ہاں اسے بتانا ضروری تھا وہی تو گھر میں بات کرے گا" وہ اس کے ساتھ چلتا" اور بولا

تمہاری بات وہ کرے گا اور اسکی بات تم؟۔۔۔۔ تم لوگوں نے ڈیل تو نہیں "
"کر لی کوئی؟

وہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتی بولی۔۔۔۔

ہاہاہا وہ ولی ہے اپنے کام خود کرتا ہے وقت سے پہلے وہ اپنا کام کر چکا ہے "
"بہت پہلے ہی۔۔

مطلب؟ وہ پہلے ہی سیٹ کر چکا ہے لڑکی جبھی اسنے یہاں کسی کو گھاس بھی "
نہیں ڈالی۔۔" وہ ہنسی تھی اسکی کھنکتی آواز تھی جسے غنی نے اپنے دل میں اتارا
تھا۔۔۔۔

ہاں وہی ہے ایک اسکی ڈول جس کے پیچھے وہ پاگل ہوا پھرتا ہے بچپن سے "
۔۔" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔

تم کیوں منہ بنا رہے ہو؟"آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا۔۔۔"

میرا بھائی بڑا خود پسند تھا مگر آب وہ اپنی ڈول کا دیوانہ ہے یہ سمجھ نہیں"

آتی۔۔۔"

محبّت ایسی ہی ہوتی ہے۔۔"وہ اسکا چہرہ دیکھتی نرمی سے بولی اسکا وجیہہ چہرہ"

دیکھ کر ہی زہرہ کا دل شدت اختیار کرتا تھا۔۔۔۔

ہاں صحیح بولا محبت ایسی ہی چیز ہے۔"

مگر زہرہ محبت میں ذرا سی بھی خیانت ہوناتو وہ محبت جتنے سال پرانی ہو اسی

وقت ختم ہو جاتی ہے یا نفرت میں بدل جاتی ہے۔۔۔۔"

محبت کو دل سے کوئی ختم نہیں کر سکتا اگر سچی محبت ہو گی تو وہ تمہارے دل" سے مرتے دم تک نہیں نکل سکتی۔۔"وہ بھی اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتی سانجیدا ہوئی۔۔۔۔

صحیح کہا تم نے جبھی غنی وہ انسان ہے جو محبت کرے گا غنی اسکا۔۔"

اور جو ریسپیکٹ دیگا؟زہرہ اسکی۔۔۔

یہاں مقابلہ ہو رہا ہے کیا؟۔۔۔نہیں بتا رہی ہو تم کو۔۔۔

چلو چلتے ہیں۔۔۔
"ہاں بہت دیر ہو گئی۔۔۔

دونوں کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔۔جبکہ محبت اداس ہو چکی تھی۔۔اور نفرت یہاں وہاں پھرتی قہقہے لگا رہی تھی جیسے اس کی جیت ہونے والی ہے۔

"زہرہ غنی سچ میں تم سے محبت کرنے لگا ہے؟۔۔۔"
زہرہ کی دوست اسکے برابر میں بیٹھی تھی زہرہ اسکی بات سن کر مسکرائی۔۔۔

"ہاں جانتی ہوں وہ محبت کرتا ہے مگر وہ خود سہی سے واقف نہیں وہ بس یہ کہتا ہے تم جیسی لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی اور مجھے تم دیکھتے ہی پسند آ گئی۔۔"وہ مسکراتی اسکی کہی بات دھورا گئی۔۔۔

"اچھا اور تم؟؟؟۔۔۔۔تم کرتی ہو محبت؟؟؟۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے ؟۔۔۔مجھے لگتا ہے تم اسکی محبت میں پوری طرح ڈوب گئی ہو۔۔"وہ جھلا کر بولی تو زہرہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔

وہ لوگ اس وقت کیفے میں بیٹھے تھے یونیورسٹی کے۔۔۔

ہاں وہ میرے دن کا پہلا خیال اور رات کے خوابوں میں شامل ہو گیا ہے" ہاں اگر اسے محبت کہتے ہیں تو زہرہ عدن دل ہی دل عبد لغنی احد ملک کی دیوانی ہو گئی ہے۔۔اسکا مغرور لب ولہجہ مجھے بے انتہا پسند ہے۔۔۔۔

"اففف زہرہ فلمی ہیروئن۔۔۔۔

اسکی دوست نے چھیڑا۔۔۔

ہاہاہا مجھے ہیروئن نہیں بولو کیونکی میں نہیں ہوں۔۔۔ہو سکتا ہے فیوچر میں" بن جاؤں۔۔"وہ شوخ ہوئی

نہیں لوگ ایسے میرے کردار پر انگلی اٹھائے گیں جو مجھے ذرا بھی برداشت نہیں۔۔

کچھ دور بیٹھا غنی اسے اپنی آنکھوں کے حصار میں لگایا تھا۔۔"اففف یہ لڑکی " کبھی مجھے گھاس نہیں ڈالتی۔اور باقی سب سے ایسے ہنس ہنس کر باتیں۔۔

وہ بڑبڑایا۔۔

ہیرو آگیا ہے تیرا۔۔۔"اس کی دوست نے کہا۔۔"

کہاں ہے؟"زہرہ بے قرار ہوئی۔"

دیکھو۔۔"وہ لائن سے لگی ٹیبلس میں سے ایک کی طرف آنکھوں سے" اشارہ دیا۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر ہاتھ ہلا گئی۔

افففف دیکھ لیا ہاتھ بھی ہلا رہی ہے۔۔"وہ بچوں کی طرح خوش ہوتا اچھلا"

۔۔۔۔

مجنو!۔۔۔۔۔

وہ ایک لقب دے گئی تھی اسے۔۔۔۔۔

کچھ وقت بعد۔۔۔۔

دن برق رفتاری سے گزر رہے تھے غنی جو کے زہرہ سے سنئیر تھا اسکی آج ڈگری مکمل ہو گئی تھی وہ خوش تھا اسکا خواب اب یقیناً پورا ہونا تھا وہ پاکستان کا ٹاپ ڈیزائنر بننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

زہرہ بھی بہت خوش تھی آج وہ اپنے بابا سے غنی کو ملوانے والی تھی۔۔۔۔

سر پر کیپ پہنے وہ سب ٹیچرس اور سٹوڈنٹس کے ساتھ پکچرس لے رہا تھا یہ سب زہرہ دور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسکی آنکھیں مسکرا رہی تھی چہرے کے گرد حجاب بندھا تھا جس میں اسکا پر کشش چہرہ اور پر نور نظر آرہا تھا۔۔۔۔

وہ جو محبت سے اسے دیکھ رہی تھی آنکھوں میں الوہی چمک تھی مگر وہ چمک ماند پڑ گئی سانس ساکن ہوئی تھی۔۔۔۔

آنکھوں میں انسو جمع ہونا شروع ہو گئے تھے دل نے کہا وہ نہیں لیگا اس سے باکس مگر وہ لے چکا تھا سانس رکی تھی جیسے آنکھوں سے گرم سیال نکل پڑا تھا

۔۔۔۔

غنی !۔۔۔۔۔

مجھے تم سے بے انتہا محبت ہے

Wil you marry me!

اسکے آگے زمین پر بیٹھی وہ اسے پرپوز کر رہی تھی غنی ساکت ہوا تھا گویا۔۔

اسکے ہاتھ میں سرخ رنگ کی چھوٹی سی ڈبی تھی اس میں رنگ چمک رہی تھی

۔۔۔۔

غنی اس کے بازو پر ہاتھ رکھتا کھڑا کر گیا تھا ہاتھ سے باکس لیکر بند کیا تھا اور

واپس اسے دے دیا۔۔۔

آس پاس بے انتہا سٹوڈنٹس کا رش بڑھتا جا رہا تھا۔

سوری کومل میں نہیں ایکسپٹ کر سکتا یہ۔۔"وہ نرم لہجے میں اسے ریجیکٹ" کر گیا تھا مگر اس چیز سے بے خبر جس کے لئے اسنے منع کیا وہ اس لڑکی کا دل انجانے میں توڑ چکا ہے۔۔۔۔۔

غنی آئی لو ویو پلیز ایسے نہیں کرو۔۔۔۔"۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ گئی۔۔۔۔"

غنی نے ضبط سے آنکھیں میچ لی ایک دم سے اسکا ہاتھ جھٹک کر وہ سرخ رنگ آنکھوں سے اسے گھورنے لگا وہ ڈر کر دو قدم دور ہوئی آب کوئی الفاظ نہیں تھا کومل کے پاس ہر شخص ادھر کیمرہ کھولے ویڈیو بنا رہا تھا۔

وہ سب کو غضب ناک طریقے سے گھورتا وہاں سے نکلا تھا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھی آنکھیں ڈھندلا گئی تھی سانس اٹک سا گیا تھا سینے میں اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

"زہرہ کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو؟

وہ روتی ہوئی یونیورسٹی سے نکلنے کو تھی مگر وہاں اسکے کلاس فیلو نے بکھری حالت میں زہرہ کو دیکھا تو فوراً اس تک آیا وہ لڑکھڑا کر گرتی اس سے پہلے ہی اسنے سمبھالا۔۔۔

"کیا ہوا ہے زہرہ غنی کہاں ہے۔۔۔؟

وہ اسکا بازو پکڑے سہارے سے کھڑی تھی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

میں کھلونا تھی اس کے لیے۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی ہچکیاں حد" سے سوا ہوئی تھی اس وقت گیٹ پر کوئی نہیں تھا صرف ایک گارڈ تھا جو باہر کھڑا تھا۔۔۔

غنی جو اسے ڈھونڈا ہوا وہاں تک آیا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھیں حیرت سے کھول گئی لب سختی سے بھینچے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"کیا بول رہی ہو زہرہ تم۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔
"نفرت کرتی ہوں میں اس سے نفرت۔۔۔"
وہ بھی اتنی ہی شدت سے چیخی تھی بے اختیار سر اس کے سینے پر رکھا تھا آنسو مقابل کھڑے حمزہ کی شرٹ بھگو رہے تھے۔۔۔

غنی جو اس تک آرہا تھا پتھرا کر رہ گیا تھا دماغ کی رگیں پھول گئی تھیں۔۔وہ تو محبت کی انتہا کرتا دیوانگی کی مثال رقم کرنا چاہتا تھا۔۔لیکن وہ تو نفرت کا راگ الاپ رہی تھی۔

مجھے گھر چھوڑ دو پلیز۔۔"وہ نم لہجے میں بولی۔۔۔

حمزہ اس سے پہلے کوئی جواب دیتا پیچھے سے آتی غنی کی چنگاڑتی آواز پر زہرہ نے آنکھیں بند کر کے خود پر ضبط کیا۔۔۔۔

تم اس قدر گھٹیا نکلو گی سوچا نہیں تھا۔میں نے تم سے۔۔۔۔محبت۔۔۔وہ" ادھورا لفظ چھوڑ گیا۔۔گویا کہنا نہ چاہتا ہو۔۔

تم کیا نفرت کرو گی مجھ سے مجھے نفرت ہو رہی ہے تم سے تم جیسی لڑکی سے"

"میں نے محبت کی۔۔۔۔۔

ہاں وہ آج قبول کر گیا تھا زہرہ سے وہ محبت کر بیٹھا ہے حد درجہ سرخ پڑتا چہرہ سرخ آنکھیں اسکی اندر کی حالت کا پتا دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے بتاؤ میں کیسی ہوں۔؟؟۔۔۔۔۔

کیسی لڑکی ہوں جو نفرت ہو رہی ہے ہاں بولو؟" اسکا گریبان پکڑ کر اسے جھنجھوڑ گئی تھی آنسو ایک بار پھر بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے قریب کیا تھا پھر دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑتا پیچھے کو موڑ کر پکڑ گیا تھا۔۔

تم وہ لڑکی کو جو بڑی بڑی چادریں اوڑھ کر اپنے آپ کو پاک باز شو کرتی ہی" اور حقیقت یہ ہوتی ہے جو میں نے ابھی دیکھی ہر ایک کے گلے پڑتی ہیں۔ ہر

Zubi Novels Zone

ایک سے ہمدردی پیار پٹورتی ہیں۔۔"۔بھاری لہجہ تھا۔۔۔سرخ آنکھیں تھی۔۔۔لب اس کے لبوں کے بے انتہا قریب تھے اگر دونوں میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلتا تو ضرور دونوں کے لب ایک دوسرے کے لبو کو چھو جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔

غنی کی کہی گئی اس قدر گھٹیا باتوں پر وہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔

تم غلط سمجھ رہے ہو۔ غنی۔۔زہرہ کی بات تو سنو۔۔"حمزہ بے بسی سے" بولا۔

اپنی بکواس بند کرو۔۔تم دونوں کی بیہودگی میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا" ہوں۔۔"اس نے حمزہ کو دور دھکیلا۔

کیا بیہودگی دیکھی تم نے؟ کیا بکواس ہے۔۔اپنے گھٹیا کرتوت مجھ پر مت" ڈالو۔۔۔"وہ چیخی تھی۔۔

حمزہ اندر بھاگا تھاولی کو بلانے۔۔۔۔

اس نے غنی کا کالر سختی سے جکڑا۔اور اسے بولنے پر اکسایا۔۔پر وہ لب بھینچے آگ اگلتی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا۔۔جیسے آخری بار دیکھ رہا ہو۔۔

سیاہ بھیگی آنکھیں غنی کے دل کو بے بس کر رہی تھیں۔مگر وہ زہر کے تیر چلا رہا تھا۔۔۔۔

زہرہ کی ہمت جواب دینے لگی۔۔

اپنے قریب کئے کافی دیر وہ بس اسکا معصوم چہرہ دیکھتا رہا تھا پھر ایک دم سے اپنے سے دور دھکیلا تھا کسی اچھوت کی طرح۔۔۔

زہرہ لڑکھڑا کر دور ہوئی تھی چادر کاندھوں سے پھسل کر زمین بوس ہوئی تھی مگر آج اسنے چادر کو بھی نہیں دیکھا وہ خالی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"مجھ سے دھوکا کرنے سے پہلے میری محبت تو دیکھ لی ہوتی۔۔ لیکن تم۔۔۔"

زہرہ خاموش رہی۔۔ وہ آج اس کا گھٹیا پن کی انتہا دیکھ لینا چاہتی تھی۔۔

"تم بول کیوں نہیں رہی کچھ ؟؟؟۔۔۔۔

وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔ مگر وہ جب بھی پتھر کی بنی رہی۔۔۔۔

خیر تم بولو گی بھی کیا۔۔۔ تم جیسی مڈل کلاس لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہیں۔"

"۔۔۔تف ہے۔۔۔۔ تمہیں اپنے آپ پر شرم سے مر جانا چاہیے۔۔۔۔۔۔

بس !!!

ایک اور لفظ نہیں۔۔۔۔ جان لے لونگی تمہاری۔۔۔۔۔ میرے کردار پر"

بہت اٹھالی انگلیاں تم نے۔۔۔۔ تم ہو کیا جانتے بھی ہو تم۔۔۔۔۔۔ گھٹیا

"بیغیرت انسان۔۔۔۔۔ سانسیں چھن لوں گی اگر اب مجھے کچھ بولا تو۔۔

ولی چونکا تھا وہ تو اپنے بھائی کے کہے الفاظوں پر ہی دنگ تھا۔۔۔

مجھے۔بیغیرت بولو گی۔؟"اسکا ہاتھ موڑ کر وہ دھاڑا تھا۔۔۔ہاں تم ہو" ۔۔۔وہ بھی ڈھیٹائی سے بولی آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھی دونوں کی

۔۔۔۔۔

"تم کیا ہوں جان گیا ہوں میں۔۔۔۔۔

ہاں اچھا ہوا جان گئے آپ دیکھنا میں تم کو بن کر دکھاؤں گی ویسی"

۔۔۔۔۔۔۔

اور جو آج تم نے کیا ہے نا اسکا بدلہ سود سمیت ہو گا دیکھنا تڑپو گے۔۔۔۔

"محبت کا دم بھر رہے ہو وہی محبت تم کو تڑپا کر مارے گی۔۔۔۔

دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے؟"اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھتا آخر میں جبڑے بھینچ کر بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تڑپ کر مرو گے تم دیکھنا مگر موت نہیں آئے گی۔۔"وہ ایک دم سے امڈ آنے والے آنسوؤں پر بندھ باندھتی دکھی دل سے بولی تھی۔۔۔

مغرور اور گھمنڈی انسان کو فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔۔

جاؤ جاؤ دیکھی ہے تم جیسی بہت۔۔"اسے روتا بلکتا دیکھ کر وہ ہاتھ ہلا کر بولا تھا غنی۔۔۔۔

ولی کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔۔

زہرہ سب دیکھتی لڑکھڑاتے قدموں سے بغیر اپنی چادر اٹھائے باہر بڑھی تھی۔۔۔۔

"تمھیں میں اکر بتاتا ہوں۔۔۔"

ولی اس کو دھمکاتا باہر کو بھاگا تھا اسکی چادر اٹھانا نہیں بھولا تھا۔۔۔۔۔

زہرہ وہ کچھ ہی دور گئی تھی آنکھیں ابھی بھی بہہ رہی تھی۔۔۔۔

اسکے کاندھوں پر چادر ڈالتا بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

ولی تم نے مجھے بہن بولا تھا تم جانتے ہو میں ایسی نہیں ہوں۔۔ غنی" نے۔۔۔"وہ نم لہجے میں بولی۔۔۔۔

"میں جانتا ہوں وہ پاگل ہو گیا ہے تم کیوں رو رہی ہو آؤ میرے ساتھ۔۔۔"

اسے گاڑی میں بیٹھا کر گھر چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔وہ خاموش آنسو بہاتی رہی۔

واپس آیا تو غنی جا چکا تھا۔۔۔

وہ تیز رفتاری سے گاڑی چلاتا اپنے اپارٹمنٹ آیا تھا آنکھیں بے انتہا سرخ ہوئی تھی

نفرت کرتی ہوں میں اس سے "۔۔۔یہی لفظ بار بار اسکو اپنے کانوں میں " سنائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آکر اسنے ہر چیز توڑ دی تھی سر درد سے پھٹنے کے سر پر تھا دل میں ٹیس سی اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

میں نے تو سچی محبت کی تھی۔۔ پھر کیوں بے وفائی ہوئی۔۔۔آنکھیں نم ہوئی تھی ادھر جتنا وہ ظالم بن کر ہر کچھ بول کر آگیا تھا آب اسکا دل پھٹنے کے در پر تھا۔۔.

کیوں!!!!!!۔۔۔۔۔۔

"میرے ساتھ کیوں ہوا ایسا۔۔۔۔

!!یااللہ۔۔۔

وہ رو دیا تھا آنکھوں سے اشک نکل رہے تھے اسکی حالت سے کوئی واقف نا تھا۔درد سے وہ دوہرا ہو رہا تھا۔۔۔۔

اسکا دل دکھا دیا اللہ معاف کر دیں مجھے میں نے کردار پر انگلی اٹھائی تھی جبکہ" مجھے معلوم ہے وہ ایسی نہیں مگر۔۔۔۔ میں نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا

۔۔۔۔۔چلو وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے ٹھیک ہے مگر میں نے غلط کیا

"۔۔۔۔کیوں کرتی ہے مجھ سے نفرت۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹا منہ پر پلو رکھ گیا تھا۔۔۔

محبت میں غم ملنا لازم ہے۔

آنکھیں صاف کرتا وہ اٹھ بیٹھا۔۔

محبت میں بے وفائی بھی لازم ہے۔

اور صبر واجب ہے۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔۔۔

سیگرٹ نکال کر اسنے سلگائی تھی۔۔۔

بے وفا تو تم نکلی۔۔۔

سرخ آنکھیں میچ کر دل میں سوچا۔۔

نہ وہ میرے بنا۔

نہ میں اسکا بنا۔

ایک سپنا جو تھا وہ بھی توٹ گیا !

توٹی پھوٹی سی بکھری سی حالت میں گھر پوھنچی تھی۔۔۔۔

"عدن کیا ہوا ہے یہ رو کیوں رہی ہو۔؟"۔رانیہ گیٹ کھولتی فکر مندی سے بولی مگر وہ کچھ نہیں بول پائی وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں اکر گیٹ لاک کر گئی تھی۔۔۔۔۔

میں ایسی نہیں جیسی تم نے بولا مجھے میں۔۔"

میں تو اپنے بابا کی عدن کو زہرہ عدن تم کیسے مجھے یہ سب بول سکتے تھے۔۔۔

زمین پر بیٹھی گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے زمین کو گھورے جا رہی تھی

۔۔۔۔

اسکی امی اسکی بہن اسکو گیٹ کھولنے کو بول رہی تھی دروازہ بجا رہی تھی مگر وہ اپنے ہوش میں ہوتی تو کچھ سنتی کچھ کہتی۔۔۔

جب اس لڑکی کا پروپوسل اکسپٹ کر لیا تھا تو میرے پاس کیوں آئے میری عزت کی دھجیاں اڑانے؟"۔

ہاتھوں میں منہ چھپائے شدت سے روئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں مشکل وفا۔۔۔

ذرا دیکھو یہاں۔۔۔

!!! تیری آنکھوں میں بستہ ہے میرا جہاں

Zubi Novels Zone

اس واقعہ کو ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا اس سب میں زہرہ خاموش ہو کر رہ گئی تھی قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کے وہ کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھی ۔۔۔وہ جو ہمیشہ خود کو چھپا کر رکھتی تھی اسی پر انگلی اٹھائی گئی تھی اپنے آپ سے گھن محسوس ہونے لگی تھی ایسے شخص سے محبت کی جس نے اس کے کردار کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی۔۔۔۔۔۔

"زہرہ بچے کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟

اسکی امی کمرے میں آئی تھی اسے زمین کو گھورتا دیکھ کر وہ روہانسی ہوئی تھی

۔۔۔

امی کچھ نہیں ہوا بس ویسے ہی۔۔" وہ ان کی گود میں سر رکھ کر ہلکی آواز میں" بولی آواز نم تھی وہ جانتی تھی ان کی بیٹی درد میں ہے مگر وہ کونسا درد تھا جو ان کی بیٹی کو کھائے جا رہا تھا۔۔

زہرہ تم اور رانیہ ہی میری دولت ہو میری شہزادیاں ہوں ہمیشہ اپنا خیال رکھنا

"۔۔۔

"آپ ہیں تو ہم ہے۔۔ پھر کیا فکر۔۔۔۔؟

وہ انکا ہاتھ چوم کر بولی۔۔۔۔

وہ لوگ باتوں میں مصروف تھی کے عدن کا فون بجنے لگا اسنے دیکھا تو انون نمبر تھا۔۔۔

کون ہے؟ پتا نہیں امی وہ اٹھ بیٹھی اور فون کان سے لگایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہیلو شمس خان سپیکنگ۔۔۔

زہرہ کسی انجان سی آواز کو سن کر تھوڑا گھبرا گئی۔۔۔۔

"جی آپ کون؟؟

آپ مجھے نہیں جانتی میں نے آپ کو یونیورسٹی میں دیکھا تھا آپ کے لئے ایک آفر ہے میرے پاس"۔۔۔۔

جی؟

آپ کیا بول رہے ہیں وہ اب کے اکتا گئی

میں ڈائریکٹر ہو شمس خان انسٹا چیک کر سکتی ہیں آپ۔۔۔؟

آپ کو میں اپنی فلم میں ایز کا ہیروئن کاسٹ کرنا چاہتا ہو۔۔۔۔

وہ شوخ سا شمس خان تھا اسے خوشبختی کا ستارہ کہا جاتا تھا اور شاید اج وہ عدن کے لئے بھی خوش بختی کا ستارہ بن کر آیا تھا۔۔۔۔

نہیں سوری میں ایسا کام نہیں کرنا چاہتی۔۔"وہ منہ پر فون بند کر گئی۔۔۔"

"کون تھا بیٹا۔۔۔؟

امی کوئی ڈائریکٹر تھا بول رہا ہے آپ کو ہیروئن کا رول دینا چاہتا ہوں"""

۔۔۔۔

تو اس کی امی نے اپنی بیٹی کو دیکھا۔۔۔

ہمیشہ وہ کام کرنا جس میں کبھی تمہارا کردار مشکوک نا ہو سمجھی۔۔۔

ضروری نہیں ہر کوئی برا ہو۔۔

"مطلب میں کر لوں کیا۔۔۔؟"

"ارے نہیں بیٹا ایک بات بول رہی ہوں۔۔۔"

ہمم اسنے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔

رات میں اور تمہارے بابا جا رہے ہے تمہاری پھوپھو کے گھر رات تھوڑا دیر سے آئے گیں گیٹ بند کر کے رکھنا۔۔۔اسے تائید کرتی روم سے نکل گئی

۔۔۔۔

"اگر میں اس فیلڈ میں چلی گئی تو وہ سچ میں مجھے ایسا سمجھے گا۔۔

مگر ضروری نہیں جس فیلڈ کو جیسا سمجھو ویسا ہی ہو۔" وہ سوچ کر رہ گئی

۔۔۔۔

وہ لوگ سفید پوش لوگ تھے اس کے بابا ایک جاب کرتے تھے آفس والوں نے گھر دیا تھا کار دی تھی استعمال کے لئے اسی میں وہ لوگ رہتے تھے اپنی زندگی گزارتے تھے۔۔

غنی نے اپنا بوتیک اوپن کیا تھا جہاں اسنے نت نئے ڈیزائنز بنا کر لاؤنچ کیے تھے جسے بے حد سراہا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ دل ٹوٹا تو قسمت کا ستارہ چمک اٹھا تھا۔

وقت کے ساتھ ترقی بڑھتی چلی گئی۔۔دولت اس کے ہاتھ کی میل بننے لگی تھی۔

غنی اپنے آفس میں بیٹھا تھا کچھ سوچ کر اسنے اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔

ایک نمبر ملا کر اسنے کان سے لگایا۔۔

ہیلو۔۔۔

!!ہیلو کومل۔۔۔

بولو آب کیوں فون کیا ہے بے عزت کرنا ہے پھر سے؟۔۔۔

وہ کچھ سخت لہجے میں بولی غنی نے لب بھینچ لیے۔۔۔۔

"کومل سوری میں نے غلط کیا آئی نو۔۔۔

وہ کچھ ہلکی آواز میں بولا۔۔۔

سوری تمہارا۔۔۔"

کیا کروں اس سوری کا؟" وہ طنز کرتی بولی دل میں آگ لگی تھی وہ کیسے اسے ریجیکٹ کر سکتا تھا وہ تو اس قدر حسین تھی اسے کوئی چاہ کر بھی ریجیکٹ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

ازالہ کر دونگا۔۔۔

ازالہ؟ کیسے؟۔۔۔۔

"میری ماڈل بن جاؤ برانڈ ایمبسیڈر بن جاؤ۔۔۔

کومل ایک پل کو چپ ہوئی تھی۔۔۔۔

دل میں ایک پلان کیا تھا اسنے آنکھوں میں ایک شیطانی تاثر آیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

"ماڈلنگ کا کوئی شوق نہیں مجھے۔۔۔۔۔"

"ہو جائے گا شوق بھی ایک مقام بن جائے گا تمہارا۔۔۔۔"

چلو صحیح ہے۔۔۔

وہ مان گئی تھی نجانے کیوں مگر وہ مان گئی تھی غنی مسکرایا تھا۔۔۔

اس نے بھری یونیورسٹی میں اسے ریجیکٹ کر دیا تھا۔۔۔۔اسی چیز کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

رات کے آٹھ بجے تھے رانیہ اور زہرہ کھانا کھا کر آب ٹی وی دیکھ رہی تھی ان کے امی بابا گئے ہوئے تھے شام سے ہی آب ان کا انتظار تھا وہ کب تک آ ئے گیں؟۔۔۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کے دونوں اپنی جگہ سے چونک کر اٹھی تھی اپنی جگہ سے۔۔۔۔۔

زہرہ یہ ایمبولینس کی آواز کیوں آرہی ہے؟"رانیہ گھبرا کر کھڑکی کے پاس جاتی بولی۔۔

ران۔رانیہ کیا ہو گیا ہے ادھر آؤ گلی میں کسی کے گھر آئی ہو گی۔۔"زہرہ" بھی کچھ گھبرا گئی تھی۔۔
مگر کچھ ہی دیر بعد گیٹ بجا تھا اب کے دونوں کی آنکھیں نم ہوئی تھی دونوں گیٹ کو کھولنے کے لئے دوڑی اور سامنے کا منظر ان کو ساکت کر گیا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔۔۔

سامنے ہی چار افراد کاندھوں پر ایک جنازہ لئے کھڑے تھے رانیہ تڑپ کر روئی تھی جب کے زہرہ پتھرا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

حسین صاحب کا گھر یہی ہے؟۔۔

ان کا کار ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا جن میں ان کی مسسز کی ڈیتھ ہو گئی اللہ ان کے درجات بلند کریں ایک آدمی نجانے کیا کیا بول گیا ویل چیئر کو کھسکا کر کوئی اس کے بابا کو لا رہا تھا وہ بھی بہت زخمی تھے۔۔۔۔۔

اس کی امی کو لیجا کر بیچ لاؤنج میں رکھ دیا گیا تھا تمام محلہ جمع ہوتا جا رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

زہرہ امی چلی گئی۔۔"رانیہ تڑپ کر اسے جھنجھوڑتی ہذیانی ہوئی زہرہ کی" آنکھ سے ایک انسو نکلا پھر دوسرا پھر وہ برستی آنکھوں سے اپنی ماں کو کفن میں لپٹا دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

امی !!!

اس کے لب پھڑ پھڑا گئے امی وہ چیخی روئی مگر اس کی ماں ابدی نیند سو چکی تھی

ہر آنکھ نم تھی سب رو رہے تھے اس کے بابا نے دونوں کو خود سے لگایا تھا

تینوں تڑپ کر رو رہے تھے ان کے گھر کا کل سرمایا آج چلا گیا تھا۔۔۔۔

کار ایکسیڈینٹ بہت شدت سے ہوا تھا موقعہ پر ہی وہ جان بحق ہو گئی تھیں اس کے بابا کی دونوں ٹانگیں چلنے سے قاصر ہو گئی تھیں۔۔۔۔

تمام انتظام نجانے کس نے کیا تھا۔

مگر رات سے صبح تک ان کا گھر بھر گیا تھا لوگوں سے صبح فجر میں ان کی تدفین کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ تینوں غم سے نڈھال ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

ظہر تک تقریباً سب چلے گئے تھے تبھی کوئی ان کا دروازہ نوک کر کے اندر آیا ۔۔۔۔

اس وقت حسین صاحب اور زہرہ اکیلے کمرے میں خاموش تھے۔۔۔

انکل۔۔۔

افسوس ہوا مجھے بہت۔۔۔

بیٹا تم کون ہو۔۔۔انکل آپ اپنا بیٹا سمجھ لیں۔۔" وہ ہلکا سا مسکرایا تھا آنکھیں نم تھی وہ اس درد سے گزر چکا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیٹا آج تم نہیں ہوتے تو پتا نہیں یہ سب کون کرتا؟"وہ نم آنکھوں سے" بولیں۔۔۔

" بیٹا بھی بولتے ہیں اور ایسے بول رہے ہیں۔۔"

وہ انکا ہاتھ تھام کر بولا زہرہ کو یہ آواز سنی ہوئی لگی نظر اٹھا کر دیکھا تو کوئی انجانا تھا وہ سر جھٹک گئی۔۔۔۔

"آپ میرا نمبر لیں لیں مجھے کال کر دینا کوئی بھی مسلہ ہو تو۔۔۔"

ہمیں کسی کی ہمدردی کی ضرورت نہیں یہ کر دینا کافی ہے۔۔"وہ اپنے بابا" کے ہاتھ سے کارڈ لیتی اسکو دینے لگی مگر وہ ساکن ہوئی۔۔۔۔

اس کارڈ پر لکھا نام دیکھ کر۔۔۔

شمس خان"۔۔۔۔۔۔"

حیرانی سے اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے کارڈ دیتی وہ روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

پیچھے وہ بھی کچھ دیر بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

آج ایک مہینہ ہو گیا تھا اسکی امی کو گئے ہوئے۔۔۔۔

وہ لوگ بے حد پریشانی میں تھے۔۔

بابا آپ کے آفس سے نوٹس آیا ہے گھر خالی کرنا ہے۔۔۔

زہرہ ان کے پاس بیٹھی بولی۔۔۔

قسمت میں پتا نہیں کیا لکھا ہے اس کے بابا بے بسی سے بولے انہیں اپنی بے جان ہوئی ٹانگوں سے نفرت ہوئی تھی۔۔۔۔

بابا میں کام کرنا چاہتی ہوں سپورٹ کرنا چاہتی ہوں اس نے پل میں فیصلہ کیا ۔۔۔۔۔

فضول باتیں نہیں کرو زہرہ ابھی مرا نہیں ہوں میں "وہ دھاڑے تھے۔۔"

اللہ نا کرے بابا آپ کو کچھ ہو ہمارا کیا ہو گا آپ ایسے نہیں بولیں۔۔" وہ" تڑپ کر بولی۔۔۔

بابامیں آپ کی بیٹی آپ کا فخر بننا چاہتی ہوا گر آپ کا بیٹا ہوتا تو آپ اس کو"
"روکتے کیا؟

نہیں ناں۔۔۔۔

مجھے بھی مت روکیں ہماری زندگی مشکل ہوتی جارہی ہے۔۔۔۔

"رانیہ کی پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے۔۔۔۔
تمہاری بھی پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے سمجھی اور ابھی اتنی بڑی نہیں ہوئی تم جو"
" مجھے سمجھا رہی ہو۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ سختی سے بولے۔۔۔

بابا مجھے آفر آئی ہے میں فلم انڈسٹری میں جانا چاہتی ہوں۔۔وہ آب کے
اسپاٹ چہرہ سے بولی۔۔۔۔

اس کے بابا کا پارا ہائی ہوا تھا۔۔۔۔

چلی جاؤ اس سے پہلے میں کچھ بولوں۔۔۔

"بابا کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔؟

"تم پاگل ہو گئی ہو اس دنیا میں جاؤ گی اپنا تماشا لگاؤ گی یہ گوارا نہیں مجھے۔۔۔"

بابا ضروری نہیں جس فیلڈ کو ہم برا سمجھے وہ برا ہی ہو۔۔۔۔

ہمیں اپنی سوچ بدلنے کی ضرورت ہے۔۔۔"وہ ان کے پاؤں کے پاس بیٹھتی بولی۔۔۔۔

زہرہ میں منع کر چکا ہوں۔۔۔

"بابا اس دن جو لڑکا آیا تھا وہ ڈائریکٹر ہے مجھے نہیں معلوم وہ ہمارے گھر کیسے آیا مگر وہ برا نہیں اسنے آفر کی تھی اسی کے ساتھ کام کرونگی۔۔۔"

میری بیٹی یہ سب کرے میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ "

اور میں اپنے بابا کو پریشان نہیں دیکھ سکتی میں جاؤں گی ختم بات۔۔۔"وہ نم آنکھوں سے ضس بنی۔۔۔

"پھر بھول جانا مجھ سے کوئی تعلق ہے تمہارا۔۔۔

بابا پلیز وہ روپڑی تھی۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔

وہ چلی گئی تھی اسنے کب فون اٹھا کر اسے ہاں کہا اسے نہیں معلوم تھا۔۔۔

اس کے بابا کا علاج ہونا تھا پیسا چاہیے تھا اور اسے کرنا تھا یہ۔۔۔۔۔۔

وہ چلی گئی تھی اسکو روکنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اس دنیا میں آگئی تھی جسکا کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا زہرہ انڈسٹری میں اکر عدن بن چکی تھی اس نے انڈسٹری میں اکر ہی اپنا نام بنالیا تھا۔۔۔
اس کے بابا نے بات کرنا بند کردی تھی زہرہ سے۔۔۔۔۔

شمس اس دن زہرہ کے گھر کا پتا کر کے آیا تھا مگر وہاں کے حالت دیکھ کر اسنے سب سنبھالا تھا ایک بیٹے کی طرح۔۔۔

شمس سے اس کے بابا کونٹیکٹ میں تھے اپنی بیٹی پر وہ نظر رکھے ہوئے تھے بے بھولے نہیں ہوئے تھے اس سے۔۔۔۔

غنی پاکستان کا ٹوپ ڈیزائنر بن گیا تھا کومل کو بھی شہرت حاصل ہوتی جارہی تھی غنی کے ساتھ ساتھ کومل بھی اپنا نام بناتی جارہی تھی۔۔۔۔۔

کومل غنی کو اپنی زندگی کا اہم حصہ لگنے لگی تھی۔۔۔۔

انہی دنوں میں غنی نے اسے نکاح کے لئے پروپز کیا جسے وہ باخوشی قبول کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نکاح کے بعد کومل اور غنی ایک گھر میں رہتے تھے مگر اس بات کا ابھی تک کسی کو علم نہیں تھا۔

وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے مووی دیکھ رہے تھے کے اچانک سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر غنی کے ہوش اڑے تھے۔۔۔۔

وہ اور کوئی نہیں زہرہ تھی۔۔۔

دل ڈوبا تھا۔۔۔

فلم انڈسٹری میں زہرہ کا ہونا اسے دھچکا لگا تھا۔۔۔۔

دل ہی دل میں گھٹن ہوئی تھی یہ سب اس کی وجہ سے ہوا تھا زہرہ کے الفاظ اپنے کانوں میں سنائی دینے لگیں تھے۔۔۔۔

آب میں ویسی بن کر دکھاؤں گی تم کو جیسا سمجھتے ہو"۔۔۔۔۔۔"

دل کو یقین تھا اس کی زہرہ ایک ضد میں خود کو تباہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔لیکن وہ کر چکی تھی۔

اس دن سے وہ زہرہ کی تلاش میں تھا اور وہ تلاش شمس کی پارٹی میں ختم ہوئی تھی۔۔۔

مگر اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی زہرہ بدل چکی تھی۔۔۔۔زہرہ عدن عام سی لڑکی سے ایک بے باک ضدی عدن بن چکی تھی۔

حویلی میں اس وقت سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔

امی سا کو بولا لاؤ بانو۔۔۔

احد ملک کی روبدار آواز بلند ہوئی ناشتہ کرتا ہوا ولی کا ہاتھ تھم گیا تھا اور ملک نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا گویا اسے بیٹھے رہنے کا اشارہ دیا برابر میں نورے بیٹھی تھی جو آب کھانا چھوڑ کر ولی کو دیکھ رہی تھی۔۔

عدن جو بے نیاز بنی ناشتہ کر رہی تھی مگر نظریں ہمواز نورے کے چہرے پر جمی تھی جو کے ولی نے نوٹ کیا تھا۔۔۔

السلام علیکم غنی نے اکر سلام کیا تھا وہ رات کا گیا اب گھر آیا تھا جب دادا سا کے علاوہ کسی نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

عدن نے ڈش میں سے سینڈوچ اٹھا کر اپنی پلٹ میں رکھا تھا غنی نے اسے گھورا تھا جو بڑے مزے سے اس کی چیئر پر بیٹھی تھی۔۔۔

نورے مجھے چائے بنا دو۔ غنی نے نورے سے کہا تھا نورے نے خاموشی سے چائے کپ میں نکالی عدن نے منہ بنا کر اسے دیکھا جب کے اس کے طرح طرح کا منہ بنا کر دیکھنا ولی کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔

ہاں تو مجھے کہنا تھا کل پوری برادری کو گھر پر بلایا جائے مطلب کل ولی اور غنی دونوں کا ولیمہ کیا جائے گا بغیر کوئی تماشا کریں سب تیاری شروع کر دو دادی سا جیسے ہی ٹیبل پر آئی تو انہوں نے بات شروع کری۔۔

پر دادا سا مجھے ابھی نکلنا ہے کل بھی غنی کی وجہ سے جا نہیں پایا تھا میں۔۔۔

ولی بعد میں چلے جانا کل ولیمہ ہے تیاری کرواور دونوں بچیوں کے تمام ضروری چیزے جاکرلا کردو دونوں دونوں پر خاصی زور دیا تھا انہوں نے ----

انکل جی تھنکیو۔۔۔

مجھے بہت ضرورت تھی میرے پاس تو کوئی سامان بھی نہیں کوئی موبائل بھی نہیں وہ معصوم بنی بولی۔۔۔

اس وقت وہ کل کے ہی کپڑوں میں موجود تھی اس پر بانو بیگم نے اپنی دے دی تھی اوڑھنے کے لئے۔۔۔۔

ہاں بیٹا غنی سب لا کردے دیں گا انہوں نے نرمی سے بولا

جب کے غنی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

سائیں۔۔۔

ایک پوتا بہو اپکی لاوارث تھی تو اپنے دوسری بھی لاوارث لا کر حق ادا کر دیا تھا کہی اپکی بہو کس دل ناتوٹ جائے وہ زہریلی باتیں کرتی سب کا ناشتہ کرنا دھو بر کر گئی تھی۔۔۔۔

نورے کی آنکھیں ڈھوندلا گئی تھی ولی نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بند کری تھی۔۔۔ غنی نے بے تاثر سا انہیں دیکھنے لگا جب کے لاوارث کہنے پر عدن کا خون کھولا تھا۔۔۔۔

آپ کیا چاہتی ہے۔۔۔ خاموش نہیں رہ سکتی؟؟؟۔۔۔۔ وہ کچھ سختی سے گویا ہوئے تھے تو وہ لب سی گئی جب کے چہرے پر ناگوار سے تاثر تھے۔۔۔۔

میری بیوی ہے وہ لاوارث نہیں ولی چیئر کھینچ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا چہرے پر پتھروں جیسی سختی تھی۔۔۔۔ لاوارث وہ ہوتا ہے جس کا دنیا میں کوئی نہیں

ہو۔۔۔میں اس کا شوہر ابھی زندہ ہے جب تک عبدلولی ملک زندہ ہے اس
کی بیوی کے بارے میں کوئی بھی بولنے سے پہلے سو بار سوچ لیں
ولی نورے کا ہاتھ پکڑے وہاں سے نکل گیا تھا پیچھے کوئی کچھ نہیں بول سکا

انٹی جی۔۔۔

میں کوئی لاوارث نہیں آیندہ میرے بارے میں ایسا نہیں بولئے گا آپ
اسپاٹ لہجے میں انہیں باوار کراتی نظریں پھر گئی تھی۔۔۔

غنی نے اسے دیکھا تھا مگر اسنے روکا نہیں تھا اسے ناہی گھورا تھا۔۔
سب ایک ایک کر کے اٹھ کر چلتے بنے تھے۔۔۔

وہ جو بیڈ پر پہل کر لیٹی تھی اچانک سے وہ نمودار ہوا تھا چہرے پر بلا کی سنجید گی تھی عدن نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے بغور دیکھا۔۔۔

کیا ہوا اپنی بیوی سے پٹ کر آئے ہو؟؟؟۔۔۔۔

بیڈ کی پوشت سے ٹیک لاگتی مزے سے بولی۔۔۔۔۔

تمہارا میں حال برا کر دو نگا بچ کر رہو وہ انگلی اٹھا کر ضبط سے بولا تھا اس کے کمرے میں وہ ایسے مہارانی بنی بیٹھی تھی جیسے اسکا کمرہ ہو اپنا۔۔۔۔۔

ویسے غنی سوچنے کی بات ہے اپنی اتنی محبت کرنے والی بیوی کو چھوڑ کر مجھے یہاں لیکر آ گئے ہو غلط نہیں ہے تھوڑی پر ہاتھ رکھیں وہ پر سوچ انداز میں بولی

۔۔۔۔۔

غنی ایک پل کو نظریں چرا کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس بیچاری کو پتا بھی نہیں بیچاری ابلا ناری کو جب پتا چلے گا تو کیا ہو گا وہ سر پر ہاتھ رکھیں بہت افسوس سے بولی تھی مگر وہ جانتا تھا عدن صاف اسکا مذاک اڑا رہی ہے۔۔۔

پینٹ کی پوکٹ میں ہاتھ ڈالے اسکا ضبط آزما رہی تھی۔۔۔۔

پل پل بڑھتا چہرے کا سرخ رنگ اس کے غصے کا پتا دے رہا تھا۔۔۔۔

زہرہ بس۔۔۔۔

وہ آب کے دھاڑا تھا وہ جو واپس کچھ بولنے کے لئے منہ کھولنے والی تھی مقابل کے منہ سے اپنا نام سن کر سکت ہوئی تھی چہرہ اسپاٹ ہوا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

آج بول دیا ہے زہرہ آئندہ نہیں بولنا بیڈ سے اٹھ کر اس کے مقابل ہوئی تھی ۔۔۔۔

جو نام ہے وہی بولو نگا یا کچھ اور وہ کچھ اور بگڑ کر بولا۔۔۔۔۔

عدن ہو عدن میں اور تمہارا نکاح عدن سے ہوا ہے پاکستان انڈسٹری کا وہ ستارہ ہو میں جس کی چاہ ہر کوئی کرتا ہے۔۔۔۔۔لہجے میں آگ کی سی لپک تھی غنی شدر ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

خیر چاہ تو تمہاری وہ چادر میں لپٹی ہوئی لڑکی تھی جب بھی دنیا کرتی تھی تمسخرانہ انداز تھا عدن کو افسوس ہوا تھا اسکی سوچ پر۔۔۔۔۔

سہی بول رہے ہو اچھے کردار کے مالک کی چاہ کون نہیں کرتا سینے پر بازو بندھے وہ مسکرا کر بولی تھی غنی کا چہرہ حد درجہ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

تمہاری چاہ آپ کسی نے کی تو وہ آخری روز ہو گا اس دنیا میں اس شخص کا ۔۔۔۔۔۔

کس حق سے یہ سب بول رہے ہو میں تو بد کردار ہو تو یہ اتنی آگ کیوں بھری ہوئی ہے تمہارے دل میں۔۔۔۔

کوئی بھی دیکھیں مجھے تمہیں کیا۔۔۔

کوئی بھی چاہے مجھے تمہیں کیا۔۔۔۔

کوئی بھی چھو لے مجھے تمہیں کیا۔۔۔۔

غصے سے پھٹ پڑی تھی وہ غنی نے اسکا بازو دبوچا تھا آنکھیں انگارا ہوئی تھی

تمہیں دیکھنے کا چھونے کا چاہنے کا یہاں تک کے محسوس کرنے کا حق صرف مجھے ہے اگر کسی نے تمہیں چاہا بھی تو اس دن اس شخص کا آخری دن ہو گا غنی اپنی چیز پر کسی کی نظر برداشت نہیں کرتا پھر تو تم بیوی ہو

چھونا تو بہت دور کی بات ہے تمہیں زندہ نہیں چھوڑو گا اگر کسی اور نے چھوا بھی تو سانپ کی سی پھنکار تھی اپنے قریب کریں اسے پتھر کا کر گیا تھا۔۔۔

دل شدت سے دھڑکا تھا دونوں کا سانس تھم سی گئی تھی عدن کی جب کے غنی وہ تو اسے بس اپنے قریب محسوس کر کے ہی اپنی روح کو گویا سکون پوھنچا رہا تھا۔۔

دور ہو۔۔۔۔

اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی دور کرنے کی کوشش کرنا چاہا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔۔۔

طاقت مت لگاؤ جو چیز تم سے ہو نہیں سکتی وہ تم نہیں کرو۔۔۔۔۔

تم بھی وہ بولو جو تم کو ہوش میں انے کے بعد یاد رہے مجھے نہیں لگتا تم اس وقت ہوش میں ہو۔۔دونوں بے انتہا قریب تھے ایک دوسرے کے ایک بس اسکے چہرے پر کچھ کھوج رہا تھا دوسرا بس بھکنے کو تیار تھا۔۔۔۔۔

میں ہوش میں ہو مگر تم مجھے ہوش میں نہیں رہنے دیں رہی میں تم سے نفرت کرنا چاہتا ہو مگر۔۔۔۔۔۔

وہ تھم گیا اسے خود سے دور دھکا دیا تھا غنی کو خود سے وحشت ہوئی تھی عدن اسکے دھکا دینے پر بیڈ پر اوندھے منہ گر سی گئی تھی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگیں تھے۔۔۔۔

بہت پچھتاؤ گیں تم دیکھنا تمہارے ولیمے پر ہی تمہیں سب کے سامنے ذلیل کرو گی تم جیسا بغیرت آج تک نہیں دیکھا میں نے بیڈ پر گرے وہ ہلک کے بل چلائی تھی۔۔۔۔

غنی کے تو ہوش ہی اوڑ گئے تھے اسکے زبان کے جوہر دیکھ کر۔۔۔

تمہاری چھڑی ادھر کر رکھ دو نگا میں تن فن کرتا بیڈ پر آ کر اس باز و جکڑ کر اپنے سامنے کیا بال بکھر گئے تھے آنکھوں میں آنسو تھے چہرہ سرخ ہو رہا تھا سیاہ آنکھوں میں اس وقت غنی کے لئے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔

ہاں آج دکھاؤ اپنی حیوانیت۔۔

آج یہ بھی دیکھ لو نگی اسکا گریبان جکڑے وہ ہزیانی ہوئی تھی۔۔۔۔

غنی کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی چہرے پر وحشت ہی وحشت تھی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی گویا ان میں مرچیں بھر دی گئی ہو۔

اس کی بھیگی آنکھیں دیکھ کر نجانے وہ کیوں کمزور ہو رہا تھا ہاتھ پر سے گرفت ڈھیلی ہو کر چھوٹ گئی تھی۔۔۔

اس کے قدم پیچھے کے جانب بڑھے تھے۔۔
سر نفی میں ہل رہا تھا آب اس کے قدم راہداری عبور کر رہے تھے۔۔۔

وہ سب سے بے نیاز بس چلتا جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ جو دم بھرتا تھا کومل سے محبت کا آخر آج اسے معلوم ہوا تھا محبت تو پہلے دن سے ہی عدن تھی۔۔۔۔

ورنہ آج تک کومل کے ساتھ اسے ایسا محسوس نہیں ہوا جیسا عدن کے ساتھ ہوا۔۔۔

دل و دماغ لڑ رہے تھے۔۔۔وہ نفرت کرتی ہے مجھ سے وہ کسی اور کے گلے لگیں اس سے نفرت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔آنکھوں میں بار بار کہی سالوں پرانا منظر گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

آج کی دنیا میں محبت نام کی کوئی شے نہیں ہے اس نے خود کو سمجھایا دل کے مقام پر ہاتھ رکھیں گہری گہری سانس لیں رہا تھا ولی جو اوپر ٹیرس پر کھڑا تھا غنی کو ایسے دیکھ کر تشویش ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے پیچھے جانا چاہا مگر رک گیا تھا۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آیا تو نورے کو بیڈ پر گم سم سا پایا تھا۔۔

نورے کیا ہوا میری جان؟؟؟

وہ جو بیڈ پر بیٹھی زمین کو بغور گھور رہی تھی ولی اسکو پریشانی سے دیکھنے لگا

۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں میں ویسے ہی بیٹھی تھی وہ نفی میں سر ہلاتی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

ولی لب بھینچ کر اسے دیکھنے لگا جانتا تھا وہ ناشتے کی ٹیبل پر ہوئی باتوں پر پریشان

ہیں آنکھوں کرب ہی کرب تھا۔۔۔

نورے اسکا پکڑے اپنے قریب کیا۔۔۔ بھورے بال اگیں کو آئے تھے

جنھیں ولی نے اپنی پوروں سے نرمی سے چھوا۔۔

کل کیا پہنو گی بتاؤ میں لیکر آجاتا ہو آفٹر آل آب جا کر ہمارا ولیمہ ہو رہا ہے وہ شوخی سے بولتا اسے ہنسا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں پورے اٹھارہ سال بعد۔۔وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔
شکر نصیب ہو گیا ورنہ مجھے لگ رہا تھا ولیمہ نصیب میں ہی نہیں۔۔۔

کیا کرنا ولیمہ کر کے۔۔بارات بھی کونسا ہوئی تھی وہ کچھ خفگی سے بولی۔۔۔

ارے آپ کو دیکھ کر، آپ کو چھو کر، آپ کو محسوس کر کے، ہمیں لگتا ہے " ہر دن بارات کا ہے "اس کی گود میں سر رکھیں باتوں میں الجھا گیا تھا نورے کا چہرہ سرخ اناری ہوا تھا۔۔۔۔

افففف کیسے کر لیتے ہو ایسی باتیں اسکے بالوں کو چھوتی منہ بنا کر بولی۔

اسکا واجیہ چہرہ اس پر ھلکی سی بیئرڈ اسے اور زیادہ پر کشش بنا رہی تھی۔۔۔۔

اسکا معصوم چہرہ ولی کو سکون بخشتا تھا۔۔۔اسکا نرم نازک گداز وجود اسے بہکا رہا تھا۔۔۔۔اسکے بھورے بالوں میں انگلیاں پھسائے اپنے اپر جھکا یا تھا ۔۔۔گلابی عارض دھک کر انار ی ہوئے تھے۔۔۔۔لبو میں اپنے لبو میں الجھائے اسکی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔مقابل کی سانس گویا تھمنے لگی تھی دور ہونا چاہا مگر گرفت مظبوط تھی۔۔۔کچھ سیکنڈ بعد اسے ترس آ ہی گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس سے دور ہوا تو اسکا چہرہ شرم حیا سے سرخ ہوا تھا سانس پھول گئی تھی وہ اٹھ کر باہر بھاگی تھی ولی کو قربت جان لیوا ہے یہ بات وہ جانتی تھی مگر اس وقت اسکی آنکھوں میں دیکھنا دنیا کا سب سے مشکل امر لگا تھا اسے۔۔۔

پیچھے وہ حق دق سامنہ کھولے اس کی تیزی دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ باہر آیا روم سے تو نورے اسے کہی نہیں دیکھی عدن ریکنگ پر کھڑی تھی ولی اس کے برابر جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

سین کیا ہے زہرہ کچھ بتاؤ گی۔۔

اس کی گھمبیر آواز سن کر چونک کر دیکھا تو سامنے ولی تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

کونسا سین؟؟ وہ الجھی۔۔۔

تم لوگوں کی شادی پھر یہ سب ڈرامہ۔۔شادی جیسے ہوئی غنی بتا چکا ہے وہ اسپاٹ لہجے میں بولی۔۔ مطلب وہ سب سچ تھا ولی سچ میں حیران ہوا تھا۔۔ہاں حقیقت یہی ہے مگر نا میں اسکو چاہتی نا وہ مجھے۔۔۔۔

غنی آب صرف میرے لئے زد ہے وہ آب کومل کے پاس گیا تو سچ میں اسکی جان لیں لونگی۔۔۔۔

بہن ہلکی ہو جاؤ جب تمکو نہیں پسند وہ نا اسکو تم پھر دونوں کیوں دونوں لڑ رہے ہو ایک دوسرے سے کیوں نہیں چھوڑ رہے کیوں وہاں کا سب کام چھوڑ کر یہاں آ گئے ہو ولی سنجیدگی سے ایک ایک در وا کر گیا تھا حقیقت کا ۔۔۔

عدن نظریں چورا کر رہ گئی تھی وہ کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔۔

تم دونوں اج بھی محبت کرتے ہو ایک دوسرے سے مگر تم دونوں کی آنا ہے بیچ میں غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں عدن اگر غنی نے غلط کیا ہے تو تم نے بھی غلط

کیا ہے اس کے ساتھ۔۔۔ میں نے کیا کر اوہ ضبط سے سب سنتی آخر میں بہار کھانے والے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

تم نے اسے چھوڑ دیا تم نے اس سے سوال نہیں کیا تمہارا حق تھا سوال کرنا تم نے چھوڑ دیا تم دونوں سے زیادہ میں جانتا ہو حقیقت مگر میں جب بھی خاموش تھا آب بھی رہو گا تم دونوں کو اس وقت بھروسہ نہیں تھا تو آب کیا ہو گا۔۔۔

ولی آئی ڈونٹ کیئر جو ہوا مجھے آب کچھ فرق نہیں پڑتا میں اتنا جانتی ہو غنی صرف خود پسند انسان ہے وہ اپنے لئے دوسرے کے کردار کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیتا ہے اور تم کیا مجھے بول رہے ہو تم مجھے جواب دو۔۔۔

Zubi Novels Zone

کب تک اپنی بیوی کی جگہ خود بولو گیں۔۔۔۔شروع سے میں جانتی ہو نورے کے بارے میں تو تم نے آج تک نورے کے پرنٹس کو کیوں نہیں ڈھونڈا کیا ڈر تھا جو نہیں ڈھونڈا تم ولی ہو سب کر جاتے ہو یہ کیوں نہیں کیا کب تک وہ سب کے تانے سنے گی ؟؟؟۔۔۔۔۔

جواب دو زیادتی کر رہے ہو اس کے پرنٹس کو ڈھونڈو اسکا حق میں جاننے کا اسکا باپ کون ہے ماں کون ہے۔۔۔

تمہارا در دسر نہیں چپ رہو تم وہ لب بھینچ گیا تھا وہ کیا جواب دیتا اسے۔۔۔۔

ولی آج تمہاری دادی بولتی ہے سب کل کو کوئی اور بولے۔۔۔میں زبان نکال دونگا اسکی وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے ضبط کی انتہا پر پوھنچا تھا۔۔۔۔

ولی مجھے بتاؤ مثلا کیا ہے کیوں نہیں ڈھونڈا اسکا بھی دل ہو گا بولتی نہیں وہ تو کیا مطلب نہیں محسوس کرتی ہو گی ؟؟؟۔

میں نہیں ڈھونڈو گا میں برداشت نہیں کر سکتا نورے کا دور جانا بہت کچھ بدل سکتا ہے وہ اپنی بچپن کی تڑپ کے اگیں مجبور ہو کر اگر مل گئے پرنٹس مجھے چھوڑ دیا تو کیا ہو گا۔۔۔

میں زندہ نہیں رہ سکتا زہرہ اس کے بغیر۔۔۔۔۔

ان الفاظوں نے گویا سب پر پہاڑ توڑا تھا عدن شدر رہ گئ تھی اپر آتی نورے سکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

آنسوں بے قرار ہوئے تھے آنکھوں سے نکلنے کے لئے۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو؟؟؟۔۔۔۔۔

تمہیں اپنی محبت پر بھروسہ نہیں وہ کچھ سختی سے بولی ولی نے نظریں پھر لی تھی اس سے۔

ماں باپ کی محبت کے اگیں ساری محبت بے معنی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ واپس موڑ گیا تب نورے خود کو سمبھالتی اس کے پیچھے گئی عدن نے آنکھیں میچ لی تھی۔۔۔

نورے سب سن چکی تھی آب نجانے کیا ہونا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ سامنے رکھیں سوفے پر بیٹھا تھا ہاتھ میں سیگرٹ تھی جو بہت حیرانکن بات تھی آج تک اس نے ولی کو یہ چیزے استعمال کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

قدم اٹھاتی وہ اس کے سامنے پیرو کے قریب جا بیٹھی چہرہ لٹھے کی مند سفید ہو رہا تھا ولی نے جو ایک ہاتھ آنکھوں پر رکھا ہوا تھا اپنے قریب کچھ محسوس کر کے جھٹکے سے ہاتھ ہٹا کے دیکھا تو اپنے قدموں نورے کو پایا تھا۔۔

کیا کر رہی ہو نورے اٹھو۔۔۔ نہیں ٹھر جاؤ ولی اس کے گھوٹنے پر ہاتھ رکھے روکا تھا۔۔۔

ولی اپنی جگہ جم سا گیا ایک خوف تھا جو دل و دماغ میں سرائیت کر گیا تھا۔۔

ولی میں کون ہو؟۔۔۔آنکھوں میں آنسو ولی نفی میں سر ہلاتا اٹھنا چاہا مگر

نورے روک چکی تھی۔۔۔

سی گئی تھی۔۔۔S بتاؤنا کون ہو میں آواز کانپ

نورے تم میری ہو میری نورے وہ تڑپ کر اس کا ہاتھ پکڑتا بے قرار ہوا تھا

۔۔۔۔۔

جب پتا ہے میں تمہاری نورے ہوں۔۔۔تو کیوں بھروسہ نہیں مجھ پر

۔۔۔۔کیوں تمہارے دل میں خوف ہے۔۔۔۔۔وہ روتے ہوئے ایک

ایک سوال کر گئی تھی۔۔۔۔ جھٹکے سے اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا

تھا۔۔۔۔

ولی کنگ ہی تو رہ گیا تھا بے یقینی ہی بے یقینی تھی آخر وہ کیا بول رہی ہے

۔۔۔بتاؤ تمہاری نورے ان کے پاس چلی جاتی جنھونے پیدا کر کے مجھے کچھ

دن بھی اپنے پاس نہیں رکھا۔۔۔۔۔۔۔ کسی کے دروازے پر چھوڑ گئے
۔۔۔۔۔ کتوں کا کھانا بننے کے لئے چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔۔ پھر تم نے کیسے
سوچا اگر وہ جو جنہوں نے مجھے پیدا کیا وہ مجھے لیجانے آ گئے تو میں چلتی بنو گی۔۔۔
آنسوں سے بھیگا چہرہ سرخ مرتم آنکھیں وہ درد میں تھی ۔۔۔۔۔ ولی لب
بھینچے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔ اسنے تو کبھی نہیں سوچا تھا یہ سب۔۔۔۔۔ سیاہ
رنگ کے شلوار قمیض پہنے کندھوں پر شال ڈالے وہ کوئی یونانی بادشاہی تو
لگ رہا تھا وہ اب اس کے مقابل کھڑی ایک ایک سوال کر رہی تھی اور ولی
لاجواب ہو گیا تھا۔۔۔ ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا اس کے پاس

۔۔۔۔۔

تمہیں اپنی محبت پر یقین نہیں تھا؟؟؟۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھیں وہ نم
بھیگیں لہجے میں بولی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں رجتی لالی مزید بڑھی۔۔۔۔ اسکا

بازو اپنی گرفت میں لیتا خود میں بھنچا تھا اسکے بھورے بالوں میں منہ چھپاتا گویا خود کو آکسیجن فراہم کر گیا تھا۔۔۔۔۔

صرف ایک ڈر تھا جو ہر چیز پر حاوی تھا وہ تھا تمہارا دور جانا۔۔۔اس کے کانوں میں سرگوشی کرتا اسے سکت کر گیا وہ جو ولی سے لگی ہچکیوں سے رو رہی تھی بلکل سکت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

تم بتاؤ میں ڈھونڈوں ان لوگوں کو؟۔۔۔یقین جانو اپنی پوری کوشش کرونگا ڈھونڈنے کی۔۔۔اسے اپنے سامنے کرتا دھیمی آواز میں بہت قریب ہو کر بولا تھا۔۔۔۔نورے فقط نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

میں ان سے کیوں ملو جنہوں نے خود چھوڑ دیا مجھے۔۔۔۔میری ماں امی سا ہیں ۔۔۔میرے باپ بابا سا ہیں۔۔۔اور میرا سکون صرف عبدلولی ملک ہے

اگر آج سے اٹھارہ سال پہلے اس کتے سے تم نہیں بچاتے تو نورے مر جاتی بن باپ کی بچی بن ماں کی بچی بنا نام کے ہی مر جاتی۔۔۔

نورے چپ بس اسکے لبوپر انگلی رکھتا چپ کرآنا چاہا مگر وہ آج چپ نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

ولی سنو میری۔۔۔۔

اگر اس دن تم مجھے امید دلا کر نہیں جاتے تو میں مر جاتی۔۔۔اگر اس دن دادی سا جب مجھے نکال رہی تھی اس دن نہیں اتے تو جب بھی مر جاتی باہر کی دنیا مجھے نوچ کھاتی۔۔۔۔

نورے۔۔۔۔

ولی کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی جب کے نورے پر تو گویا جانوں سوار ہو گیا تھا لال ہوتے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔

کوٹھا۔۔۔

وہ آخری قیامت۔۔۔

میری زندگی کی بھیانک رات۔۔۔

میرے پیدا ہونے کا منحوس دن۔۔۔

وہ رات گویا آدھی مر گئی تھی میں اگر۔۔تم۔۔

وہ لڑکھڑائی آواز گلے میں پھنس گئے۔۔۔

ولی شدت سے ان سرخ لبو پر جھوکا تھا اسکی گرفت اس قدر سخت تھی نورے کو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اسے سانس لینے کی مہلت دی تھی سرخ چہرے پر بلا کی حیا چھا گئی تھی۔۔۔

اس کے بال کندھے کی ایک طرف کرتا اپنے لب وہاں پیوست کرے تھے

۔۔

وہ بہک سا گیا تھا اس کا نرم وجود اپنے قریب محسوس کرتا اسے مکمل اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

ولی۔۔۔

ششش۔۔۔

بہت رو لیا۔۔۔

اور بہت دیکھ لیا میں نے خمار الود نگاہوں سے اسے دیکھتا مدہوش ہوا تھا

۔۔۔۔۔

مگر یہ مدہوشی بخ سے اڑی تھی۔۔۔

ولی نورے جلدی باہر او ہزار کام ہے کل تقریب ہے پتا نہیں ہے کیا۔۔۔

باہر سے بانو بیگم کی آواز پر ولی کا منہ بنا تھا جبکہ نورے جان بخشی پر باہر کو بھاگ نکلی تھی۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

سرخ رنگ کے زمین کو چھوتی فراک میں وہ کوئی پری ہی تو لگ رہی تھی

۔۔۔۔ سر پر سیٹ ہوا دوپٹہ۔۔۔

سرخ رنگ میں وہ کھلتا ہوا گلاب تھی یا پھر اپسرا؟ سمجھ پانا مشکل تھا۔۔ خمدار پلکوں کو اور پر کشش بنایا گیا تھا ناک میں پہنی نتھ جو لبوں کو چوم رہی تھی اسے اور دلکش بنا رہا تھا۔۔۔۔ گال میں پڑتا گڑھا جو بار بار کسی کی شرارت کرنے

پر نظر آرہا تھا وہ پور پور اس کے لئے سجی تھی یہی سوچ اسکو خوشی سے پھولا رہی تھی۔۔۔۔

!!!اہم اہم۔۔۔
وہ گیٹ پر کافی دیر سے کھڑا تھا میک اپ ارٹسٹ اپنا کام ختم کر چکی تھی اور کچھ اور لڑکیاں بھی تھی جو نورے کے ساتھ تھی ان میں سے کوئی ہر کچھ دیر میں کوئی چٹکلہ چھوڑ دیتی جس پر نورے سرخ گلابی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ولی کی کھنکھار پر سب نے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا وہاں وہ اپنی جاذب پرسنلیٹی کے ساتھ کھڑا تھا
آپ لوگ آب باہر تشریف لیں جائے میرے کمرے میں ڈیرا ہی ڈال دیا"
"ہے آپ لوگوں نے۔۔

دھیمی آواز میں کہتا سب کو ہنسنے پر مجبور کر گیا جب کے مقابل کی گھمبیر بوجھل سی آواز نورے کو سمٹ نے پر مجبور کر گئی تھی ہتھیلیوں میں پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔۔۔۔

ہاں ہاں آجائی آپ ہم اور انتظار نہیں کروائیں گے آپ کو۔۔"ان سب " میں سے ایک لڑکی شرارت سے کہتی باہر چلدی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں کمرہ خالی ہو گیا تھا اس وقت کمرے میں نورے اور ولی تھے وہ بھاری قدم اٹھاتا اس تک آیا۔

اس مکمل حسن کو دیکھ کر ولی دم بخود سا ہو گیا تھا۔۔لرزتی پلکیں گلابی عارض پر سایہ فگن ہوئی تھی

جنہیں ولی کے لبوں نے بہت نرمی سے چھو لیا تھا۔۔۔۔

ولی !۔۔۔بے ساختہ اسکا نام زبان سے نکلا تھا وہ جو اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے کوئی گستاخی کرنے کے درپر تھا تھم گیا۔۔۔۔

ولی کی جان آج تو اپنے اپنی ولی کی جان نکالنے کا ارادہ کر لیا ہے۔۔۔ کوئی اتنا" بھی خوبصورت لگ سکتا ہے؟"۔اسکی مومی انگلیوں کو اپنی مظبوط انگلیوں میں الجھاتا گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔

ولی۔۔ چھوڑو۔۔۔۔"وہ اس کی گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی مگر وہ اسکی" گردن پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔

نورے آنکھیں میچ گئی تھی دل کی دھڑکن حد سے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اسکی شہہ رگ پر لب رکھتا مقابل کی جان نکال گیا تھا تھوڑا دور ہوتا خمار بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

افففففف۔۔۔۔۔۔

نیچے بھی جانا ہے۔۔۔۔۔۔اگر میں بہک گیا تو خیر نہیں ہو گی یہاں بیٹھ "

"جاؤ تم میں چینج کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔۔

نورے تو اپنی رکی سانس بحال کرنے میں لگ گئی تھی جبکے وہ واش روم میں فریش ہونے

کچھ ہی دیر میں وہ بلیک پینٹ کوٹ میں بالوں کو جیل سے سیٹ کر کے باہر آیا تھا آئینے کے اگیں کھڑا وہ نورے پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

اور وہ پزل ہوتی اپنی ہاتھوں کی انگلیاں مڑور رہی تھی۔۔۔۔

مکمل تیار ہو کر وہ اس کی جانب متواجہ ہوا۔۔۔

ڈارلنگ آپ اٹھ جائیں یا اٹھا کر لیکر جاؤں۔۔"وہ اس کے آگے تھوڑا جھک کر بولا۔۔۔

وہ!!۔میری سینڈلز۔۔۔"اسکا ہاتھ پکڑے اگیں بڑھا تو ساتھ ہی اسکی گھیر دار فراک میں فال آیا تھا۔۔

کہاں ہے پہنی نہیں تم نے؟"۔۔نیچے سے اسکی فراک اٹھا کر چیک کی تھی" جس پر نورے نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔۔

یار بیٹھو میں پہناتا ہوں"۔۔۔

اسے صوفہ پر بیٹھا کر پاس رکھی سینڈلس اٹھائی۔۔۔

ولی میں پہن لونگی اسکا ہاتھ پکڑ کر رکنا چاہا تھا نورے نے مگر یہاں ولی تھی جو آنکھیں چھوٹی کیگ۔اسے گھور رہا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

بچپن میں اپنی ہیلز شوز سینڈل سب مجھ سے پہنتی آئی ہو آب کیا مسلہ ہے"
؟"۔۔

اسکا پیر پکڑ کر سینڈل ڈال کر اسکی سٹریپس بند کی تھی۔۔۔

!!وہ بچپن تھا نا۔
وہ جھنجلا کر بولی تھی اتنی ہیوی فراک اوپر سے میک آپ اور پھر اتنی بھاری جیولری سے وہ تھک گئی تھی ابھی سے۔۔۔

تو ابھی بھی بچی ہو۔۔"اسکے دوسرے پاؤں میں بھی سینڈل پہنا کر وہ کھڑا" ہوا تھا ساتھ اسے بھی کھڑا کیا۔۔۔

نہیں جی میں نہیں ہوں کوئی بچی" وہ کچھ منہ بنا کر بولی تھی نورے جو بغیر "سینڈلز کے اسکے کندھے سے لگتی تھی ہل پھن کر بھی وہ بمشکل کندھے سے تھوڑا اوپر ہوئی تھی۔۔۔

وہ دونوں شہزادہ اور شہزادی ہی لگ رہے تھے سیڑھیاں عبور کر کے وہ حال میں آئے تھے جہاں اس وقت ملازم یہاں وہاں بھاگ رہے تھے
پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا اس خاندان کے وارث تھے آخر
دونوں آب حویلی کے لان میں موجود تھے جہاں سارا انتظام کیا گیا تھا

۔۔۔۔۔

ولی نورے کے ساتھ جا کر اسٹیج پر بیٹھا تھا جہاں بے شمار لوگ جمع تھے خاندان کے سب ہی ان کی جوڑی کو سراہ رہے تھے۔۔۔

حسد بھری نظروں نے وہاں بھی انکا پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔"خالدہ میں تو اس حسن کی پیکر کو اپنے بیٹے کی دلہن بنانا چاہتی تھی مگر نصیب یہ انمول "ہیرہ تو ولی کا ہی تھا شروع سے۔۔۔

وہ عورت آہ بھر کر بولی تھی خالدہ بیگم جل کر خاک ہوئی تھی۔۔۔

آئی کون سی حسن کی پیکر جادو گرنی ہے میرے پوتے کو اپنا اسیر کر رکھا ہے " اس نے"۔۔۔۔

نہیں یہ جادو نہیں نکاح کی طاقت ہے بچپن سے ہے انکا تو پھر محبت تو ہونی " ہے ناولی کو اس سے۔۔"وہ عورت آپ کے سمجھداری سے بولی تھی۔۔

دادی سا لمبی سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔

کافی دیر تک ان لوگوں کا شوٹ ہوتا رہا فوٹو گرافر طرح طرح کے پوز بنواتا نورے کے ہوش اڑا رہا تھا۔۔

.جبکہ ولی نورے کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر اپنا قہقہ روکا ہوا تھا۔۔

ولی اللہ کا واسطہ ہے بس کردو جان لوگے میری کیسے بے شرموں والے پوز" بنا رہا ہے یہ؟" وہ خفگی سے اسے گھور کر بولی۔۔۔۔

کیا بے شرمی ہے بیوی ہو پرسنل"۔۔وہ کچھ اور شوخ ہوتا اسے خود سے لگاتا" ایک ادا سے بولا تو نورے نے اسے پرے کیا۔۔۔۔

میں تھک گئی ہوں کھڑے کھڑے۔۔"وہ روہانسی ہو گئی تھی وہ صبح سے بیٹھے بیٹھے تھک گئی تھی اپر ؤلی کی حرکتیں اسکا خون جلا رہی تھی۔۔۔۔

اچھا آؤ بیٹھو اسے سوفے پر بیٹھا کر ساتھ خود بیٹھا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں عدن اور غنی لون میں داخل ہوتے نظر آئے تھے سب کے منہ کھل گئے تھے گویا۔۔

جبکہ ساتھ کھڑے غنی نے ایک سرد نظر سب پر ڈالی تھی۔۔

ساتھ چلتی عدن نے ایک ادا سے اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ پھسایا تھا۔۔۔
غنی نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔پھر ہاتھ کو وہ اس نوٹنکی کی لب بھینچ کر دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

تمام خاندان والوں نے گویا ان دونوں کو دیکھ کر دانتوں میں انگلیاں دی تھی عدن کو کون نہیں جانتا تھا مگر ہوش اڑے تو جب وہ بال کھولے چہرے پر

خوبصورت سے کیا میک آپ اسے مزید دلکش بنا رہا تھا ریڈ کلر کا ہیوی برائیڈل شرارا ملبوس کیے وہ بلاشبہ حسین لگ رہی تھی جبکے دوپٹہ سر سے نادر تھا۔۔۔

لڑکی دوپٹہ کہا ہے تمہارا۔ دادی سا ان کے پاس آتی کچھ سختی سے بولی۔

"میرے شوہر نے بولا تھا مت اوڑھو۔۔"

عدن غنی کے ساتھ بیٹھی بے نیاز بنی تھی جبکہ غنی تو پل پل خون کے گھوٹ پی رہا تھا۔۔۔

" ' "غنی یہ کیا طریقہ ہے؟

۔۔دادی ساالٹس اوکے "۔۔وہ بیزار ہوا تھا۔۔ایک الجھن سی تھی جس میں وہ الجھ گیا تھا۔۔۔جاؤ لیکر او سرخ دوپٹہ کوئی اوڑھوں فورن تنبہہ کرتی وہ اسٹیج سے اتر گئی تھی۔۔

جب کے وہ پاس بیٹھی عدن کو گھورتا ہوا مٹھیاں بھینچ کر اٹھا تھا تاکہ اس کا دوپٹہ لے کر آئے۔۔۔

ولی اور نورے دوسرے سوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔عدن نے بہت غور سے نورے کو دیکھا تھا نجانے کیوں وہ اسے بہت جانی پہچانی لگ رہی تھی ۔۔۔یہ یا تو کسی میں مل رہی ہے یا میں نے اسے پہلے کبھی دیکھا ہے عدن نورے کو دیکھتی دل ہی دل میں بولی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں غنی اسکا دوپٹہ لے آیا تھا۔۔۔۔

اوڑھو اسکو۔

مقابل پر تقریبن پھنکتے ہوئے وہ وارن کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔عدن نے پہلے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔پھر دوپٹہ مڑور کر سوفے کی بیک سائیڈ پھنکا تھا۔۔۔۔

کافی لوگوں نے یہ منظر دیکھا تھا ذلت سے غنی کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔
اس غنی کی بیوی میں تو حیا ہی نہیں ہے۔۔۔غنی خود ایسا ہے تو بیوی بھی"
"ایسی ہی ہو گی بے پرواہے وہ خاندان کی ریت نہیں جانتا تھا کیا وہ۔۔۔؟
ایسی کئی سرگوشیاں تھی جو غنی کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔

کل تم کو بتاؤ نگی میں"۔۔"
رسوا نا کیا تم کو تو بولنا مجھے۔۔۔۔"۔
عدن کی کہی بات یاد آئی تو سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا جو بے فکر سی اب اسٹیج کی جانب آتی رانیہ اور شمس کو ہاتھ ہلا کر بلا رہی تھی۔۔

السلام علیکم
کیسی ہو تم؟"۔۔۔رانیہ سے گلے مل کر آب وہ شمس سے ملی تھی"
۔۔۔۔غنی کی آنکھوں سے منظر یہ چھپ نا سکا تھا۔۔۔۔

زہرہ یہ کیا حرکت ہے دوپٹہ نہیں لیا تم نے؟"رانیہ نے ڈپٹ کر بولا تو"
عدن کندھے اچکا گئی۔۔
جبکہ غنی کا سرخ چہرہ ضبط سے پھولتی رگیں شمس اور ولی نے مخفی نہیں رہ سکی تھی۔۔

ولی جو نورے کے ساتھ بیٹھا تھا اسنے جھک کر کچھ کہا تھا نورے کے کان میں
جیسے سن کر نورے ہمت جمع کرتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

عدن کے پاس جا کر وہ بیٹھی تھی غنی کھڑا تھا آب تک رانیہ نے اس حسن کی گڑیا کو دیکھا جو بہت زیادہ حسین لگ رہی تھی جب کے شمس کی آنکھیں تو اس کے چہرے کو دیکھ کر ہی ساکت ہو گئی تھی۔۔۔

اسکا دوپٹہ اٹھا کر نورے نے سر پر اڑھایا تھا۔

لڑکی کی تو خوبصورتی ہی دوپٹے میں نظر آتی ہے آپ پلیز ابھی یہ اوڑھ لیں" روم میں جا کر بھلے نہیں اوڑھنا۔"۔۔وہ میٹھی آواز میں سب کو حیران کر گئی تھی۔۔

عدن نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔۔۔

ڈول میری بات سنو۔۔۔"

"یار تمہارا جو بھائی ہے نہ اس کا جینا حرام کرنا ہے میں نے جبھی کیا تھا یہ۔

وہ کچھ خجل ہوئی تھی۔۔۔

اور کچھ زخم بھی تازہ ہوئے تھے۔۔۔

آپ انکا جینا حرام دوسرے طریقہ اپنا کر کرو۔۔۔"

میں ساتھ ہوں آپ کے۔۔۔" وہ دونوں ایک دوسرے کے کان میں سر گوشی کرتی سب کو حیران کر رہی تھی۔۔

نورے میری بہنا اس کی صحبت سے دور رہنا چڑیل ہے پوری یہ۔"۔۔ غنی" تھوڑا اسکون کا سانس لیتا نورے کو اپنے حصار میں لیتا شرارت سے بولا تھا

۔۔۔۔

نورے کھلکھلا سی گئی تھی۔۔۔

جب کے عدن نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

میری بیوی واپس کرو۔۔۔"

"لیں کر ہی بیٹھ گئے ہو۔۔۔

ولی میدان میں آتا بولا۔۔۔ شمس پر تو سکتہ طاری ہو گیا تھا وہ عدن کے برابر رکھے صوفہ پر ٹک گیا۔۔۔ سانس لینا مشکل لگا تھا اس کو۔۔۔۔اس کی نظر نورے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔

سنبھال کر میرے یار حواس مت کھوا پنے مجھے بھی ایسی ہی حیرت ہوئی تھی" ۔۔۔اور تمہاراری ایکشن سوچ رہی تھی۔۔۔عدن ہلکی آواز میں بولی جبکہ رانیہ اب ولی اور غنی سے کچھ بول رہی تھی۔۔۔۔

عدن ایسا ہو سکتا ہے ؟؟"۔۔۔وہ خود کو سمبھال گیا تھا۔۔۔"

ہاں یہ دنیا ہے۔۔۔۔یہاں سب ہوتا ہے"۔۔۔۔۔عدن کندھے اچکا کر" بولی۔۔۔

کافی دیر تک وہ لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہیں تھے اور جب تک وہ لوگ وہاں بیٹھے شمس کی نظریں مستقل نورے کی طرف جمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جسے رانیہ نے نوٹ کیا تھا اور ولی نے ضبط سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس کی نورے تھی۔۔۔۔ کسی کی کیسے ہمت ہوئی تھی کہ وہ اسکی بیوی کو دیکھے بھی۔۔۔۔

کھانے کا دور چلا تو سب مہمان کھانے کی طرف متواجہ ہوئے
شمس اور رانیہ بھی اسٹیج سے اتر گئے تھے رانیہ کا دوسرا ماہ چل رہا تھا جس کی وجہ سے اسے بہت ویکنس ہو رہی تھی۔۔

"شمس۔"

ہاں شمس جو باتوں میں مصروف تھا غنی سے رانیہ کو دیکھا جونڈھال سی ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔

پتا نہیں گھبراہٹ ہو رہی ہے" بے چینی سے اپنا ماتھا مسلہ تھا۔"

ایک کام کرو آپ لوگ پیچھے پول سائیڈ چلے جاؤ ریلکس فیل کرو آئی تھنگ "بہتر فیل ہو گا۔۔۔۔

شمس سے پہلے ہی غنی بول دیا تھا۔۔۔

ہاں ان کو تجربہ ہے ان کے تجربے پر عمل کرو۔۔"عدن نے کھلے عام اس پر طنز کیا تھا۔

کھانا کھاتے ولی کے پھندا لگا تھا گلے میں ہنسی یکدم نکلی تھی جب کے غنی نے بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ان نگاہوں میں ایسا ضرور کچھ تھا جس سے عدن ایک پل کو چپ ہوئی تھی جبکہ شمس رانیہ کو سہارا دے کر باہر لے گیا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سب کھانا کھا کر فری ہو گئے تھے تو عدن غنی اور نورے بھی پول سائیڈ ہی آ گئے تھے جہاں شمس اور رانیہ کھڑے کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔۔۔

رانیہ طبیعت بہتر ہوئی؟"۔۔عدن نے پریشانی سے پوچھا کیوں کے رانیہ کا چہرہ بلکل زرد ہو رہا تھا۔۔۔
ہاں اب ٹھیک ہوں فریش ایئر میں بہتر ہو گئی تھی۔"وہ ہلکا سا مسکرائی پھر " شمس کو دیکھا جس کی نظر بھٹک کر نورے کے چہرے کا طواف کر رہی تھی رانیہ کا خون کھول گیا تھا۔۔۔۔

ضبط سے اسنے شمس کو دیکھا مگر وہ یہاں ہوتا تو رانیہ کو دیکھتا وہ تو گویا کسی اور جہان میں تھا۔۔

ولی اور غنی بابا ساکے بلانے پر وہاں سے چلے گئے تھے جب کے نورے عدن سے بات کرتی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"سچ سچ بتاؤ یہ ولی کیسے سیٹ کیا تم نے ؟"۔۔۔۔عدن آنکھیں چھوٹی کرتی مشکوک انداز میں بولی جبکہ چہرے پر شریر سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

"مجھے سیٹ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوئی وہ میرا تھا شروع سے۔۔"وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔اسکی کھلکھلاتی مسکراہٹ اور ان میں نظر آتا ڈیمپل اسے کوئی شہزادی کا لقب دیا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔

یہ تو سہی کہا تم کو پتا ہے کسی لڑکی سے نہیں پٹ سکا یہ بہت تیز ہے"

"۔۔۔بہت لڑکیاں تھی اس کے پیچھے۔۔۔۔

عدن نے رازداری سے کہا تھا نورے نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

ولی ہے وہ اس پر کوئی بھی قبضہ نہیں کر سکتا جب تک میں ہوں" وہ دل سے" مسکرائی تھی عدن نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔۔۔ شمس اس کے چہرے میں کہی الجھ گیا تھا۔۔۔اور اسکی نظریں نورے پر جمی دیکھ کر رانیہ کو اپنا پن ہائی ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

وہ جو پول کے پاس کھڑی تھی دونوں عدن نے آگے بڑھ کر جھولے پر بیٹھنا چاہا تھا وہ نورے سے بس چند قدم چل کر دور ہوئی تھی۔۔۔۔

پول کے پانی میں یکدم ہلچل ہوئی تھی۔۔۔۔وہاں آتا ولی ساکت ہوا تھا اسنے جواپنی آنکھوں سے دیکھا اسے یقین انے میں دیر لگی سانس سنے میں اٹک گئی تھی۔۔۔۔۔۔

رانیہ نے یکدم نورے کا بازو پکڑ کے اسے پول میں دھکا دیا تھا۔۔۔۔

شمس کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا تھا۔جبکہ عدن کا سانس رک گیا تھا ولی کسی طوفان کی طرح جوتوں سمیت پول میں کودا تھا۔۔۔۔

نورے جو پھڑ پھڑا رہی تھی سانس بند ہونے کو تھی ولی نے جاتے ہی اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا مگر اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھی سانس اکھڑ سا گیا تھا

۔۔۔۔۔

اس کے بھیگیں وجود کو لیکر وہ باہر آیا تھا۔۔۔فٹنگ کا گاؤن چپک گیا تھا جس سے اس کے جسم کے خدوخال نمایاں اہو رہی تھی۔۔۔

عدن بھاگ کر اس کے قریب آئی تھی رانیہ وہی جم سی گئی تھی شمس جو بے ساختہ قریب آیا تھا ولی کی پھنکار پر سکت ہوا تھا

"You just go away basterd".

"نورے اوپن یور آئیز۔۔

ولی نے تڑپ کر اسے پکارا تھا مگر وہ آنکھیں موندی ہوئی تھی سانس بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔

وہ کبھی اس کے ہاتھ مسل رہا تھا کبھی چہرہ تھپتپا رہا تھا مگر بے سود۔۔۔

"ولی اسے سانس کو ضرورت پمپ کرو۔۔"عدن پریشانی سے بولی نورے کے نیلے پڑتے ہونٹ اسکی جان نکال رہے تھے اگر نورے کو کچھ ہو گیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔

نازک سے لبوں پر وہ اپنے لب رکھتا اسے اپنی سانس فراہم کر رہا تھا عدن کے اشارے پر شمس رانیہ کو اپنے ساتھ تقریباً کھینچ کر لا یا تھا۔۔

ولی کے کوئی، بعید نہیں تھی وہ کیا کر گزرتا۔۔۔۔

کھانستی ہوئی یکدم وہ ہوش میں آئی ولی ایک اور بار اس کے لبوں پر پوری شدت سے جھکا تھا اسے پروا نہیں تھی اسے کون دیکھ رہا ہے کون نہیں۔۔

نورے سامنے عدن کو دیکھ کر سرخ ہوئی تھی۔۔۔

عدن کی سانس میں سانس آئی ولی اسکو سہارا دے کر بیٹھا چکا تھا خود میں بھینچے وہ ضبط کی انتہا پر تھا۔۔

و۔ولی۔۔۔اس کی ٹھنڈ سے کانپتی آواز پر وہ ہوش میں آیا تھا فوراً اسے اپنی باہوں میں بھرتا پیچھے کے گیٹ سے حویلی میں داخل ہوا۔۔۔

"شرم وحیا بیچ کھائی ہے۔۔۔
عدن نے بڑبڑا کر یہاں وہاں نظریں دوڑائی تو دور سے اسے غنی کہی جاتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔

دل میں نجانے کیا سمائی وہ اپنا لہنگا سنبھالتی باہر کی جانب بھاگی نظروں نے اسکی گاڑی کو دور جاتے دیکھا۔۔۔

پاس کھڑی گاڑی میں بیٹھتی وہ ایک فیصلہ کر گئی تھی گاڑی میں چابی الریڈی لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

تیز رفتار سے گاڑی چلاتی وہ بھاگی تھی اس کے پیچھے تقریباً۔۔۔

اسکو آج میں بتاؤں گی۔۔۔مجھے چھوڑ کر شہر جائے گا۔۔۔اس چڑیل کے " پاس جا کر تو دکھائے۔۔۔" اسے شہر کے راستے پر جاتا دیکھتی دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

یہ کوئی پہلی دلہن تھی جو اپنے دولہا کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔۔

رانیہ میں تمہارا کیا کروں مجھے بتاؤ تم اس حد تک کیسے کر سکتی ہو تم؟" اس کا" بازو جکڑے وہ شدت سے دھاڑا تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ے مہیں کیوں اتنا برا لگ رہا ہے ہاں ؟"اس ہاتھ جھٹک کر وہ بھی حلق کے "
بل چلائی سینے پر ہاتھ رکھتی اسے پرے دھکا دیا تھا۔۔۔ شمس کا چہرہ اہانت
سے سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

بہت ہوا۔۔"اس کا ہاتھ پکڑے بیڈ پر پٹخا تھا۔۔۔۔"
یہاں پڑی رہو اب اپنی شکل بھی نہیں دکھاؤں گا میں تم کو ہر وقت شک "
۔۔شک کھا گیا ہمارے رشتے کو۔۔۔" سختی سے وہ بہت کچھ بول گیا تھا رانیہ کا
وجود شل ہوا تھا۔۔

"کیوں تمہاری نظریں نہیں ہٹ رہی تھی اس لڑکی سے بولو۔۔۔۔۔؟"
نم لہجہ تھا کانپتے لب جن پر ریڈ لپسٹک لگی تھی۔۔۔۔۔"میرے سامنے رونا
دھونا کرنے کی ضرورت نہیں ہے آب بس بہت ہوا اب کوئی صفائی نہیں

دونگا اپنی۔۔۔ارے بیوی ہو تم اپنا مقام دیکھو۔۔مگر نہیں تمہارا جو یہ دماغ ہے نا اس میں بس شک بچا ہے۔۔۔۔

کوئی نا پیار ہے نا محبت بس شک ہے۔۔ش

ضبط سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔سختی سے بھینچے لب وہ باز رکھ رہا تھا خود کو مزید کہنے سے۔۔۔۔

اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا وہ نم آنکھوں سے سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔اسکی شدت پسندی کب اس کے دل و دماغ میں شک بھر گئی وہ جان ہی نہیں پائی ۔۔۔۔

نفی میں سر ہلاتا وہ واش روم میں بند ہوا تھا دروازہ زور سے بند کرتا اپنا اشتعال نکالا تھا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اپنی چیخ دباتی وہ شدت سے روئی تھی۔۔آنسو بہہ کر چہرہ بھیگو گئے تھے

۔۔۔۔

اسے روم میں لیکر داخل ہوا تو نورے کے چہرے پر حیرانی واضح ہوئی۔۔۔
پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔گلابوں کی تازہ مہک نورے کو بے انتہا پسند آئی تھی۔۔۔

کانپتا وجود بیڈ پر آرام دہ انداز میں لٹاتا الماری سے اس کے کپڑے نکالے

۔۔۔۔

کپڑے لے کر وہ وہ نورے کے پاس بیڈ پر بیٹھا

ولی۔۔۔م۔میں کر لوگی۔۔۔اسے اپنی بیک کی زب کھولتی محسوس ہوئی تو
جان ہوا ہوئی تھی۔۔۔۔۔

نورے۔۔۔آنکھیں بند کرو طبیعت خراب ہو رہی ہے تمہاری ڈونٹ"
موو"۔۔۔۔لائٹ افف کرتا اسے مزہمت کرنے سے منا کیا تھا
اسے خفت سے سرخ ہوتا دیکھ کر بولا جب کے وجود ٹھنڈ سے بھیگ جانے
کے بعد کانپ رہا تھا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

بھاری لباس اس کے وجود سے پرے کیا۔۔۔نورے کی جان نکلی تھی
۔۔۔اس کے ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کر کے گھبرائی تھی
۔۔۔۔گلابی عارض پر خم دار پلکے سایہ فگن ہوئی تھی۔۔۔۔۔جب کے وہ
بس اس جدوجہد میں تھا اسے ٹھنڈ سے بچا سکے۔۔۔اسکو دوسری شرٹ پہنا
کر اس پر کمبل ڈالا تھا۔۔۔۔

نظر بھٹک کر اسکی خوبصورت سراپے میں گویا اٹک گئی تھی۔۔۔گلابی چہرہ حیا سے مزید گلابی ہو رہا تھا۔۔۔لرزتی پلکیں کوئی اور ہی داستان کہہ رہی تھی ۔۔۔۔ولی پل میں بہک سا گیا تھا اسکی گردن پر لب رکھتا اسے جی و جان سے لرزنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

ول۔ولی۔زبان لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔

اس کو بڑھتی بے باک حرکتوں پر وہ بے بس ہو رہی تھی کوئی مزاحمت کام نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔۔

"Feel it"

کان کے قریب سرگوشی سی کی تھی پھر اسکی کان کی لوپر لب رکھتا ہلکا سا کاٹ گیا تھا۔۔۔

نورے آنکھیں میچے اپنے دل کی دھڑکن کو سنبھالے ہوئی تھی۔۔۔اس پر جھکا مکمل طور پر اسے اپنی پناہوں میں لے گیا تھا۔۔

ہر مزاحمت ترق ہوئی تھی نورے کی۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی صندلی مہک سے ولی کا روم روم بھڑک اٹھا تھا

۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

قطرا قطرہ کرتی رات سرک رہی تھی۔۔۔۔

اپنی محبت سے اسکا روم روم مہکاتا جارہا تھا۔۔۔۔اپنا خوف مٹاتا جارہا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔اس کی نورے اس کے پاس ہے۔۔

رات آہستہ آہستہ گہری ھوتی جارہی تھی ہر سو اندھیرا ہو گیا تھا غنی تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا کافی دیر سے وہ کومل کو کال کر رہا تھا مگر اس کا فون آف آرہا تھا اور اسے ضروری فائل چاہیے تھی جس کی وجہ سے اسے خود شہر جانا پڑ رہا تھا

دوسری طرف عدن تھی جو دلہن بنی گاڑی چلاتی اسکا پیچھا کر رہی تھی۔۔

"اس کومل میں آخر ہے کیا جو یہ تڑپ کر جارہا ہے اس کے پیچھے۔۔۔"

وہ خفگی سے سوچتی ضبط سے گاڑی چلا رہی تھی۔۔

ابھی وہ لوگ شہر میں داخل ہی ہوئے تھے کہ یکدم غنی نے گاڑی روکی تھی پیچھے عدن نے بھی اپنی گاڑی روکی تھی۔۔۔

اپنی ہاتھ میں گن لیکر وہ باہر نکلا تھا کافی دیر سے وہ دیکھ رہا تھا یہ گاڑی اسے فولو کر رہی ہے جبھی شہر کی حدود میں داخل ہوتے ہی غنی نے گاڑی روکی۔۔۔

عدن جو اس کے رکنے پر حیران ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں گن دیکھ کر اس کی سٹی گم ہوئی۔۔۔

"کون ہو تم باہر آؤ۔۔۔"

"گاڑی دور ہونے کی وجہ سے غنی دیکھ نہیں پایا تھا اندر کون ہے۔۔؟

عدن نے تھوک نگلا۔

کہاں پھنس گئی میں۔۔"دل میں سوچتی وہ باہر نکلی۔۔۔"

غنی جو کوئی ڈاکو کی امید میں تھا مگر یہاں دلہن بنی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوا کچھ قدم چل کر قریب ہوا تو حیرانی غصے میں بدلی۔۔

گن اپنی بیک میں رکھتا تیز رفتاری سے اس تک پہنچا۔۔۔

تمہارا دماغی توازن ٹھیک ہے بھی یا نہیں کیوں آئی ہو؟"ساکت نظروں" سے اسے گھورتا وہ سرد لہجے میں بولا جبکہ عدن نے بے تاثر چہرے سے اسے دیکھا۔۔۔۔

جب سے تم سے ملی ہو دماغی توازن تو جبھی خراب ہو گیا تھا۔۔۔"
اور رہی بات تمہارے پیچھے انے کی تو۔۔۔
تم کہا جا رہے ہو اسکی ٹائی کو اپنے ہاتھ میں لے کر کھینچا اور آنکھیں دیکھائی۔

اسکے تیور دیکھ کر غنی نے اسکا بازو جکڑا تھا ڈرامہ چل رہا ہے یا فلم؟۔۔۔۔۔
کیا تماشا ہے یہ وہ دھاڑا تھا آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"تم جا کہاں رہے تھے ؟۔۔۔

"اپنی پہلی اور خوبصورت بیوی کے پاس آب چل گیا پتا تو جاؤ آب۔۔۔۔"

"خوبصورت بیوی ؟؟

"مجھ سے زیادہ اچھی ہو ہی نہ جائے

اسکا بازو جکڑ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں پٹکا تھا۔۔۔۔۔

ارے میں کوئی سامان ہوں جو اٹھا کر پٹک رہے ہو"۔۔۔"

وہ منہ بنا کر بولی۔

کس نے بول دیا خوبصورت ہو ؟۔۔۔"

لگ رہا ہے جو سٹوری ہم سنتے تھے یونیورسٹی کوئی چڑیل تھی جو دلہن بن کر گھومتی تھی۔۔۔۔

"وہ لگ رہی ہو۔۔۔

بے حد سنجیدہ لہجہ تھا آنکھوں میں تپا دینے والے تاثر تھے اسے سیٹ پر بیٹھا کر گیٹ پر ہاتھ رکھے جھک کر بولا تھا۔۔۔

عدن منہ کھولے اسے دیکھتی رہی۔۔

"How Cheap"....

"ت۔تم ہو ہی گھٹیا۔۔۔

اسکا ہاتھ جھٹکتی واپس باہر نکلی۔۔۔

تم اپنی اس سو کالڈ بیوی سے ملنے جاؤ گے مجھے وہاں چھوڑ کر؟؟ تمہیں یہ " خیال نہیں آیا میں وہاں کیا کیا آگ لگا سکتی تھی؟"تمہارے خلاف اپنا لہنگا سنبھال کر وہ اس سے دور ہوئی چہرے پر ناگواری تھی۔۔۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔۔۔"

طلاق کا بولتی ہو۔۔۔

اور مجھے اپنی بیوی کے پاس بھی جانے سے آج روکنے کے لئے یہاں تک آگئی۔۔۔

"تم ہوش میں ہو؟؟۔۔۔آخر کس حال میں تم خوش رہو گی۔۔۔

غنی سختی سے بولتا اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔

ہاں کیونکہ عدن اپنی چیزیں کسی سے شیر نہیں کرتی۔۔۔۔آب چاہے "

میں تم سے طلاق کا بولوں یا نہیں مگر جب تک میں تمہاری زندگی میں ہو تم

اس سے جتنا دور رہ سکتے ہو رہو ورنہ اس کا وہ حال کرونگی یاد کرو گے کیا چیز

"ہوں میں۔۔۔۔

اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھیں ایک ادا سے بولی تھی غنی کی آنکھوں میں

گویا خون اتر آیا تھا مغرور کھڑی ناک پر غصہ در آیا تھا۔۔۔

تمہیں اس سے اتنا خار ہے۔۔۔کہی جل تو نہیں رہی اس سے تم "

۔۔۔؟"۔آنکھوں سے وہ بھسم کر دینے کے در پر تھا مگر ضبط کر رہا تھا۔۔

جلوں گی میں اس سے! ہاہاہاہا"

میری بات سنو مجھے میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں تم اور تمہاری اس ہوتی سوتی کی میری طرف سے جہنم میں جاؤ تم لوگ۔۔۔۔۔ مگر آج تم پر میرا حق ہے آج کہی نہیں جانے دو نگی تم کو چاہے تمہیں مجھے رسی سے ہی کیوں نا باندھنا پڑے۔۔۔۔۔"

پہلے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی آخر میں جلن در آئی تھی غنی نے سرخ ہوتے چہرے سے نفی میں سر ہلایا تھا مسلتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا ۔۔۔۔۔۔

"ابھی کے ابھی حویلی واپس جاؤ۔۔۔۔۔"

اسے وارن کرتا وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔

"میں یہاں سے اپنے گھر جاؤں گی دفع ہو جاؤ تم تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی مجھے۔۔" اس کے پیچھے آتی وہ تیز آواز میں بولی۔۔۔۔۔

غنی کی گرفت مظبوط ہوئی تھی اسٹیرینگ پر ہاتھوں کی رگیں پھول گئی تھی۔۔۔ایک دم سے اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آیا تھا۔۔۔

عدن کا بازو جکڑ کر گاڑی سے پن کیا تھا اسے اطراف میں ہاتھ رکھتا فرار کا ہر راستہ بند کیا تھا۔۔۔۔

"مجھے ابھی تم ویسے ہی زہر لگ رہی ہوا گر میں حویلی سے نکل آیا تھا تو اسکا مطلب سمجھی نہیں تم؟۔۔۔۔۔؟"

کیا مطلب ؟؟

مجھے کیا سمجھنا تھا نہ سمجھی سے اسے دیکھتی بولی۔۔۔۔

راستہ اس وقت سنسان تھا ہر طرف خاموشی تھی بڑے بڑے پیڑوں کے سائے روڈ پر نظر آ رہے تھے چاند کی روشنی میں اس کا حسین چہرہ دیکھ کر غنی کا دل شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔۔

مطلب یہ کہ۔۔۔

اسکی تھوڑی اپنی انگلی کے پوروں سے چھولی تھی عدن کو یکدم کرنٹ سا لگا تھا دل بے اختیار دھڑکا تھا آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی۔۔۔۔

اسکے گلے لگی تم پھر۔۔۔پہلے نرم گرفت تھی مگر اس گرفت میں آب سختی تھی عدن درد سے کراہ اٹھی تھی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم پاگل ہو گئے ہو؟؟

چھوڑو مجھے اسکا ہاتھ جھٹکتی دور کرنا چاہا تھا مگر وہ دور نہیں ہوا تھا۔۔۔

منع کیا تھا نا کسی کے قریب مت جانا کسی کے گلے نہیں لگنا مگر تم۔۔۔اس" ڈائریکٹر کے گلے لگ پڑی تھی۔۔۔۔"لہجہ سخت سے سخت ہوتا جارہا تھا چہرے پر پتھر و جیسی سختی تھی۔۔۔جب کے اسکے بازو اپنی مظبوط گرفت میں قید کیے تھے۔۔۔۔

غنی درد ہو رہا ہے مجھے پلیز لیو می"۔۔۔نم بھیگے لہجے میں بولی تھی" ۔۔۔غنی بے تاثر نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔پھر اس کو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ درد نہیں ہوا ہو گا جو مجھے ہوا تھا۔۔۔وہ درد تم محسوس کر بھی نہیں سکتی" جو میں نے محسوس کیا۔۔۔"اس شخص کے منہ سے اپنے لئے یہ الفاظ سننا کے وہ بے انتہا نفرت کرتا ہے مجھ سے۔۔۔۔۔

اس درد سے تم نہیں گزری کبھی۔۔۔۔

اس سے دور ہوتا سرد نظروں سے اسے دیکھتا غرا کر بولا تھا جب کے عدن حق دق سی اس کی بات سن کر سن ہو گئی تھی۔۔۔۔دوسری سائیڈ کا دروازہ کھول کر تقریباً اسے پٹکا تھا غنی نے گاڑی میں۔۔۔۔۔۔۔

عدن کہی ماضی میں اٹک گئی تھی۔۔۔۔

لب سل گئے تھے وہ اس کو کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔نجانے کیوں وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔اسے یہ بھی ہوش میں نہیں رہا کے غنی اسے اپنے ساتھ لیجا رہا ہے۔۔۔۔

سارے راستے دونوں کہی اپنے ماضی میں رہ گئے تھے خاموشی سے کٹ گیا تھا سفر جس کا اندازہ دونوں میں سے کسی کو نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

اپنے گھر باہر گاڑی کو روکتا اسنے عدن کو دیکھا جو سن ہو گئی تھی جیسے۔۔۔

"تم یہی بیٹھو میں اپنی فائلز لیکر آتا ہوں۔۔۔۔۔"

اس کی آواز پر چونک کر عدن نے دیکھا تھا اسے۔۔۔۔وہ آب گاڑی سے نکل کر گھر کے اندر جا رہا تھا۔۔۔۔نجانے کیوں عدن کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔۔جو بھی تھا وہ اس کے سامنے اپنی بیوی کے پاس جا رہا تھا۔۔۔آنکھوں میں گویا کسی نے مرچیں بھر دی تھی دروازہ کھول کر باہر نکل کر جلدی سے اس کے پیچھے گئی تھی۔۔۔۔

وہ بڑا سادروازہ پار کرتا اندر کی طرف بڑھ رہا تھا عدن تیز قدم اٹھاتی اس کے پیچھے گئی اور دروازے کی اوٹ میں چھوپ گئی۔۔۔۔۔

غنی جو لاؤنج میں آیا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر گویا اسکا سانس رکا تھا ۔۔۔۔"آنکھوں میں بے یقینی در آئی تھی"۔۔۔۔۔۔۔دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے کومل ایک آدمی کی گود میں بیٹھی فحاشی پھلا رہی تھی ٹیبل پر وائن ور سگریٹ وغیرہ پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔ غنی کے لب سل گئے تھے۔۔۔۔۔اپنی بیک پر سے اسنے گن نکالی تھی۔۔۔۔۔۔وہ دونوں جو ایک دوسرے میں مگن تھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے چونکے۔۔۔۔کومل کی سانس اسپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔۔۔۔وہ آدمی جلدی سے اٹھتا اپنی شرٹ پہنے لگا ۔۔۔۔کومل جو نائٹ ڈریس میں تھی اسکا گلہ تھیک کرتی خوف سے غنی کو

دیکھنے لگی جس کے ہاتھ میں گن تھی۔۔۔آنکھیں سرخ انگارا تھی

۔۔۔۔۔چہرہ لہو چھلکا دینے کے در پر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم جیسی عورت کا اس دنیا میں کوئی کام نہیں"۔۔بھاری قدم اٹھاتا ان کے "

تھوڑا قریب ہوا۔۔۔۔۔۔

"تم جیسے بے حیا بے وفا۔۔۔

زبان سے وہ بولو جو سن سکو۔۔۔"وہ چیخ کر بولی۔ "

میں نے تمہیں محبت عزت مان دیا،اور تم میری ہی عزت۔۔۔"وہ بے "

یقینی سے بولا۔

مجھے تم سے کوئی محبت نہیں رہی تھی جب تم نے میرے پرپوسل کو "

ریجیکٹ کیا تھا جب سے اس دل میں آگ لگی ہوئی تھی میرے

۔۔۔۔۔۔مجھے کیا بے حیا بول رہے ہو"۔۔۔۔۔وہ ابھی کچھ بولتا کے کومل

کے زہر میں ڈوبے الفاظ اسے لہولہان کر گئے۔۔۔۔۔

"تمہیں میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

دھوکے باز۔۔۔۔۔بے حیا عورت میرے نکاح میں ہوتے ہوئے یہ حرکت کی۔۔۔۔

گن وہی زمین پر پھینک کر وہ اسکی طرف لپکا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی جو بھاگنا چاہتا تھا جلدی سے گن اٹھا کر غنی کی ٹانگ پر فائر کھولا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

حال میں موت کا سا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔۔۔

باہر کھڑی عدن جو سب تماشا دیکھ کر تمسخرانہ ہنسی ہنس رہی تھی۔۔۔۔
گولی کی آواز پر اس کی جان نکلی تھی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

غنی یکدم زمین بوس ہوا تھا۔۔۔جسے محبت دی عزت دی آج وہی لڑکی سب کچھ اس کے منہ پر مار گئی تھی۔۔۔۔وہ لڑکا آب سامنے کھڑا ہنس رہا تھا۔۔۔نکاح میں تھی چلو آب بیوہ ہو جائے گی کیوں ڈارلنگ۔۔۔اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر وہ بے باکی سے بولا تو کومل نے اس کے ہاتھوں سے گن لی۔۔۔۔چہرے پر صرف نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔۔

گن کا رخ غنی کے دل کا مقام کی جانب تھا۔۔اسی دل میں وہ وہ لڑکی بستی تھی نا؟۔۔۔جسکی وجہ سے تم نے مجھے ریجیکٹ کیا تھا؟۔۔۔۔۔اسی دل میں اتنی گولیاں پیوست کرونگی کے تڑپ کر فورن مر جاؤگیں۔۔۔۔

وہ جو زمین پر پڑا بے ہوش ہونے والا تھا۔۔۔اس کے الفاظ کسی بجلی کی طرح گرے تھے۔۔۔۔۔۔

ٹھا!!۔۔۔۔۔۔

اسنے گولی چلادی تھی۔۔۔۔۔

خون کا فوارہ یکدم پھوٹ پڑا تھا۔۔۔۔ مگر گولی شولڈر پر لگی تھی۔۔۔اسکا نشانہ چوک گیا تھا عدن عین وقت پر اکر اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مار گئی تھی

۔۔۔۔۔

عدن نے ہراساں نظروں سے غنی کو دیکھا جو تکلیف سے اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔وہ سکت ہو گئی تھی اپنی جگہ۔۔

گن چھوٹ کر زمین پر گر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

عدن حرکت میں آئی۔

"تجھے تو میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ دونوں جو بھاگنے لگیں تھے پیچھے سے یکدم عدن نے فائر کھولا تھا جو انکے پیر ہاتھوں کو زخمی کر گئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی زمین بوس ہوئے انکو کراہتے ہوئے دیکھ وہ جلدی سے غنی کے پاس گئی۔۔۔۔۔۔

غنی۔۔۔ غنی آنکھیں کھولو۔۔۔۔اسکا سر گود میں رکھتی وہ تڑپ کر بولی تھی" آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔۔۔۔

یہ سب کیا ہو گیا۔۔۔"وہ بری طرح سسکی تھی۔"

تم۔تمہاری بددعا لگ گئی"۔۔۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

محبت کی مار مارا گیا ہوں میں"۔۔۔"

دیکھ۔دیکھوں تمہارے ساتھ میں نے غلط کیا"۔۔۔۔آج میرے ساتھ" بھی ہوگیا۔۔۔۔۔۔

خون بھرے ہاتھوں سے اسکے ہاتھ پکڑتا وہ بکھر گیا تھا۔۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی روئی تھی۔۔۔۔

"معاف کردو زہرہ۔۔۔۔۔"

کسی کے کردار پر انگلی اٹھائی تھی میں نے اسکا د۔دامن داغدار کرنا چاہا تھا۔۔ دیکھوں آج۔۔آج میرا پورا جو لباس تھا نا گندگی سے اس قدر گندہ ہو گیا ۔۔۔۔کے میں چاہ کر بھی اسے صاف نہیں کر سکتا۔۔۔ٹوٹا بکھرا لہجہ تھا ۔۔۔۔اسے آج اپنے کیے گئی زیادتی یاد آئی تھی۔۔۔۔

اور ایک وقت ضرور آتا ہے جب انسان کو یاد آہی جاتی ہے کے اسنے دوسرے کے ساتھ برا کیا تھا۔۔۔تو بدلے میں اسکے ساتھ مکافات عمل ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔میں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔میں نے تم سے بے" انتہا محبت کی ہے۔۔اب تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی۔۔میرے ہو تم۔صرف میرے۔۔"وہ روتے ہوئے چیخی اور اس کو سہارا دیا۔۔غنی کے دل میں اس کے الفاظ قرار کی طرح پھیلنے لگے۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔لیکن عدن زبردستی اسے سنبھالتی باہر لائی۔

کومل اور وہ شخص وہی رہ گئے تھے۔۔

سیسکیوں کا گلہ گھوٹتی تیزی سے چلائی تھی گارڈ جو بے سدھ سو رہا تھا یکدم بیدار ہوا تھا شور کی آواز سے مگر سامنے کا منظر دیکھ کر وہ خوف سے سفید پڑ گیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اپنا لرزتا وجود سنبھالتی وہ گارڈ کے ساتھ اسے لئے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔آج وہ اس کے نام پر پور پور سجی تھی۔۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کے آج کی

راز کھلیں گے۔۔۔کئی حقیقت اس کے سامنے اکھڑی ہو گی۔۔۔۔اسکا لباس پور پور غنی کے خون سے بھیگ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

خوبصورت چہرہ آنسوں سے بھیگ گیا تھا سیاہ آنکھیں سرخی مائل ہو گئی تھی گاڑی تیزی سے ڈرائیور ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔پیچھے وہ غنی کو لئے بیٹھی تھی جو مکمل بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

پورے وجود میں ایک درد کو لہرا ٹھی تھی آنسوں ہلک میں پھنس رہے تھے دل سست روئی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"بھائی جلدی چلاؤ۔۔۔۔۔۔۔

وہ چیخی تھی۔۔۔غنی کا بے جان وجود اس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔

.ہسپتال پہنچ کر اسے فورن آپریشن کے لئے لیجایا گیا تھا۔۔۔

وہ بینچ پر سکت بیٹھی تھی۔۔۔ڈرائیور نے حویلی کال کردی تھی
۔۔۔۔جسکا عدن کو معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم پتھر ہو
جانتی ہوں میں
تم بے رحم جو
جانتی ہو میں
مگر آج تم نے
کوئی تم نے دھوکہ دیا۔۔۔
آج کوئی بے رحمی دیکھائی تو۔۔
تمہیں میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔

Zubi Novels Zone

چہرہ ہاتھوں میں چھوپائے وہ بے انتہا رو ئی تھی۔۔

ایک گھنٹہ ہو گیا تھا وہ اکیلے بیٹھی ہوئی بس روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

راہداری سے اسے ولی آتا نظر آیا۔۔۔ساتھ اس کے احد ملک بھی تھے اور یاور ملک بھی۔۔۔۔

ولی۔۔۔غنی۔۔۔"وہ تڑپ کر اس تک پہنچی تھی۔۔۔۔

ولی نے لب بھینچ کر اسکی حالت دیکھی۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا اسے حوصلہ رکھو"۔۔۔اسکا لرزتا وجود دیکھ کر ولی نے اپنی" شال اسکو کھول کر اڑھا دی۔۔۔۔۔

بیٹا دعا کرو تم بیوی ہو اسکی۔۔۔

اللہ ضرور سنے گا۔۔۔"یاور ملک اسکے سر پر ہاتھ رکھتے نم لہجے میں بولے ۔۔۔۔

مم میں دعا کر رہی ہوں مگر۔۔۔ڈاکٹر کوئی جواب نہیں دے رہے آب تو" دو گھنٹہ ہو گئے ہیں۔اسے کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گی۔۔ولی اسے کھونے ایک بار میری بات سن لے۔۔۔"وہ سسکتی فریادی ہوئی۔

۔۔بس بیٹا اتنا نہیں روتے۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"۔"

اسے سنبھال پانا کسی کے بس کی بات نہیں تھی ولی دروازے کے پاس کھڑا بے چین تھا۔۔۔۔۔

صبح ہونے والی تھی مگر آب تک کچھ نہیں پتا چلا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹرز کی ایک بھاری تعداد باہر آئی تھی۔۔۔۔

سب لپک کر ان تک پہنچے۔۔۔۔

ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے مگر وہ ہوش میں نہیں آئے ہلکا سا بھی ۔۔۔۔،چوبیس گھنٹے ہے ان کے پاس ہوش میں آنا بہت ضروری ہے باقی آپ لوگ دعا کریں ان شاءاللہ سب بہتر ہو گا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اٹھ جاؤ۔۔۔۔

بہت ہو گیا ہے۔۔۔۔ڈرامہ بازیاں ختم نہیں ہوتی تمہاری"۔۔۔۔نم بھیگیں لہجے میں شکوہ کرتی اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔سب نے اسے گھر جانے کا بولا تھا مگر وہ نہیں مانی تھی۔۔۔

اسنے محسوس کیا اسکے ہاتھوں جنبش ہوئی تھی۔۔وہ باہر کو بھاگی۔۔۔ڈاکٹرز کو بلانے۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں ہی جیسے انہیں زندگی کی نوید سنادی گئ تھی۔

عدن کا روم روم شکر گزار تھا۔

اسے ہوش اگیا تھا۔۔۔۔سب اس سے ملنے گئے مگر وہ نہیں گئ تھی۔۔۔۔

دروازے پر نظریں جمی تھی کے وہ آئے گی مگر وہ نہیں گئ۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ہسپتال کے پرے روم میں وہ بیٹھی رہی گھٹنوں کے گرد ہاتھ بندھے۔۔۔۔

کیوں نہیں جارہی اس سے ملنے ؟۔۔۔۔ولی اندر آتا اس کے سامنے بیٹھتا بولا ۔۔۔۔۔۔

"مجھے نہیں ملنا اس سے۔۔۔۔

وہ تکلیف میں ہے ولی نے جیسے یاد دلایا۔۔۔۔

مگر وہ۔۔۔اسے تو اس کومل کا غم کھا رہا ہے۔۔۔۔اسے مجھ سے غرض نہیں

۔۔۔۔۔

دیکھو جو ہوا سو ہوا اسکو میں نے آپ چیک کروایا ہے تو دونوں ہی تقریباً

مرنے کی حالت میں ہے مگر مرے نہیں تم بچ گئی ہو شکر کرو۔۔۔۔

ڈرتی نہیں میں۔۔۔۔آنکھیں دیکھا کر بولی تھی جن میں سرخی بھری ہوئی

تھی۔۔۔۔

کیوں نہیں جا رہی وہ بار بار دروازے کو دیکھ رہا ہے بات تو کرو۔۔اس سے "

لڑوں شکوہ کرو حق ہے تمہارا" ولی نے سمجھایا۔۔۔۔۔

ہاں صحیح بول رہے ہو وہ معصوم ہے بہت۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے جس آگ میں۔۔ میں سالوں سے جلتی آئی ہوں۔۔۔۔وہ حقیقت ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

غنی نے اس وقت اسکو ریجیکٹ کیا تھا اسنے بدلہ لیا۔

اس سے۔۔۔۔ وہ رو دی تھی۔۔۔۔ہاں تم دونوں ان دیکھی آگ میں جلے تھے۔۔۔۔۔اور جلتے ہو۔۔

مگر وہ کومل۔۔۔۔

عدن اس وقت کیا امپورٹنٹ ہے؟

جا رہی ہوں میں گھر اور وہ ٹھیک ہو جائے تو بولنا واپس جائے اس ہوتی سوتی کے پاس اور اس کا سر پھاڑ کر واپس میرے پاس آئے ورنہ میں اسکو گنجا کر دوں گی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

غصے، سے کہتی وہ ولی کو ہسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

ابھی ملواس سے آؤ۔۔۔۔

ولی لے گیا تھا اس کو۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اس کے سامنے تھی

بچ گئے مبارک ہو۔۔۔۔اس کے برابر میں کھڑی ناک چڑھا کر بولی تھی

۔۔۔۔۔جب کے غنی اسکو دیکھنے لگا جسکی آنکھیں سرخ تھی پپوٹے سوجے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔جو دیر تک رونے کی چغلی کھا رہی تھی۔۔۔۔۔

روئی ہو؟۔۔۔۔اسکا ہاتھ یکدم اپنی گرفت میں لیتا اسے سکت کر گیا۔۔۔۔

تمہارے لئے کبھی روہی نالوں میں۔۔۔وہ اسے گھورتی اپنا ہاتھ آزاد کروانا چاہا۔۔۔۔

"بچ گیا ہوں ورنہ کوشش تو تھی کہ مر جاؤں۔۔"

کیا بدتمیزی ہے کیا بکواس کر رہے ہو؟ وہ بھڑک پڑی۔"

"روئی کیوں پھر؟۔۔۔تمہیں کیا۔۔۔اگر کچھ ہو جائے تو۔؟

بتاؤ گھمبیر آواز بوجھل آواز تھی۔۔۔۔۔

"ہمدردی کر رہے ہو۔۔۔

نہیں۔۔۔تم نے ہمدردی کری مجھے بچا کر۔۔۔۔تمہیں اسکے غم میں مرنے نہیں دے سکتی تھی میں۔۔۔۔منہ بناتی اس کے پاس بیٹھی تھی وہ ہاتھ چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھا جبھی۔۔۔۔

تم نے اسے کیوں مارا۔۔۔۔میں نے نہیں مارا اسکے گندے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگوں گی میں۔۔۔۔۔

اسکا ہاتھ جھٹک کر دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ ٹھنڈے فرش پر بیٹھی غنودگی کی حالت میں تھی رات سے وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی آب صبح کے سات بج رہے تھے۔۔۔بیڈ پر ایک سلوٹ تک نہیں تھی یعنی وہ رات بھر سے کمرے میں نہیں آیا تھا۔۔۔۔نم مترم آنکھیں اسکی رات بھر رونے کی گواہ تھی۔۔۔۔

سر درد سے پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔دل و دماغ کو ذرا برابر بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔بوجھل آنکھیں بہت کوشش کے بعد وا ہوئی تو پتا چلا صبح ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

اٹھ کر اسنے اپنے روم کا دروازہ کھولا اور نیچے کی جانب بڑھی۔۔۔قدم ٹھر گئے۔۔۔آنکھیں ایک بار پھر بھیگ گئی۔۔۔دل میں ٹیسٹ سی اٹھی ۔۔۔وہ ساری رات اس سے لاپرواہ بنا یہاں سوتا رہا۔۔۔۔

ش۔ شمس۔۔ بکھرا ہوا لہجہ تھا بھیگی آنکھیں تھی۔۔۔ وہ جو ساری رات بچینی کی نظر کر چکا تھا تھک کر صبح تقریبن چھ بجے اسکی آنکھ لگی تھی۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز پر یکدم شمس کی آنکھ کھولی۔۔۔۔۔ آنکھ کھولتے ہی سامنے دشمنجاں کھڑی تھی۔۔۔۔ بکھرا حال دیکھ کر شمس کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

رانیہ دماغ کہا ہے۔۔۔۔ کیا حال کر لیا ہے تم نے اپنا۔۔۔۔ رات کا غصہ کہی سو گیا تھا جا کر اس وقت وہ شمس تھا جو صرف رانیہ کی محبت میں ہر بڑھتے دن کے ساتھ بس اس کے لئے جی رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ش۔ شمس پلیز ناراض نہیں ہو۔۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔ اسکے سینے پر سر رکھتی پھپھک کر روئی تھی۔۔۔۔۔ شمس تو گھبرا ہی گیا تھا اسے کیا معلوم تھا

۔۔۔۔

اسکی ذرا سی بے اطمینائی برداشت نہیں ہو پائی تھی اس سے اسے کیا معلوم تھا رانیہ کا یہ حال ہو جائے گا۔۔۔

م۔میں اس سے بھی معافی مانگ لونگی تم ناراض نہیں ہو۔
شمس نے اس کے گرد حصار کھنچا تھا۔۔۔جلتے دل کو کرار آیا تھا۔۔

ششش۔۔۔۔
گھمبیر بوجھل آواز میں اس کے لبو پر انگلی رکھ کر خاموش کروایا تھا۔۔۔۔

تم بیوی ہو شمس خان کی"۔۔۔۔۔"
وہ کبھی خود کسی کے اگیں نہیں جھکا تو اپنی بیوی کو کیسے جھکا سکتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔

مگر غلط میں نے کیا معافی مانگنیں سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہوتا۔۔۔سو سو کرتی نم آنکھوں سے اسے دیکھتی ایک اور بات بتا گئی۔۔۔۔۔

سہی بول رہی ہو۔۔۔کبھی ملنا ہوا تو یو سے سوری ٹو ہر۔۔۔۔

جسے پول میں دھکا مارا تم نے۔۔۔نرم لہجے میں کہتا آخر میں لہجہ خفگی بھرا تھا ۔۔۔۔۔۔

رانیہ پھیکی ہنسی ہنس دی۔۔۔۔

رانی میری وہ شوخ ہوا اسے لیکر سوفے پر بیٹھا دونوں ہاتھ اسکے اپنی گرفت میں لئے وہ اسے دیکھیں گئی دل شدت سے دھڑکا۔۔

تم نے وہ سب کیوں کرا اگر اس کو کچھ ہو جاتا؟۔۔۔۔

م۔میں نہیں چاہتی تھی ایسا مگ۔مگر ہو گیا اٹک کر بولی تھی وہ رانیہ کا نظریں چورانا بخوبی دیکھا تھا شمس نے۔۔۔

ادھر دیکھو۔۔۔۔

اسکی تھوڑی اپنی پور میں لیتے گھمبیر آواز میں بولا رانیہ کے وجود میں سنسنی دوڑ گئی۔۔

شمس نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

تمہاری نیچر میں جانتا ہو اور تم مجھے لیکر بہت حساس ہو۔۔۔۔

میں جو شادی سے پہلے والا شمس تھا۔۔آب نہیں رہا۔۔۔۔دھیما لہجہ تھا

۔۔۔۔۔

رانیہ نے بغور اسے دیکھا وہ سچ ہی تو بول رہا تھا شادی کے بعد سے وہ بہت بدل گیا تھا۔۔۔

میں ہر ایک سے فرنک تھا یہ بات عدن بھی جانتی ہے مگر میں اب نہیں ہوتا میں شوٹ پر بس کام سے کام رکھتا ہو تمام او وٹنگ میں ترق کر چکا ہو۔۔۔۔

رانیہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی دل عجیب ہو رہا تھا

کیا تمہیں یہ محسوس نہیں ہوا؟۔۔۔۔۔

جھوک کر اس کے تھوڑے بڑھے ہوئے پیٹ پر لب رکھ کر مسکرایا رانیہ خجل ہوتی سرخ ہوئی۔۔۔

مجھے سب پتا ہے شمس اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی یقین دلانا چاہا تھا۔۔۔

پھر تم کیوں انسیکور ہوتی ہو؟؟۔۔۔ تمہیں اپنا مقام معلوم ہونا چاہیے یار ۔۔۔۔میری فیلڈ ہی ایسی ہے ملنا ہوتا رہتا ہے ہر ایک سے کیا اگر میں کسی کو ذرا دیکھ بھی لونگا تو تم یہ سب کرو گی وہ جھنجھولا اٹھا تھا آنکھوں میں خفگی در آئی تھی۔۔۔

رانیہ نے لب دبا کر اسے دیکھا۔۔۔

دیکھا بھی کیوں؟۔۔۔میری مرضی میری آنکھیں ہیں۔۔۔اسے گھورتا ہوا کوشن اسکو مارا۔۔۔۔

پھر میں بھی دیکھا کرونگی۔۔۔

کیسے؟؟؟؟

شمس آنکھیں کھولے حیرانی سے اسے دیکھتا بولا۔۔۔۔

جو بھی ہنڈسوم بندہ ہوگا کندھے اچکاتی بے نیازی سے بولی۔۔۔

آنکھیں نا نکال لوں تمہاری ابھی بخش دیا تمہیں ورنہ بتاتا تمہیں میری پرنسیس تمہارے پاس جو ہو پہلے سا نجیدا پھر شوخ ہوتا ہنسا۔۔۔۔

پرنس ہے اوکے وہ جاتا کر بولی۔۔۔پرنسیس ہے میری جان میری پیاری سی بیٹی۔۔۔افففف اسکا نام نورالعین رکھوں گا۔۔۔۔۔آنکھوں میں یکدم تھوڑی اداسی در آئی تھی۔۔۔رانیہ حیران ہوئی۔۔۔

شمس یہی نام کیوں رانیہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

بس ویسے ہی تم اٹھو جاؤ فریش ہو پھر ناشتہ کرتے ہے پھر مجھے جانا ہے آفس ۔۔۔۔

اسکے بکھرے بال سنوارتا سوفا سے اٹھ کر کچن کی جانب بڑھا۔۔۔

پیچھے وہ مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتی روم کی جانب بڑھ گئی چینج کرنے کی غرض سے۔۔

کچھ وقت بعد۔۔۔۔۔

عدن کہاجارہی ہو؟۔۔۔وہ جوابتر حالت میں بانو بیگم نے روکا۔۔۔۔

وہ امی سامیں ناشتہ لیکر جارہی تھی ولی کے لئے ہاتھ میں ٹرے لئے وہ اپر جانے کے لئے سیڑی پر کھڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ آب بانو بیگم کو امی سا ہی کہتی تھی ایسا وہ ان کے کہنے پر ہی کرتی تھی۔۔۔

بیٹا یہ کیا ہولیا بنا رکھا ہے انہوں نے خفگی سے اسے دیکھا جو ڈھلی سی ٹیشرٹ پاجامہ میں تھی کندھوں پر شال ڈالی ہوئی تھی۔۔۔۔

ارے امی سا ابھی تو میں سو کر اٹھی تھی تو جبھی وہ جھنجھولا گئی تھی۔۔۔۔

اچھا۔۔

تم جاؤ اسے ناشتہ دو فرصت سے کلاس لونگی بعد میں تمہاری میں۔۔۔۔۔

ناشتہ لیکر وہ غنی کے پاس آئی جہاں وہ بیڈ پر بیٹھا تھا گولی اسکے ایک ٹانگ اور شولڈر پر لگی تھی جس کی وجہ سے اسے اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف کا سامنہ کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بڑی ہوئی بیئرڈ آنکھوں کے سرخ گوشے مرجھایا ہوا چہرہ یہ وہ غنی نہیں تھا جس کی دنیا دیوانی تھی۔۔۔۔

عدن گیٹ بند کر کے اس کے سامنے آکر بیٹھی اپنے ہاتھ سے اسے ناشتہ کرواتی سنجیدا تھی۔۔۔۔۔
عدن کو ایک چپ سی لگ گئی تھی ان کچھ ہفتوں میں غنی کا وہ بے انتہا خیال رکھ رہی تھی جس کی بدولت غنی صحتیاب ہو رہا تھا آہستہ آہستہ۔۔۔۔۔

خاموشی تھی دونوں کے بیچ یہ خاموشی کئی روز سے قایم تھی۔۔۔

بریڈ کا پیس اس کے منہ میں دیتی وہ چونک گئی اسکا ہاتھ غنی کے ہاتھ میں تھا ۔۔۔جس کی آنکھوں میں صرف وحشت ہی وحشت نظر آئی اسے۔۔۔۔

خاموش کیوں ہو؟ کئی روز بعد ایک سوال آیا تھا غنی کی جانب سے مگر وہ بس اسے دیکھے گئی آنکھیں ہر احساس سے اری تھی۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو تمہارے سامنے ڈھول لیکر گھوموں؟؟؟؟
تیکھی نظروں سے دیکھتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی واڈرپ سے اسکی ایک شرٹ نکالی

شرٹ چینج کرنی ہے تم کو؟؟۔۔۔بلیک شرٹ ہاتھ میں لئے اسے دیکھتی بولی۔۔۔
وہی بیگانہ سا لہجہ تھا مگر وہ ایسا ہی رویہ اختیار کریں ہوئے تھی۔۔۔
ہمم۔۔۔

تمہیں زحمت ہو گی مجھے دیں دو خود کر لو گا میں اسکی طرف ہاتھ بڑھیا مگر فورن واپس کھینچ لیا۔۔۔۔

درد کی ایک لہر اٹھی تھی درد بھرے تاثر اس کے چہرے سے عیاں ہوئے تھے۔۔۔

تمہارا دماغ ہی خراب ہو گیا ہے۔۔۔
اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی دانت پیس کر بولی۔۔
پھر اسے دیکھا جو آنکھیں میچ کر درد برداشت کر رہا تھا۔۔۔۔

آپ تم ٹھیک ہو اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر پوچھا تو اسنے بغور عدن کو دیکھا ۔۔۔۔

تم کو مذاک اڑانا چاہیے میرا۔۔۔۔

میں اسی قابل ہو ہلکا سا مسکرا کر وہ عجیب انداز میں بولا تو عدن نے بولا

سوچا تھا دعا کی تھی تم پر ایسا دن آئے تمہیں جواب ملے جو تم نے دوسرے انسان کو کہا تھا اس کی دھجیاں اڑائی تھی اپنے لفظوں سے

مگر میں مذاک اڑانے والوں میں سے نہیں ہو۔۔۔۔اور نا ہی یہ سب تمہارے ساتھ میری وجہ سے ہوا جو سب تمہارے ساتھ ہوا تمہاری تقدیر میں یہی تھا۔۔۔

یوہی اگر سب ہونا تھا میرے ساتھ تو دھوکہ کیوں ملا مجھے۔۔۔۔

ہر دھوکہ ہر فریب ہر ایک کی زندگی کا حصّہ ہے یعنی نصیب کی بات۔۔۔

وہ آب قریب آ بیٹھی تھی۔۔۔

اسکی شرٹ کے بٹن کھولتے اس کے ہاتھ لرز اٹھیں تھے مگر ضبط کرتی تمام بٹن کھول چکی تھی

غنی اسکے ایک ایک چہرے کے تاثر دیکھتا اپنے لب دبا گیا تھا سرخ ہوتے رخسار غنی کا دل دھڑکا رہے تھے

چہرے پر پسینیں کی بوندیں جمع ہونے لگی تھی عدن اسکی نظروں سے کھائیف ہوتی اسے جلدی جلدی شرٹ پہنا کر دور ہٹی ٹیبل پر دوائی رکھ کر وہ باہر بھاگی تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

سانس تیز ہو گیا تھا۔۔۔پلکیں لرز رہی تھی۔۔۔دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔دل کے مقام پر ہاتھ رکھیں اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو قابو کرنا چاہ رہی تھی

پیچھے غنی بس اس کو جاتا دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

حواس تو ایسے سلب ہو رہے ہیں جیسے میں نے کچھ کیا ہو۔۔۔ہلا نکلے ابھی کچھ کیا بھی نہیں ہے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا اپنی دوائی اٹھا کر کھانے لگا۔۔۔

صبح ہو چکی تھی مگر آج نورے سوئی ہوئی تھی آب تک یہ غیر معمولی لگا تھا ولی کو۔

ڈول۔۔۔اٹھنا نہیں ہے کیا آج۔۔۔اسکا کمبل ہٹاتا پاس بیٹھے اسکے بال سنوارتا محبت سے بولا تھا

وہ جو آنکھیں موند لیٹی تھی ولی کے پکارنے پر آنکھیں کھولی۔۔۔۔
اٹھی کیوں نہیں ولی آب اسکے رخسار چھو رہا تھا

میرا دل نہیں تھک گئی ہو میں جبھی لیٹی رہی منہ بسورتی وہ ولی کو مسکرانے پر مجبور کر گئے تھے

کیا ہوا ہے رات بھی تم جلدی سوئی تھی آب کے وہ فکر مند ہوا
کچھ نہیں ہوا بس تھکن ہو رہی ہے کل سے چکر آرہے ہیں اٹھ کر بیٹھتی اپنے بکھرے بال سمیٹیں

میں ناشتہ لاتا ہوں پھر ناشتہ کر کے ڈاکٹر کے پاس چلے گیں وہ پریشان ہو گیا تھا نورے کے معملے میں وہ دن بادن حساس ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپر آیا تھا ساتھ میں بانو بیگم بھی تھی نورے کو بیٹھا کر ناشتہ کروا رہی تھی ساتھ میں ہلکی پھولکی باتیں بھی کر رہی تھی جب کے ولی اس کے سر پر کھڑا تھا جب وہ نہ نہ کرتی نہیں کھانا مگر اسکے گھورنے پر زبردستی کھانے لگی یکدم اسے لگا کے جو بھی کھایا ہے ابھی باہر آ جائے گا وہ فورن اٹھ کر واش روم میں بھاگی تھی بانو بیگم بھی پریشانی سے اس کے پیچھے گئی ولی کے ساتھ بڑھا تھا۔۔۔۔

واش روم سے باہر آئی تو نورے کی زرد رنگت دیکھ کر ولی اسکو اپنے حصار میں لے گیا۔۔۔ آنسو آنکھوں سے پھسل کے رخسار پر آئے تھے۔۔۔

نورے کیا ہو گیا ہے رو کیوں رہی ہو ڈاکٹر کے چلتے ہے نا ابھی اسے بیڈ پر بٹھایا تھا بانو بیگم نے بغور نورے کو دیکھا کچھ سوچ کر انہوں نے نورے کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا۔۔۔

کب سے ہو رہا ہے نورے یہ سب۔۔۔

بانو بیگم کا پوچھنا ولی کو کھٹکا ضرور تھا مگر وہ نورے کی پریشانی میں کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

امی سا تین چار دن ہو گئے جب بھی کچھ کھا رہی ہو یہی ہو رہا ہے نم آنکھوں سے دیکھتی وہ بتانے لگی۔۔۔

ولی جاؤ نورے کو ڈاکٹر کے پاس لیکر جاؤ۔۔۔

بانو بیگم مسکراتی اپنے گلے لگا گئی تھی پھر ولی سے بولی تو ولی ان کو مسکراتا دیکھ کر حیران ہوا تھا پھر سر کو جنبش دے گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نورے کو لیکر وہ شہر آیا تھا اور وہاں اکر جو خبر ملی ولی کو سن کر ایسا لگا جیسے ساری دنیا کی خوشیاں اسکی جھولی میں آگئی ہو نورے آنکھیں کھولے حیران تھی خوشی سے دل گدگدا گیا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ آب واپس حویلی آرہے تھے دونوں ہی خوش تھے خوشیوں نے ان کے در پر دستک دیں دی تھی

لاؤنج میں آئے تو سامنے سوفوں پر ہی سب بیٹھے تھے غنی اور عدن بھی آج نیچے بیٹھے تھے۔۔۔۔

نورے شرماتی للچھاتی بانو بیگم کے پاس اکر چپک کر بیٹھ گئی تھی سب نے حیرانی سے اسے دیکھا دادی سا نے ضبط سے اسے وہاں دیکھا تھا۔۔۔

ولی کیا ہوا ڈاکٹر نے کیا بولا بانو بیگم نے ہی بات کا آغاز کیا ورنہ وہ پہلے ہی سمجھ گئی تھی یقین نورے کے کھلتے گلاب جیسے چہرے کو دیکھ کر ہو گیا تھا۔۔۔

وہ امی سا۔۔۔

ولی دبا کر انہیں دیکھنے لگا جو خود بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا بولو بھی آب کے دادا سا کڑک آواز میں بولے

وہ داداسا مجھے شرم آرہی ہے ناولی معصوم منہ بناتا بولا تو سب ہنس پڑے۔۔۔

دوکان کے نیچے لگاؤ گا بیوی کے سامنے ساری شرم نکل جائے گی احد ملک نے گھور کر کہا تھا غنی نے شرارت سے ولی کو دیکھا۔۔

بھائی کہی وہ تو نہیں جو میں سمجھ رہ ہوں؟۔۔۔ غنی سوفے پر بیٹھا بولا۔۔۔

کیا سوچ رہا ہے تو بتا دیں ولی آب کے سیریس ہوا یہی کے میں چاچو بننے والا ہے ہو آنکھیں چھوٹی کریں غنی ابرو اٹھا کر بولا تھا ولی نے جوش سے سر ہلایا ہاں نا یہی تو۔۔۔

تم دونوں نہیں سدھر سکتے داداسا کو لگا وہ اب بھی مذاک کر رہے ہیں۔۔۔

ارے دادا سا آپ پر دادا بننے والے ہیں وہ ان کے گلے لگتا یقین دلاتا بولا تو سب کے چہرے خوشی سے کھل گئے دادی سا جو سب سے انجان بیٹھی تھی اٹھ کر نورے کے پاس آئی۔۔۔

سب اپنی جگہ حیران ہوئے تھے نورے کے برابر بیٹھتی اس کی بلائیاں لینے لگی اسے گلے لگایا۔۔۔

عدن کے گلے میں مٹھائی پھنس گئی اتنی اچھی وہ کب سے ہو گئی عدن تو حیران تھی جب کے نورے کو تو یقین ہی نا آیا سامنے دادی سا اس کو گلے لگا رہی ہے

۔۔۔

اللہ خوشی نصیب کریں تم لوگوں کو وہ شاید پوتے کی خوشی میں خوش ہو گئی تھی مگر یقین کسی کو بھی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

چلو بچے روم میں چل کر آرام کرو بانو بیگم اسے اپنے ساتھ لیں گئی تھی جب کے احد ملک اور یاور ملک صدقہ دینے چلے گئے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا یہ دادی ہیں۔۔۔ولی کے کان میں بولتا غنی سانجیدا تھا ۔۔۔

ہاں یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا مگر ہو سکتا ہے یہ سچ میں ہوا ہو وہ خوش ہو ولی کندھے اچکا کر بولا تو غنی اس کم دماغ آدمی کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

کام دھندہ چھوڑ دیا ہے کیا جب دیکھوں اپنی بیوی کے پیچھے گھومتا رہتا ہے غنی نے ایک دھپ رسید کی۔۔۔

تو کیوں جل رہا ہے جا تیری بھی بیوی ہے گھوم لیں اس کے پیچھے۔۔۔

منہ بناتا اسے تپا گیا۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔۔

جان لیں لیں گی اسے پریگنٹ کر دیا میں نے تو غنی انجانے میں نجانے کیا بول گیا تھا اسے خود بھی معلوم نہیں ہوا۔۔۔

شرم کرلے بے حد اآدمی ولی اسے پلومارتا اپر اپنے روم میں چلا گیا جہاں نورے بیڈ پر بیٹھی نجانے کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

میری ڈول کیا سوچ رہی ہے اسے اپنے حصار میں لیتا وہ بے حد خوش تھا۔۔۔

ولی ہمارا بے بی ہو گا۔۔۔

وہ شرم سے گلال ہوتی اسکے سینے میں منہ چھوپا گئی ہاں ہمارا بے بی ہو گی اور بہت کیوٹ ہو گی بلکل تمہارے جیسی اسکے بالوں پر لب رکھتا اسے مزید خود میں بھینچ گیا۔۔۔۔

میں بہت خوش ہو نورے میری جان آئی لو ویو سو مچ اس کے کان میں سر گوشی کرتا نورے کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔۔

اسکے سیاہ بالوں کو کھولتا ان میں اپنے ہاتھ پھنسا گیا پھر نظرے بھٹک کر اسکے گلابی لبو پر اٹک سی گئی۔۔۔۔

ان لبو کو اپنی گرفت میں لیتا اسکی ہر مزحمت ترق کر گیا لبو سے گردن تک کا فاصلہ طے ہوا تھا وہ اس میں کھو سا گیا۔۔۔

ولی۔۔
اس کی شدت بھرے لمس کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ لرز کر بولی۔۔۔حیا سے چہرہ دہک رہا تھا گلابی لب اور گلابی ہو گئے تھے ولی کی گرفت میں وہ اس کے آسرے پر تھی۔۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹا کر ایک مرتبہ پھر اس کے لبو پر جھکا تھا سانس سینے میں اٹک رہا تھا مگر وہ آج اپنی من مانی پر اتر آیا تھا

ہر سو خوشیاں ہی خوشیاں تھی حویلی میں دادی سا کچھ زیادہ ہی خوش تھی اپنے پرپوتے کی آنے کی خوشی میں ولی نے نورے کو ہاتھ کا چھالا بنایا ہوا تھا اسکی ہر بات ہر خواہش کہنے سے پہلے ہی پوری ہوئی جارہی تھی۔۔۔۔۔

اس وقت نورے اور عدن لاؤنج میں بیٹھی تھی شام کا وقت تھا ولی آفس کے سلسلے میں شہر گیا ہوا تھا جب کے غنی اپنے روم میں تھا۔۔۔

"آپ تیار کیوں نہیں ہوتی؟"۔۔۔نورے عدن سے بولی کیوں کے ہمیشہ اسنے عدن کو سر جھاڑ منہ پھاڑ ہی دیکھا تھا۔۔۔

عدن نے اجھنبے سے نورے کو دیکھا جو سادہ سے گلابی رنگ کے سوٹ میں تھی چہرے پر کوئی میک اپ نہیں تھا سادگی میں ہی وہ پر کشش نظر آئی تھی عدن کو۔۔۔۔۔

عدن نے منہ پھلا کر نورے کو دیکھا۔۔۔"ہاں پتا ہے یار تم زیادہ پیاری ہو مجھ سے۔۔۔۔اور۔۔۔ تمہیں کسی میک آپ کی بھی ضرورت نہیں ۔۔۔ مگر مجھے گھر میں میک آپ تھوپا نہیں جاتا۔۔"کندھے اچکا کر اسے بات بتائی۔۔۔

میں یہ نہیں کہہ رہی۔۔۔آپ غنی بھائی کے لئے تیار ہوا کریں۔۔۔اور" مجھے میک آپ کا شوق تو ہے مگر ولی کو نہیں پسند۔۔"نورے مسکراتی گلابی ہوئی بتاتی ہوئی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ غنی کے لئے کس خوشی میں تیار ہوں ؟۔۔۔۔۔"منہ بنا کر اسنے اپنے بال جھٹکے۔

نورے کے ڈمپل واضح ہوئے۔۔۔"آپ ان کو ٹائم نہیں دیتی بات کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔۔"جبھی بولا میں نے۔۔۔۔

جیٹھانی ہوں میں آپ کھلکھلا کر کہتی عدن کو بھی ہنسا گئی۔۔۔

ہاں چھوٹی سی جئیٹھانی ہیں آپ میری اور آب تو چچی بھی بننے والی ہوں" میں۔۔"اسے خود سے لگاتی پیار سے بولی۔۔۔۔

"آپ کب بنائے گی مجھے تائی۔۔۔؟
آنکھیں چھوٹی کریں اسے دیکھا۔۔ارے بہت جلد ,انشاءاللہ

اور بس میں نے تمہاری بیٹی کو اپنی بہو بنانا ہے۔۔"عدن نے آگے کی بھی"

تیاری کرلی۔۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔

بیٹی۔۔۔۔

ضروری تو نہیں میری بیٹی ہو؟"۔۔۔نورے کچھ سوچ کر بولی۔۔۔"ارے

بیٹی ہو گی بس میں نے بول دیا"۔۔۔۔

اچھا اچھا یار۔۔۔"وہ سرخ ہوتی جھنجھلا گئی۔۔۔

آپ جائیں۔۔۔غنی بھائی کے پاس۔۔

ان کو وقت دیں"نورے نے جیسے سمجھایا۔۔۔

ہونہہ۔۔وقت دوں اسکو؟۔۔۔اسے فرصت نہیں اپنی بیوی کے غم میں" پڑا ہے۔۔۔"عدن لب بھینچ کر ترخ کر بولی تو نورے نے نفی کی۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

اچھا پھر اسنے آب تک چھوڑا کیوں نہیں؟اپنی اس ہوتی سوتی کو؟"سرخ ہوتی آنکھوں سے وہ ضبط سے بولی۔۔۔

"وہ ہسپتال میں ہے اور وہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے ولی نے بتایا تھا مجھے۔۔۔"نورے اسے تمام باتیں آرام سے سمجھا گئی تھی

اچھا وہ فقط اتنا ہی بول سکی۔۔

میں جارہی ہوں امی سا کے پاس آپ جائیں اپنے غنی کے پاس نورے اسے چھڑتی بولی تو عدن نے خفگی نے دیکھا۔۔۔

"بہت تیز ہو گئی ہو تم۔۔۔"

ہاں یہ ولی بھی بول رہے تھے۔۔" کھلکھلاتی وہ بانو بیگم کے روم کی جانب" بڑھ گئی اور عدن اپنے روم میں۔۔۔

وہ جو ویڈیو کال پر اپنی کوئی میٹنگ اٹینڈ کر کے فری ہوا تھا اچانک اپنے سامنے عدن کو دیکھ کر حیران ہوا پھر اپنی فائلز سمیٹ کر ایک جانب رکھ دی۔۔۔۔

"کچھ کہنا تھا مجھے۔۔۔

بہت دیر بعد غنی کی گھمبیر آواز سنائی دی عدن کو وہ جو اپنے موبائل میں لگی تھی ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

شکریہ کہنا تھا تمہیں اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر ہلکی آواز میں بولا پھر اٹھ کر ڈریسینگ ٹیبل کے پاس آیا۔۔

وہ اب حد درجہ بہتر ہو گیا تھا اب عدن کو اس کے آگے پیچھے نہیں لگنا پڑ رہا تھا۔۔۔

کس چیز کا شکریہ؟"موبائل بیڈ پر رکھتی اس کے مقابل ہوئی۔۔۔

وہی تم نے اتنی زحمت کی میری طبیعت نہیں تھیک تھی تو تم نے خیال رکھا" ہمدردی کی۔۔"ہلکی آواز میں وہ سب کچھ کہہ گیا مگر عدن کو اشتعال دلا گیا تھا

۔۔۔۔۔

کیا بولا؟؟۔۔۔ہمدردی؟؟۔۔۔۔۔

میں نے تمہارے ساتھ ہمدردی کی ہے؟۔۔۔۔سرخ چہرے سمیت اس کی جانب دیکھتی غصے سے سیخ پا ہوئی۔۔۔

ہدردی ہی کی نا۔۔ورنہ تم کیوں کرتی سب؟"اس کے قریب ہوتا آب" کے اسے گھور کر بولا۔۔۔

جو مسٹر۔۔۔تم لائق نہیں ہو کسی ہمدردی کے بھاڑ میں جاؤ تم۔۔"اس" ہمدردی کو لیکر اس کا کالر اپنی مٹھی میں جکڑتی چیخ پڑی تھی آنکھوں میں نمی

نظر آئی تھی غنی سانس روکے اسے دیکھے گیا اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔۔

"تم میرے جذبات احساسات کو ہمدردی کا نام دے رہے ہو تف ہے تم پر عبدلغنی احد ملک تف ہے۔۔۔" اسکے ہاتھ کو جھٹک کر دور ہوئی تھی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے تھے۔۔۔۔۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔ جب کے غنی تو ساکت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ لب سل گئے تھے جیسے گویا۔۔۔۔۔

تم سے میں نا بہت نفرت کرتی ہوا تنی نفرت کے آب اگر کوئی لڑکی تمہیں" میرے سامنے پر پوز بھی کریں گی نا تو میں پہلے کی طرح رونگی نہیں سمجھے ۔۔۔۔۔ میں ہنسوں گی قہقہہ لگاؤں گی کیونکہ تم کسی کے پیار کے لائق نہیں ہو" اس کے سینے پر زور زور سے ہاتھ مارتی وہ ہزیانی ہوئی غنی جم گیا تھا اسے ایک لفظ بھی بولا نا گیا حقیقت کیا تھی اور وہ کیا سمجھتا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آنکھ سے ایک آنسو نکل کر داڑھی میں جزب ہوا تھا۔۔۔۔۔

عدن پلیز لسن۔۔۔

میری بات سنو۔۔"اسے خود میں بھینچنے کی کوشش کرتا بے بس ہوا مگر وہ تھم ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

تم ہمیشہ بس ہرٹ کرتے ہو میرے۔۔ میرے ہر عمل کو ہر احساس کو" ۔۔۔۔تم نے فقط ہمدردی سمجھا"۔۔۔۔۔دونوں بہت پاس تھے ۔۔۔اتنے پاس کے دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہروں کو جھلسا رہی تھی۔۔۔عدن کے ہاتھ غنی کی مظبوط گرفت میں تھے جب کے اس کے بکھرے بال بکھرا سراپا غنی کو بے انتہا تکلیف میں ڈال رہا تھا۔۔۔۔۔

"معاف کردو مجھے۔۔۔۔

اسکی بھیگی آنکھیں اپنی پور سے چھوتا بھاری آواز میں بولا۔۔۔۔۔ایک ہاتھ سے اسکے بکھرے بال سنوارے۔۔۔۔۔

عدن ساکت سی اس کی حرکات کرتے لمس سے ٹھنڈی ہوئی تھی پوری ہاتھ سن ہوئے تھے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔۔

کس۔کس چیز کی معافی۔۔۔"

"بتاؤ۔۔۔کس کس چیز کی؟؟؟۔۔۔۔

ہر اس چیز کی جس سے تمہیں تکلیف ہوئی ہر چیز کا ہر الفاظ کا۔۔۔۔سب کا" مداوا کردوں گا سب کا۔۔۔۔پلیز معاف کردو۔۔"۔۔اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرے بہت بھاری آواز میں بول رہا تھا عدن کا ہر عضو غنی کی بوجھل آواز سن کر برف ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ اسکے سینے پر رکھیں آنکھیں لرز سی گئی۔۔۔سر نفی میں ہلا رہا تھا۔۔۔۔۔

کونسی معافی؟؟۔۔۔۔تم تو محبت اس۔۔اس سے کرتے ہو نا نم آنکھوں سے اسے دیکھتی سخت آواز میں بولی۔۔۔۔۔

محبت اس سے تھی یا نہیں مگر وہ محرم تھی اس سے محبت ہونا تو فطری تھا ۔۔۔۔

مگر محبت تم سے کی تھی مجھے نہیں تھا پتا اس وقت تم نے وہ سب دیکھ لیا تھا اور غلط فہمی کے در ہم پر وا ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ہم دونوں غلط فہمی میں مارے گئے تھے یار بے بسی سے کہتا وہ ہلکان ہوا تھا ۔۔۔۔

محرم تھی؟؟؟

عدن بس اسی لفظ پر اٹک گئی آنکھیں حیرت سے کھول گئی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

تھی۔۔۔۔وہ تھی تم ہو۔۔۔۔

تم نے چھوڑ دیا اسے؟؟۔۔۔

ہاں پیپرس سائن کر دیئے میں نے اس سے لینے ہیں بس۔۔۔

اسے اپنے حصار میں لیتا اس کے بالوں پر لب رکھے۔۔۔عدن نے آنسو صاف کیے اپنے۔۔۔۔ایک خوبصورت مسکراہٹ لبوں پر آئی تھی۔۔۔۔

معاف کر دو۔۔۔پلیز میں نے بہت غلط کیا ہے آئی نو۔۔۔"

ہم اپنی نئی زندگی شروع کرتے ہیں۔۔"۔

"ایک شرط ہے معاف کرنے کی۔۔

سنجیدگی سے اسے دیکھا مگر آنکھوں میں چمک تھی۔۔۔۔

ہر شرط منظور۔۔۔"وہ بغیر شرط سنے ہی مان گیا۔۔۔۔"

سوچ لو۔"۔۔عدن نے وارن کیا۔۔۔"

سوچ لیا بتاؤ۔۔۔

وہ وقت انے پر بتاؤں گی میں۔۔۔

اس کی شرٹ پر ہاتھ رکھتی ایک ادا سے بولی تو غنی کے لب آپ ہی مسکرا دیئے۔۔۔۔

اسے یکدم خود میں بھنچتا سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔

عدن سمٹ سی گئی تھی چہرہ سرخی مائل ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ محبت بہت پہلے سے کرتی آئی تھی مگر اس محبت کو نفرت کہہ کہہ کر بھی وہ محبت کو نفرت میں بدل نہیں پائی تھی۔۔۔

اسے اپنی بانہوں میں بھرے بیڈ پر لیٹا یا تھا۔۔۔۔۔

تیز اے سی میں بھی عدن کی پیشانی نم ہوئی تھی چہرہ سرخ۔۔۔۔

زیاد۔زیادہ نا تم فری نہیں ہوا سے خود پر جھکتا دیکھ کر بوکھلا سی گئی تھی۔۔۔

کیوں شرم آرہی ہے؟"۔۔۔اس کے کان میں سر گوشی کرتا اسے پزل کر گیا تھا۔۔۔۔۔

شر۔شرم ورم ہو نہہ پیچھے ہو۔۔"اسے گھورا۔۔۔۔

ہماری مووی کا سین بھی کچھ ایسا ہی تھا جسے تم نے ہونے نہیں دیا۔۔"اسکے" کان میں بولتا اس پر لب رکھ گیا سانس ساکن ہوئی تھی۔۔۔

اس کی سفید گردن پر لب رکھتا مدہوش ہوا تھا۔۔

اسکا لمس پاکر عدن کی جان ہلکان ہوئی تھی اس کی ہر بڑھتی گستاخی پر وہ بوکھلاتی شرماتی اسی کی پناہوں میں چھپ رہی تھی۔۔۔۔

بہت کوئی بے شرم ہو تم کافی دیر بعد اسے سانس لینے کی مہلت ملی تو اسے گھورتی سانس لینے لگی غنی لب دباتا اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اسنے کمرے کی لائٹ بند کی تھی۔۔۔

عدن کو اپنی شرٹ کا گلہ سرکتا ہوا محسوس ہوا آنکھیں میچیں وہ ہر مزاحمت ترک کر گئی تھی۔۔۔

"آپ کسی کے ہاتھ سے تو کوئی چیز چھین سکتے ہو مگر نصیب سے نہیں
"----

یہی چیز کومل کے ساتھ ہوئی تھی اس کو معلوم تھا پوری یونیورسٹی جانتی تھی
ان دونوں کے بارے میں مگر اسنے بیچ میں اکر سب خراب کیا تھا۔۔۔۔
مگر وہ دونوں پہلے سے ہی ایک دوسرے کے نصیب میں تھے اس بات سے تو
وہ انجان تھی۔۔۔۔

تقریباً رات دس بجے کے قریب کا وقت تھا اور نورے خالی کمرے میں منہ
پھلا کر بیٹھی تھی صبح کا ولی نکلا تھا اور آب تک نہیں آیا تھا بس شام میں میسج کر

دیا تھارات دیر ہو جائی گی کھانا کھا کر دوالیکر آرام کرنا مگر نا تو نورے نے کھانا کھایا تھا نا ہی دوائی کھائی تھی۔۔۔۔

کچھ سوچ کر اسنے فون اٹھایا اپنا اور ولی کو فون کیا جو کے کچھ ہی سیکنڈ میں اٹنٹڈ کر لیا گیا تھا۔۔۔۔

کہاں ہو آب تک نہیں آئے تم؟"۔۔۔۔۔ خفگی بھری آواز تھی جسے سن کر ولی کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے وہ صبح سے آفس میں کام میں لگا تھا جس سے وہ بہت زیادہ تھک چکا تھا مگر نورے کی آواز سے ہی گویا اسکی ساری تھکن کہی جاسوئی تھی۔۔۔

آرہا ہو بس پندرہ منٹ دو"۔۔ وہ کار ڈرائیو کرتا بولا۔۔۔

ہاں اوکے جلدی اواوآتے ہوئے کچھ اچھا سا لیتے آنا۔۔۔

نورے کام کی بات پر آئی۔۔۔

اچھا سا کیا۔لاؤں بتادو ولی کو خوش گوار حیرت ہوئی تھی پہلی بار نورے نے پہلے کی طرح اس سے فرمائش کی تھی۔۔۔۔

آئس کریم اور زینگر برگر نورے نے بغیر روکے بتایا۔۔

ہمم۔۔۔

اور میرا بچی کیا کھائے گا۔۔۔

اسی کو کھانا ہے جب دیکھو بھوک لگتی ہے۔۔۔منہ پھلا کر بولتی وہ سوفے پر اکر بیٹھی۔۔۔۔

پھر یکدم زبان کو بریک لگی خجل ہوتی وہ چپ ہو گئی تیزی میں وہ نجانے کیا کیا بول گئی تھی۔۔۔

گھرا کر اپنے بے بی کو بولو نگا کے میری جان کو تنگ نہیں کرے۔۔۔
اسے پچکارتا گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے پاس روکی۔۔۔۔

"چلو تم ویٹ کرو میں آتا ہوں گھر تمہاری آئس کریم لیکر۔۔۔۔

"او کے او کے جلدی او۔۔۔

آرہا ہوں بے صبری قہقہہ لگاتا وہ فون بند کر گیا جب کے نورے نے فون کو گھورا۔۔۔۔

شمس اپنے آفس میں بیٹھا گہری سوچ میں تھا۔
آفس شمس کی طرح شاندار تھا پروڈکشن ہاؤس کھولا تھا شمس نے نورالعین کے نام سے جس پر رانیہ جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا۔۔۔

براؤن کلر کی تھیم سے بنایہ آفس ہر کسی کو پہلی نظر میں ہی بھاجاتا تھا براؤن کلر کی ٹیبل جس پر کچھ شو پیس رکھے تھے کچھ فائلس اور پین ہولڈر۔۔۔۔
چیئر کے برابر میں کوٹ اسٹینڈ تھا جس پر شمس کا کوٹ ہینگ تھا۔۔۔

سامنے دیوار پر ریکس بنے تھے جس میں میگزین اور بکس رکھی تھی۔۔۔

دروازہ نوک ہونے پر شمس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا اجازت ملنے پر اسکا مینجر اندر آیا اور شمس کے سامنے ایک فائل رکھی۔۔۔۔

سر آپ صحیح بول رہے تھے میں نے تمام انویسٹیگیشن کر لی ہے وہ اپکی" سسٹر ہی ہیں جسے اپکی امی ملک حویلی کے باہر چھوڑ آئی تھیں۔۔"اس فائل میں تمام ڈیٹا ہے کب وہ پیدا ہوئی کیا نام تھا برتھ سرٹیفکیٹ۔۔ بچپن کی کچھ پکچر بھی مجھے ہوسپٹل سے ملی ہیں۔۔۔۔سب کچھ اس میں ہے۔۔۔آئی "ایم ڈیمن شور شی از یور سسٹر۔۔۔۔

اور اگر تمہاری انفارمیشن غلط ثابت ہوئی؟؟۔۔۔وہ میری بہن نہ ہوئی ہی "نہیں وہ تو کیا ہو گا؟؟؟

۔۔۔سر اپکا جوتا میرا سر ہو گا۔۔۔آپ ڈی این اے بھی کروا سکتے ہیں"

۔۔۔۔

شمس نے گہری سانس بھری تھی دماغ کی رگ گویا پھٹنے کے درپر تھی

"دعا کرو جو ہوا اچھا ہو۔۔۔

"جی سر آپ فکر نہیں کریں سب اچھا ہو گا۔۔۔

وہ جا چکا تھا مگر شمس کو تشویش ہو رہی تھی جیسا اسے لگ رہا ہے ویسا ہے بھی کے نہیں۔۔۔

تھک کر اسنے گھر جانے کا سوچا تھا آج کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

وہ حویلی پہنچا تو نورے کو لاؤنج میں ہی بیٹھا پایا۔۔۔یہاں کیا کر رہی ہو میڈم ؟۔۔۔میں اوپر ہی آتا نا اسے گھور بولا تو نورے نے خفگی سے اسے دیکھا

۔۔۔

اتنی لیٹ آئے ہو بات نہیں کرو اسے گھور کر بولی تو ولی نے مسکرا کر اسکی پیشانی پر لب رکھیں تو نورے مسکراتی اس کے ہاتھ سے تمام پیکٹس لے گئی

۔۔۔

"چلیں اوپر چل کر کھاتے ہیں۔۔۔

ہاں تم رکو"۔۔اسے یکدم اپنے بازو میں بھرتا نورے کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"کیا کر رہے ہو۔۔۔۔کوئی آجائے گا۔۔۔

نورے یکدم اسکا کلر جکڑتی پریشانی سے بولی۔۔ دیکھتا ہے تو دیکھنے دو بیوی ہو میری اسے لئے سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا۔۔۔۔

"ولی ذرا شرم نہیں آتی۔۔۔؟

نہیں آتی مجھے کوئی شرم چلو"۔۔ کمرے میں اکر اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود دھم کر کے لیٹا تھا۔۔۔

"افففف نورے بہت بھاری ہو گئی ہو تم کمر دکھ گئی میری۔۔"

مصنوعی لمبی لمبی سانس لیتا نورے کو دیکھا جو منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔

نورے کا چہرہ دیکھ کر یکدم ولی کا قہقہہ نکل گیا" ولی میں بتا رہی ہوں ناراض ہو جاؤ نگی میں اس پر پلو پھینک کر اپنے بر گر نکالے۔۔۔ اور آئس کریم کا ڈبہ کھول کر سپون سے کھانے لگی۔۔۔ "تمہیں نہیں دو نگی نیت نہیں لگانا ۔۔۔۔"

بچپن سے آب تک میرے سامنے کھائی ہے آج تک لگائی نیت منہ بنا کر اسے گھور کر بولا تو نورے نے بغور ولی کو دیکھا ہاں سچ بول رہے ہو ویسے پھر کچھ سوچ کر ہاں میں سر ہلایا ولی بس اسکی حرکتیں دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

بس کردو مجھے بھی کھلادو ندیدی۔۔"اس کے ہاتھ سے ڈبہ لیکر نورے کی ناک کھینچی کھالیں بس میرا دل بھر گیا۔۔۔

ہاں بھرنا ہی ہے جب اتنا کھاؤ گی۔۔"تو ولی نے چھڑا نورے خفگی سے اسے" دیکھنے لگی۔۔۔

نورے ادھر آؤ

اسے ایک ہاتھ سے اپنے پاس بلایا تو نورے اس کے قریب جا بیٹھی چہرے پر معصومیت تھی اور ساتھ میں ہونٹوں کے پاس چاکلیٹ لگی تھی جسے ولی اپنے لبوں سے صاف کرنے لگا۔۔۔

نورے جی جان سے لرز کر رہ گئی۔۔۔۔

ولی اسے اپنی گرفت میں لئے اسکے ہونٹوں پر اپنے لب رکھے اسے سانس لینے کی بھی مہلت نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

کچھ دیر بعد وہ دور ہوا تو نورے کا چہرہ بے انتہا سرخ ہوا تھا شرم سے وہ اسکے سینے سے ہی لگ گئی تھی بہت بتمیز ہو تم۔۔۔۔"

ہاں مجھے پتا ہے اسے خود سے لگائے سرگوشی کی۔۔۔۔

ولی کچھ دیر بعد نورے نے سر اٹھا کر ولی کو دیکھا جو بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں مونده ہوا تھا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔۔

بیٹا ہوا تو کیا نام رکھو گے ؟؟؟۔۔۔۔

میری تو بیٹی ہو گی ولی نے جیسے یاد دلایا۔۔۔۔۔۔

نورے نے اسے گھور کر دیکھا پھر برابر سے اپنی شال اٹھا کر اوڑھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

میرا بیٹا ہو گا۔۔۔

بس جسے دیکھو سب بیٹی بول رہے ہے اور۔۔۔۔پتا ہے عدن کیا بول رہی تھی ؟؟۔۔۔۔"

کیا بول رہی تھی اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے پیار سے پوچھا۔۔۔

یہی کے تمہاری بیٹی کو اپنی بہوں بناؤ گی۔۔۔

افففف اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا اسے اپنے بندے سے لڑنے سے فرصت نہیں اور میری بیٹی کو بہو بنائے گی۔۔۔" ولی ہنستا ہوا بولا تو نورے نے بھی ھاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

سب کے نانی کے گھر ہوتے ہیں۔۔۔
جب ہمارا ابی اسکول جائے گا تو اس کی کلاس میں سب بچے نانی کے گھر جائے گیں۔۔۔ مگر۔۔۔

ہمارا ابی تو جائے گا ہی نہیں۔۔۔" بات کرتے کرتے نورے کی آواز رندھ سی گئی آنکھوں نمی بھی چمک گئی تھی ولی اسے دیکھنے لگا۔۔۔

آج تک اسنے اپنی ماں کا نہیں پوچھا تھا مگر آج جب وہ خود ماں بننے والی تھی تو اپنے بچے کے بارے میں ایک ایک بات سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

ولی اسے خود سے لگاتا اس کے بال سہلانے لگا۔۔۔۔۔

"ہمارے بے بی کا بھی نانی کا گھر ہوگا اسکے بابا ضرور ڈھونڈ نکالے گیں۔۔۔۔"

مذاق کر رہی ہو میں ایسا کچھ نہیں کرنا۔۔۔"نورے آنکھیں صاف کرتی بولی تو ولی نے اسے دیکھا۔۔۔

تم نہیں چاہتی میں تمہارے پرنٹس کو ڈھونڈوں۔۔۔؟

نہیں!۔۔۔۔

وہ بس اتنا بول کر آنکھیں موند کر لیٹ گئی تھی۔۔۔

ولی بھی اسے اپنے حصار میں لیتا بہت کچھ طے کر چکا تھا۔۔۔۔

شمس گھر آیا تو رانیہ کو اپنے انتظار میں پایا تھا رانیہ کا چھٹا مہینہ چل رہا تھا جس کی وجہ سے اس کے پیروں پر سوجن ہوئی جارہی تھی۔۔۔۔

رانیہ یار بولا بھی تھا آرام کرنا مگر تم کیوں نہیں سمجھتی؟اُسے اپنے حصار میں" لیتا روم میں آیا تھا۔۔۔۔

"میں انتظار کر رہی تھی نا۔۔۔۔

مجھے بھی پتا ہے انتظار کر رہی تھی مگر میں نے منع کیا تھا مگر سنتا کون ہے

"میری۔۔۔۔؟

"اچھا ناغصہ کیوں ہو رہے بیٹھے فریش ہوں میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔

نہیں تم ادھر آؤ مجھے کچھ نہیں کھانا یہاں بیٹھوں اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔

کیا ہوا ہے اسکے بالوں میں انگلیاں پھرتی پریشانی سے بولی۔۔۔۔

میرے دماغ پر بہت بوجھ آگیا ہے جیسے میں تھک گیا ہو یار میں کیسے کروں

"۔۔۔۔

کیا ہوا ہے شمس۔"۔۔

رانیہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولی تو شمس بس اسے دیکھ کر چپ ہو گیا وہ کیا بولتا جس کا ابھی خود اسے کچھ سہی نہیں معلوم۔۔۔۔

شمس میری جان ادھر دیکھو۔۔۔"

"بتاؤ کیا ہوا ہے کیوں پریشاں ہو کافی دن سے دیکھ رہی ہوں میں۔۔۔۔

بہت مشکل سے محنت سے پہنچا ہں وسالوں بعد ابھی جب سب کنفرم ہو گا جب بتاؤں گا تمہیں۔۔۔

بیڈ پر اسے لٹاتا خود بھی ساتھ لیٹا پھر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔

"بہت چاہتی ہوں تمہیں۔۔۔

وہ آج پہلی بار بولی تھی اس سے اقرار کر گئی تھی وہ شمس مسکراتا اسے خود سے لگا گیا۔۔۔

اپنے ہاتھ اسکی کمر پر لپیٹ لئے تمہیں تم سے زیادہ چاہتا ہوں۔۔

اسکے لبوں کے کنارے پر اپنے لب رکھتا محبت سے لبریز ہو کر بولا تو رانیہ اسے محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

صبح کا سورج طلوع ہوتے ہی حویلی میں سب جاگ گئے تھے۔۔

سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر جمع تھے سربراہی کرسی پر یاور ملک ان کے دائیں جانب احد ملک ان کے برابر میں ولی اس کے برابر میں نورے جبکہ داد اسا کے بائیں جانب دادی سا بانو بیگم غنی اور عدن بیٹھے تھے آج بہت وقت بعد سب ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔۔

میز پر طرح طرح کے لوازمات رکھیں تھے جس سے سب بھرپور طریقے سے انصاف کر رہے تھے۔۔۔۔

"ت۔ہیں کچھ چینج نہیں نظر آ رہا؟"

ولی نورے کے کان میں سرگوشی کرتا سامنے عدن اور غنی کی جانب اشارہ کرنے لگا تو نورے نے چونک کر ان دونوں کو دیکھا۔۔۔۔

سامنے کا منظر کچھ یوں تھا عدن غنی کے برابر میں بیٹھی تھی اور ڈش میں سے ہر تھوڑی دیر بعد کوئی نہ کوئی چیز اس کی پلیٹ میں رکھ رہی تھی اور یہی عمل غنی بھی کر رہا تھا۔۔

نورے یہ سب دیکھ کر حیران ہو گئی تھی پھر لبوں پر متبسم پھلا۔۔۔میں نے عدن کو سمجھایا تھا جبھی وہ پرجوش ہوئی تھی ہلکی آواز میں بولی تھی۔۔

یکدم عدن نے دونوں کو دیکھا جوان دونوں کو ہی شوخ نظروں سے دیکھ رہے تھے عدن بلاوجہ ہی خجل ہوئی چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

غنی نے ان دونوں کو دیکھ کے ابرو اٹھائی تو ولی نے آنکھ ونک کی جس پر غنی مصنوعی گھوری سے نوازا۔۔۔

احد ملک اور یاور ملک مردانخانے میں چلے گئے تھے وہاں کوئی لوگ آئے ہوئے تھے جسے انہوں نے ملنا تھا۔۔۔

دادی سا بھی بانو بیگم کے ساتھ اٹھ کر اپنے کمرے میں گئی تھی۔۔۔

"لگتا میرے داماد کے آنے کی تیاری کر لی گئی ہے۔۔۔"

ولی نے چائے کا کپ منہ سے لگاتے شوشہ چھوڑا تھا غنی جو چائے پی رہا تھا یکدم اسکے گلے میں پھندا لگا جب کے نورے ولی کی بے باکی پر اسے گھور بھی نا سکی عدن نظریں چراتی خفگی سے نورے کو دیکھتی وہاں سے جانے کو پر تو لنے لگی

ہیں؟؟؟۔۔۔یہ کب ہوا تیری بیٹی میری بہو بنے گی؟۔۔"۔غنی نے حیرانی سے سب کو دیکھا عدن کا دل چاہا کے نورے کا گلہ دبا دے۔۔

اپنی بیوی سے پوچھ۔۔۔"ولی کندھے اچکا کر بولا لب دبا کر عدن کو دیکھا جو ٹیبل میں گھوس جانے کے در پر تھی۔۔۔۔

"او میری ہیر وئن ذرا چہرہ مبارک دکھاؤ کیا سین ہے یہ؟"

آنکھیں چھوٹی کرے اسنے عدن کو دیکھا تو عدن نے کھا جانے والی نظروں سے سب کو دیکھا۔۔۔

"انتہائی درجے کے کوئی بے باک لوگ ہو تم سب۔۔۔" سرخ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھر کر وہ غصے سے دانت پیس کر بولی تو سب کا قہقہہ پھوٹا تھا ۔۔۔۔

اور تم ولی کی چچی سب بتا دیا اسکو؟"اب کے اسنے نورے کو گھر کا۔۔۔۔"

ہاں نہیں بتانا تھا؟؟"۔۔نورے ٹھہری معصوم وہ معصومیت سے بولی تو" عدن کا دل کیا اپنا سر دیوار میں مارلے۔۔۔۔

عدن نے اسے گھورا تو ولی نے نورے کو اپنے حصار میں لیا۔۔

میری بیوی کو زیادہ گھور و مت۔۔۔۔ ہونہہ آئے بڑے میسنے لوگوں "

"۔۔۔۔۔

نجانے کیوں وہ تپ رہی تھی غنی کے عنابی لب بھی مسکراہٹ میں ڈھلے وہ ایسی ہی بچوں جیسی حرکتیں کرتی تھی اور آج بھی وہ ویسی ہی تھی۔۔۔۔

لڑ جھگڑ کر وہ بات کو رفو کر گئی تھی اور اپنے روم میں بھاگ گئی پیچھے ہی غنی بھی گیا تو ولی نے نورے کو دیکھا جو گلابی چہرے سمیت اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

"کیا ہو گیا میری جان؟"

ولی اسے شوخ نظروں سے دیکھتا چھیڑ نے لگا۔

"

میری مرضی میرے ہو میں نہیں دیکھو گی تو کون دیکھے۔"گانورے لاپرواہی سے بولی جب کے ولی قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔۔۔۔

اففففف اتنا کنفیڈ ینس"۔۔۔۔"

مسٹر عبدلولی احد ملک نے ہی دیا ہے۔۔"اس کے سینے پر سر رکھتی اطمینان" سے بولی ولی نے اسکے گرد اپنا حصار تنگ کیا۔۔۔ بالوں پر لب رکھیں ۔۔۔۔ایک بہت پیاری سی مسکان لبو پر آگئی تھی۔۔۔۔

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں اگر تم میری زندگی میں نا ہوتی تو میرا کیا ہوتا" "۔۔۔۔۔کسی روز سانس سینے میں اٹک جاتا اگر تم میرے حصے میں نا آتی ۔۔۔۔یہ سانسیں تمہاری وجہ سے ہے۔۔۔۔۔میں یہاں ہو تو تمہاری وجہ سے۔۔"اسے بے انتہا اپنے قریب کرے بوجھل لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔تو

وہ حیا کے مارے سرخ ہوتے چہرے سے اسکی آنکھوں میں دیکھیں گئی

\-\-\-\-\-

میں نورے عبد لولی ملک ہوں۔۔۔ولی ہے تو نورے ہے۔۔۔ورنہ کچھ "
نہیں۔۔"اس کے دل کے مقام پر لب رکھے اسے سرشار کر گئی تھی

\-\-\-\-\-\-\-

محبت تھی ان کی جس کا کوئی موازنہ نہیں کر سکتا تھا وہ دونوں ایک دوسرے
کے لئے ضروری تھے اور ہمیشہ رہے گیں۔۔۔

چلو روم میں کب سے بیٹھی ہو اسے اپنے حصار میں لئے آرام سے اٹھا تھا۔۔

"اہم۔۔۔اہم۔۔اہم۔۔۔۔

کوئی بہت شرما رہا ہے بیڈ پر اس کے برابر میں بیٹھتا اسے شرارتی نظروں سے دیکھنے لگا جو خجل سی ہوتی موبائل میں لگی تھی۔۔۔۔۔

زیادہ اوور نہیں ہو مذاق کیا تھا میں نے۔۔۔۔۔۔آنکھیں دکھاتی دانت "پیس کر بولی۔۔۔۔۔۔

"سچ میں؟۔۔۔ویسے مجھے کوئی پروبلم نہیں تھی تم کسی کو بھی اپنی بنا لینا۔۔"لب دبا کر بولا اور موبائل ہاتھ سے چھین کر بیڈ پر پٹکا۔۔۔۔

ہونہہ منہ پھولاتی خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

پیار کرتی ہو مجھ سے؟"غنی اس کی سیاہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسکا ہاتھ "تھام گیا تھا۔۔۔۔۔

عدن نے مزاحمت نہیں کی اس کی آنکھوں میں دیکھنا عدن کے بس کی بات نہیں تھی رخ موڑ گئی تھی۔۔۔دل تیزی سے دھڑک اٹھا تھا

محبت نہیں کرتی میں تم سے نا کبھی کرونگی۔۔"سنجیدگی سے غنی کو دیکھتی" اس پر پہاڑ توڑ گئی تھی۔۔۔وہ پتھر کا ہو گیا تھا گویا ہاتھ پر سے گرفت یکدم ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زہرہ تم نے معاف نہیں کیا تھا"۔۔۔اسے اپنی آواز گہری کھائی سے آتی" ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

معاف کر دیا میں نے مگر یہ کب کہا تھا میں نے کے آب بھی محبت کرتی" ہوں۔۔"اس کے قریب جھک کر آنکھوں میں دیکھتی اسے احساس دلا گئی تھی کے وہ آب کوئی اہمیت نہیں رکھتا اس کے لئے۔۔۔۔۔

چہرہ جو صبح سے روشن دان کی طرح چمک رہا تھا اس کی چمک معدپڑ گئی ۔۔۔۔دل سست روئی سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

ایسے نہیں بولو پلیز۔۔۔۔مجھے لگا تم رضامند ہو۔۔۔جبھی"۔۔۔۔اسکے سامنے کھڑا ہوتا بے بس ہوا تھا۔۔۔۔"میں تم سے محبت کرتا ہوں کرتا تھا ۔۔۔اور کرتا رہوگا زہرہ تم کیوں۔۔۔۔

کیوں یار بھروسہ نہیں کرتی؟"۔۔۔۔اسکو اپنے قریب کیے جنونی ہوا تھا ۔۔۔۔آنکھوں میں سرخی واضع ہوئی تھی۔۔۔۔۔"غنی درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔"
وہ اس کی گرفت میں کراہ اٹھی تھی مگر اسکی گرفت میں نرمی نہیں ہوئی ذرا بھی۔۔۔۔۔

عبد لغنی احد ملک کی بیوی ہو تم آب میں تمہیں کہیں نہیں جانے دونگا سمجھی" ۔۔۔۔تم چاہو گی جب بھی نہیں۔۔"سرخ آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑیں دباد باسا گرایا تھا۔۔۔

عدن کی آنکھیں یکدم مسکرائی تھی گویا۔۔۔۔چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔ محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔"آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔۔۔۔گلے میں" باہیں ڈالے شوخ ہوئی غنی اسکے تیور دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔۔

محبت نہیں جنون ہو میرا۔"اسکے بالوں میں ہاتھ پھسا کر یکدم اس کا چہرہ" اور پاس کیا تھا۔۔۔۔۔عدن سانس روک گئی تھی۔۔۔اسکے کلون کی مہک اسکے حواس سلب کر رہی تھی۔۔۔۔

تم چاہے نفرت کرو یا محبت۔۔۔۔۔۔آئی جسٹ وانٹ یو بکز یو آر مائی ایوری تھنگ۔۔۔" گھمبیر بوجھل سا لہجہ تھا۔۔۔۔۔اسکے کٹاؤں دار لب پر اپنے لب رکھتا اسے مکمل اپنے سے لگایا تھا۔۔۔۔گرفت اس قدر سخت تھی عدن کو لگا اسکی سانس رک جائے گی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دور ہوا تو وہ اپنی اکھڑی سانس بحال کرنے لگی۔۔۔اس کے سینے سے لگیں وہ آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔۔۔

محبت سے کئی آگے ہوں ہو میں "۔۔۔۔۔اسکی باریک سی آواز غنی کے کانوں سے ٹکرائی تو اسکا رواں رواں کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

۔غلط فہمی میں بھی میں نے کبھی تم سے بدلہ نہیں لیا۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگا" تمہاری چاہ وہ ہی ہے اسی لئے میں خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔اور۔۔۔اپنی زندگی میں مو وان کیا۔۔۔۔۔اسکی انکھوں میں دیکھتی مقابل کو سکت کر گئی تھی

۔۔۔۔۔۔"مجھے لگا تھا کے تم نے نکاح کیا ہے اس سے بغیر کوئی چھان بین کیے میں ولی کے پاس گئی تھی۔۔۔۔۔۔مجھے برا لگا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر میں سوشل میڈیا پر یہ بات بول کر تمہیں بدنام کر سکتی تھی مگر میں نے نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

کیوں کے محبت نہیں عشق کیا تھا۔۔۔پاکیزہ عشق۔۔۔۔۔۔مجھے ریلشن شپ میں بس ایک چیز چاہیے تھی پاکیزگی۔۔۔۔۔۔تمہیں میں نے دیکھا کبھی تم نے مجھ سے فضول گوئی نہیں کی۔۔۔۔۔بہت زیادہ ہم قریب ہوئے جب بھی تم نے مجھ سے فاصلہ بنایا یہی چیز تھی وہ۔۔۔۔۔

سب سے بڑی بات نکاح کے بعد بھی تم آج بول رہے تمہیں لگا میں رضامند ہوں جبھی تم قریب آئے"۔۔۔۔۔۔اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا

عدن نے ایڑی کے بل اونچی ہوئی لبو نے اسکی پیشانی کو چھوا۔۔۔۔۔۔

غنی تو بس سکت سا سن رہا تھا اس کے جسم کا ہر عضو گویا کان بنا تھا اسکا لمس اس کے الفاظ اسے کسی مرہم کی طرح میسر ہوئے تھے۔۔۔۔

اس وقت میں تمہاری دیوانی ہوگئی تھی یار۔"۔۔۔اس کے سینے سے "لگیں وہ جھنجھولا گئی تھی۔۔۔۔چہرہ قندھاری سرخ ہوا۔۔۔۔۔۔

غنی کی آنکھوں کے گوشے نجانے کیوں نم ہوئے اسے خود میں بھینچتا سختی سے لب بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔

میں نے بہت غلط۔بہت غلط کیا تھا بہت کچھ بولا تھا سوری یار۔۔۔"نم آواز" عدن کے کانوں کو لگی تو وہ نفی میں سر ہلاتی مسکرائی۔۔۔۔

"اب کوئی پرانی بات نہیں ہو گی۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ تھامے مصنوعی گھورا تو غنی مسکرا دیا اس کا ہاتھ تھامیں وہ روم سے نکلی تھی۔۔۔۔گارڈن میں جانے کے لئے۔۔۔۔

ولی نورے کو چھوڑ کر گارڈن میں اکر بیٹھا تھا میلز چیک کرنے کے لئے ساتھ ساتھ چائے پیتا وہ کام بھی کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

داخلی دروازے سے اسے شمس آتا نظر آیا تھا ولی حیران ہوتا اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے بغل گیر ہوا۔۔۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔۔کافی دنوں بعد نظر آئے ہو؟" ولی دوستانہ لہجے میں بولا تو" شمس نے اسے دیکھا۔۔۔۔

!! ہممم۔۔۔۔

"آنا ہی تھا مجھے اتنے سالوں بعد سفر ختم ہوا ہے محنت رنگ لائی ہے۔۔۔۔"

کوئی گڈ نیوز ہے؟" شاید ولی چہرے پر ھلکی سی مسکراہٹ سجا کر بولا ورنہ" اس وقت دل تو اسکا منہ توڑنے کا چاہ رہا تھا آخر اسکی بیوی نے نورے کو تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔

یہ فائل پکڑو۔۔۔ شکر ہے تم ہی مل گئے اکیلے میں۔۔" اسے فائل دیتا وہ" کرسی پر بیٹھ گیا آرام سے ولی کو سخت تاؤ آیا تھا مگر تشویش سے فائل کو دیکھنے لگا۔۔۔ جیسے جیسے وہ پیجز پلٹ رہا تھا ویسے ویسے وہ ساکت ہو رہا تھا ۔۔۔۔۔اس پر لکھا نام آتا پتا اس سے غرض نہیں تھا ولی کو۔۔۔ ولی تو اس تصویر کو دیکھ کر ساکت ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ نورے تھی اسکی نورے

۔۔۔۔وہ کیسے نک پہچانتا اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے یقینی سے شمس کو دیکھا جس کی آنکھوں کے گوشے سرخ ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔سب سچ ہے اس تصویر سے میں نہیں پہچان سکا تھا مگر۔۔۔۔۔

"تمہاری بیوی میری ماں کی شکل کی ہے ڈٹو کاپی۔۔۔۔۔اور مجھے یقین ہے "نورالعین عرف نورے میری بہن ہے۔۔۔۔

ولی نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔

کیا لینے آئے ہو اب؟؟؟؟ساری زندگی کہا تھے؟؟؟؟جب اسے کسی کے " گیٹ پر چھوڑا گیا تب کہا تھے؟"؟۔۔۔۔۔ولی یکدم دھاڑا اٹھا تھا۔۔۔۔

لان میں اتے عدن اور غنی حیران پریشان ہوئے جلدی سے ان کی جانب بھاگیں۔۔۔۔

"میں کیا کرتا میں تو خود در در بھٹکا ہوں۔۔۔اس ملک حویلی کو اتنا تم نے نہیں دیکھا ہو گا جتنی بار میں نے دروازہ دیکھا اس حویلی کا بلاؤ میری بہن کو ایک ایک بات میں بتا دونگا"۔۔۔۔بے بسی ہی بے بسی تھی شمس کے لہجے میں۔۔۔۔۔عدن نے فورن ولی کے سامنے آنا چاہا مگر غنی روک گیا جس پر عدن حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

"بورے میری بہن ہے میرے علاوہ اسکا کوئی بھائی نہیں۔۔۔۔"
ہم نہیں جانتے تم کون ہو کیا ہو مگر میں اپنی بہن تمہیں نہیں دونگا"
۔۔۔۔"غنی جبڑے بھینچ کر بولا تو شمس کا دل چاہا اپنا سر دیوار سے مار لیں
۔۔۔۔۔

"میں کیوں لیکر جاؤ گا اسے بیوی ہے وہ اسکی مگر تمام حقیقت اسے معلوم ہونا چاہے کتنے سالوں سے میں اس کے لئے تڑپ رہا ہوں۔۔۔۔ کیا میں انسان نہیں میرا حق نہیں۔۔۔۔"

"ولی نورے کو سب پتا ہونا چاہیے۔۔۔"

"نہیں ہرگز نہیں۔۔۔ وہ سہہ نہیں پائے گی"

"۔۔۔۔سہی ہے مان لیا میں نے مگر میری ہمت توٹ گئی ہے میں خود ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ سچائی کے پیچھے تھا مگر۔۔۔۔"

"نورے برداشت۔۔۔۔"

کیا برداشت نہیں کرو نگی میں ولی؟"۔۔۔۔۔ولی کی بات بیچ میں رہ گئی" نورے کی بھیگی آواز سب کو سکت کر گئی۔۔۔۔

سب برداشت کر سکتی ہوں میں۔۔۔۔۔بہت سخت جان ہوں" ۔۔۔۔۔دادی کہتی ہے۔۔۔۔بتائیں مجھے۔۔۔۔۔
کون ہوں میں؟؟۔۔۔۔کک کیا ہوں میں۔۔۔۔۔۔بوجھ تھی۔۔۔۔۔گناہ تھی۔۔۔۔۔کیا تھی؟"۔۔۔۔۔۔۔چادر میں لپٹا ہوا وجود بھیگا چہرہ ۔۔۔۔۔۔وحشت زدہ آنکھیں۔۔۔۔۔لرزتیں لب۔۔۔۔۔۔

ولی کی جان نکال گیا تھا اس کا بکھرا بکھرا سا وجود۔۔۔۔۔

میری بات سنو پلیز یہاں بیٹھو۔۔۔"ولی اسے اپنے حصار میں لئے کرسی پر لا کر بیٹھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔شمس نے ضبط سے سب دیکھا

شمس نے نفی کی وہ کیسے بتاتا ابھی سے وہ اتنا رو رہی تھی۔۔۔۔ مگر عدن نے آنکھیں دکھائی تھی۔۔۔۔ماضی جتنی جلدی جان چھوڑتا اتنا ہی بہتر ہوتا سب کے لئے۔۔۔۔

"بولیں آپ۔۔۔۔کیوں چپ ہیں؟"۔۔۔۔وہ شمس کے سامنے جا کھڑی ہوئی چادر زمین کو چھو رہی تھی بکھرے بھورے لمبے بال ۔۔۔۔شمس کو اپنی ماں کی یاد دلا گئی تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

سن سکو گی؟۔۔۔۔سکت ہے اتنی۔۔۔؟"۔اسکے بازو پر نرمی سے ہاتھ" رکھتا پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

مگر نورے فورن اسکے ہاتھ جھٹک گئی۔۔۔۔۔دور رہ کر بات کریں مجھ سے ۔۔۔۔شمس ایک پل کو اپنے خالی ہاتھ کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔بھلا کبھی بہن

نے بھی بھائی کا ہاتھ جھٹکا تھا کبھی۔۔۔۔شدت سے اسے اپنے خسارے کا احساس ہوا تھا۔۔۔.

وہ واپس کرسی پر جا بیٹھی اسے اپنے پیروں پر کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ شمس اس کے سامنے پیرو کے قریب بیٹھ گیا نورے نے بوکھلا کر کھڑا ہونا چاہا مگر۔۔۔

بہن ہو میری تم۔۔۔اس کے سامنے بیٹھے اس پر پہاڑ گرا گیا تھا۔۔۔کی۔" کیا مطلب بے یقینی ہی بے یقینی تھی اس کے لہجے میں۔۔۔

ہاں یہی حقیقت ہے بہت مارا مارا پھرا ہو تمہارے لئے میں۔۔۔یہ سب" "صرف عباد خان کی وجہ سے ہوا ہے پلیز تم بھروسہ۔۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے پھر چھوڑا کیوں تھا۔۔؟"۔۔ سرخ بہتی آنکھیں بس شمس پر جمی تھی"

۔۔۔۔

سب خاموش تھے آج سچ جاننا تھا۔۔۔

ماضی۔۔۔

یہ ہوسپٹل کی راہداری ہے جس میں اس وقت عباد خان اور انکا بیٹا شمس خان بیٹھا تھا۔۔۔۔دونوں پریشان تھے اندران کی بیوی کا آپریشن چل رہا تھا وہ انہیں اولاد دینے والی تھی۔۔۔۔۔

بابا میری بہن ہو گی نا"۔۔۔۔ چھوٹا سا شمس چھک کر بولا تو عباد خان نے" اسے اپنی سرخ انگارا آنکھوں سے گھورا۔۔۔۔۔"بھائی ہو گا کوئی بہن نہیں سمجھے"۔۔۔۔ان کے لہجے کی درشتگی سے شمس سہم سا گیا۔۔۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھولا اور ڈاکٹر ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بچا لئے باہر آئی۔۔۔"

مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔۔"ڈاکٹر اس حسین سی بچی کو پیار سے اس کے باپ کو دینے کے لئے اگیں بڑھی مگر۔۔۔اسکا باپ قدم پیچھے لے گیا۔۔۔بچی کو ہاتھ تک نا لگایا۔۔۔۔

نہیں میری بیٹی نہیں ہو سکتی۔۔"پیچھے کی جانب قدم اٹھاتے وہ دھاڑے"۔۔۔ڈاکٹر نے افسوس سے اس آدمی کو دیکھا۔۔۔۔

مجھے دیں میری بہن۔۔"شمس آگے آتا کھل کر بولا تو ڈاکٹر نے مسکرا کر" اسے چیئر پر بیٹھا کر بچی دی آپ اس کو پکڑو میں پکچر لو نگا۔۔۔۔۔

شمس اپنی امی کے موبائل سے اس پیاری سی بچی کی پکچر لینے لگا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

عباد خان دندناتے ہوئے اندر گئے تھے۔۔۔۔۔۔

بیٹی پیدا کی ہے"۔۔۔میں نے بولا بولا تھا بیٹا ہونا چاہیے وہ اس کا منہ ڈبوچ" غرااٹھے۔۔۔

رمشا کراہ اٹھی تھی درد سے۔۔"میری کیا غلطی ہے۔۔۔ایسے کیوں کر رہے۔۔۔۔ہماری بیٹی ہے وہ۔۔۔"۔۔

میری نہیں ہے مجھے نفرت ہے بیٹیوں سے میں آج ہی اس کا بندوبست کرتا" ہوں۔۔۔۔۔۔"

"کیا مطلب ہے کیا کرو گے آپ۔۔۔۔؟"

اسے بیچ دونگا ختم بات۔۔"۔۔۔۔وہ آرام سے اپنی ہی بیٹی کے بارے میں" بول گئے تھے یہ سب اندر آتا شمس ڈر کر پیچھے ہوا کے اس کے بابا سے ہی مار دیں۔۔۔۔۔تن فن کرتا عباد خان ہسپتال سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔وہ سچ میں اپنے بولے پر عمل کرنے گیا تھا شاید۔۔۔۔۔

ماما یہ دیکھیں کتنی پیاری ہے ڈاکٹر نے بچی رمشا کی گود میں ڈالی تو وہ بلک کر رو دی۔۔۔۔۔۔

شمس ہمیں چلنا ہو گا۔۔۔۔ورنہ سب خراب ہو گا۔۔۔۔
امی رو کیوں رہی ہیں آپ۔۔۔بیٹا چلو۔۔۔۔اسکا ہاتھ پکڑے بچی کو گود میں دبائے۔۔۔۔اپنے گرد چادر پھیلائے وہ نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ہسپتال سے بہت مشکل سے وہ نکلی تھی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ شہر سے 1 گھنٹے کے فاصلے پر کوئی گاؤں تھا ادھر آئی تھی۔۔۔۔

بڑی سی کوئی حویلی تھی جس کے باہر ان کے پیر تھم گئے۔۔۔۔۔

یہ ملک حویلی ہے شمس۔۔۔۔ یہاں کے لوگ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔

میں نے سنا ہے۔۔۔۔

میرے بابا یاور ملک کے دوست تھے۔۔۔۔ میری بیٹی کو ہو سکتا ہے یہ لوگ رکھ لیں اس دنیا کے شر سے بچ جائے میری بیٹی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ماما آپ اسے نیچے کیوں رکھ رہی ہیں؟"۔۔۔۔۔ وہ حویلی کے پیچھے کے گیٹ پر اس کو رکھ گئی۔۔۔۔

آنسو حلق میں پھنس گئے۔۔۔دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔وہ اپنی بیٹی کو اللہ کے حوالے کر رہی تھی۔۔۔۔۔وہ جانتی تھی اسکا باپ جانور ہے وہ کبھی اسکی بیٹی کو زندہ نہیں رہنے دیں گا۔۔۔۔۔

"ماما کیا بول رہی ہیں نہیں نور العین ہے نا یہ اپ نے بولا تھا ہم یہی نام رکھے گیں تو کیوں چھوڑ رہی ہے یہاں۔۔"

ماما میری بہن۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔شمس۔۔۔۔

چلو۔۔۔

جلدی۔۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑے وہ تیزی سے اگیں بڑھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ماما وہ چیخا مگر وہ روتی ہوئی اسے گھسیٹی ہوئی اپنے ساتھ لیجا رہی تھی۔۔۔

روڈ پر بس وہ سیسک رہی تھی۔۔۔۔اور شمس کی چیخیں گونج رہی تھی

۔۔۔۔۔

ایک تیز رفتار گاڑی آئی تھی۔۔۔۔۔
شمس۔۔۔
وہ چیخی اسے پرے دھکا دیا گاڑی اسے روندتی ہوئی چلی گئی تھی۔۔۔۔

روڈ پر رمشا عباد خان کا خون اور انکا وجود پڑا تھا۔۔۔۔۔۔

دوسرے سائیڈ روڈ کے شمس پڑا تھا مگر اس کے صرف سر پر لگی تھی۔۔۔۔
مگر رمشا موقعے پر ہی جان بحق ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

پولیس آئی تھی۔۔۔۔

عباد خان کیسے پوھنچا وہاں کیا ہوا۔۔۔۔

مجھے نہیں معلوم۔۔۔ مگر میں اتنا جانتا ہو بس ہمیں بچانے کے چکر میں

۔۔۔۔ہماری امی چلی گئی۔۔۔۔۔

سرخ نم آنکھیں۔۔۔۔ وحشت زدہ چہرہ۔۔۔۔

شمس کو وہی وقت یاد آگیا۔۔۔۔۔

نورے کی سیسکیاں۔۔۔ تڑپ کر چہرہ چھوپا کر رونا۔۔۔۔۔

دردناک حقیقت جان کر سب ہی سکت ہو گئے تھے۔۔۔

م۔ میں بہت دفع اس حویلی آیا پتا کیا کوئی بیٹی ہے انکی مگر ہمیشہ یہی سننے کو ملا

یہاں کوئی بیٹی نہیں۔۔۔۔

یاور ملک انکی بیگم احد ملک ان کی بیگم اور ولی ملک کی بیوی رہتی ہے۔۔۔۔

میرے پاس کچھ نہیں تھا کیسے ثبوت کے ساتھ آتا یہاں۔۔۔سبوت تو آب بھی نہیں۔۔۔۔ مگر۔۔۔یہ تصویر ولی پہچان گیا۔۔۔ورنہ آج بھی میں خالی ہاتھ رہتا۔۔۔۔۔۔

اگر تم لوگوں کو یقین نہیں تو ڈی این اے کروا لیتے ہیں۔۔۔۔

کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔۔۔ہم نے اسی دروازے سے اٹھایا تھا۔۔۔نورے کو۔۔۔۔تمہاری ماں نے ہمیں اچھا سمجھ کر ہمارے گیٹ پر چھوڑا تھا تو اللہ نے نورے کی حفاظت بھی کی۔۔۔۔

بس غنی بولا تھا۔۔۔ولی تو بس نورے کے لرزتے وجود کو سمبھالے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

"خیال رکھنا۔۔۔میری بہن کا چلتا ہوں میں۔۔۔۔

سرخ آنکھیں میچ کر شمس اتنا ہی بولا وہ جانتا تھا بہت بڑی حقیقت تھی ۔۔۔۔نورے کو یقین آتیں ہی آئے گا۔۔۔۔اسے ابھی اکیلے رہنے کی ضرورت تھی۔۔۔۔

نورے وہ جا رہا ہے پلیز اس سے مل لو۔۔۔۔اسے سکون آجائے گا ۔۔۔۔اسے بھائی بولو۔۔۔۔نورے۔۔۔۔جتنے غم تم نے سہیں ہیں اتنے ہی اسنے سفر کیا ہے۔۔۔۔نورے پلیز"۔۔۔۔عدن فورن اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔نورے خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

نورے سہی بول رہی ہے یہ۔۔۔۔ماضی کو چھوڑ کر نئے کل کے ساتھ شروعات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جب نورے فورن اپنی کرسی سے اٹھی تھی۔۔۔ تیز قدم اٹھاتی وہ شمس کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اتنی دور آئے۔۔۔ اتنا انتظار کیا۔۔۔ اتنا سب کرا۔۔۔ آپ اپنی بہن سے ملو گے نہیں آپ؟"۔۔۔۔ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔ شمس اسے اپنے گلے لگایا تھا۔۔۔۔ کئی آنسو توٹ کر اسکے بالوں میں جزب ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کوئی سوال نہیں کیا تھا اسنے بھائی ہونے کے احساس کو محسوس کر کے وہ سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔ پیچھے سب نے ہی مسکراتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

عباد خان کون تھا کیا تھا کہا تھا کسی کو فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔فرق اتنا پڑتا تھا بس کے اب سب سہی ہے کچھ غلط نہیں۔۔۔۔مگر یہ تو کسی کو نہیں پتا سب سہی ہوا ہے یا نہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔ہم نے بہت کوشش کی۔۔۔مگر ہم ان کو بچا نہیں سکے۔۔۔۔۔"

ولی کو لگا تھا اس کے سر پر ہسپتال کی چھت آ گری ہو۔۔۔۔۔۔

سانس سینے میں اٹک سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

م۔میں سچ میں ؟؟۔۔۔۔مطلب ہم ؟؟۔۔۔سچ میں"

؟؟؟"۔۔۔۔۔آنکھوں میں بے یقینی سی امڈ آئی تھی۔۔۔۔مگر لب مسکرا

رہے تھے۔۔۔۔۔۔

میں پریگننٹ ہوں"۔۔۔۔۔عدن کو تو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

یقین کرلو آب میں کیسے تمہیں یقین دلاؤں کچھ وقت صبر کرو خود چل جائیگا"

پتا تمہیں۔۔۔"معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا شوخ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو عدن جھنپ سی گئی چہرہ گلال ہوا۔۔۔۔۔

عدن کی طبیعت بوجھل ہونے کی وجہ سے غنی عدن کو ہوسپٹل لے گیا تھا اور

پھر جو بات انہیں پتا چلی اس کے بعد غنی خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا

جب کے عدن کو یقین نہیں آرہا تھا گھر آکر وہ کئی مرتبہ ایک ہی بات پوچھ

چکی تھی اور غنی مسکرا کر اسے یقین دلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

عدن کچھ دیر بعد اس کی گھمبیر آواز سن کر اسکی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

تم نے تو سچ ولی کا داماد لانا ہے "شریر نظروں سے اسے دیکھتا عدن کا چہرہ" سرخ کر گیا۔۔۔

اف میں نے مذاق کیا تھا بس پکڑ کے ہی بیٹھ گئے ہو۔۔۔"اس کو خفگی سے" دیکھتی اپنے موبائل میں لگ گئی۔۔۔

عدن تم نے کوئی مووی سائن کی تھی؟؟"۔۔۔۔غنی کی گھمبیر سی آواز پر" عدن کے ہاتھ ایک پل کو ٹھر گئے تھوک نگل کر اسے دیکھا پھر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

تم۔ تمہیں کیسے پتا چلا؟"موبائل ایک طرف رکھ کر اس کی جانب دیکھا"

۔۔۔۔ میل آئی تھی کپڑے وغیرہ اسپیشل آرڈر آیا ہے بولڈ سے ڈیزائن

چاہیے۔۔"سرد آنکھوں سے اسے دیکھتا شدید ضبط سے بولا۔۔۔۔

"غنی وہ میں۔۔۔

وہ میں کچھ نہیں میں تمہیں کسی چیز سے نہیں روک سکتا اور نا ہی روکنا چاہتا"

"ہوں بس پوچھا تھا تم سے۔۔۔۔۔

غنی تم منع کر سکتے ہو روک سکتے ہو تمہارا حق ہے ایسے کیوں بول رہے ہو"

؟"اس کے قریب ہوتی اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا چہرے سے واضح

پریشانی چھلک رہی تھی عدن کے غنی پھیکا سا مسکرایا۔۔۔

اچھا سچ میں۔۔۔"اسکے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھیں اپنا چہرہ اسکے خوبصورت" چہرے کے قریب کیا تو عدن ایک پل کو پزل سی ہو گئی۔۔۔۔

مت کرو پھر یہ سب بھلے کوئی بھی فلم کرو یہ نہیں یہ بہت زیادہ بولڈ" ہے۔۔۔"اس کے چہرے پر بے بسی سی نظر آئی تھی۔۔۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اسے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کے یہ فلم مت کرنا ورنہ جان نکال دونگا۔۔۔۔۔وہ ایک اور بار اسے خود سے بدگمان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اگر فلم نہیں کی تو فائن لگے گا۔۔۔۔۔۔نقصان ہو گا بہت میں نے یہ سب" بس تمہیں زچ کرنے کے لئے کیا تھا ورنہ میں نے آج تک کوئی ایسی مووی نہیں کی"۔۔۔۔اسے یقین دلانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے اتنے کے دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔۔۔۔۔اسکے سرخ لب غنی کا ذہن بھٹکا رہے تھے۔۔۔۔

ہاں جانتا ہوں سب ہر فلم میں تم شدید نفرت کرتی آئی ہو ہیر و سے "۔۔۔۔۔ جیسے حقیقت میں ہے ویسے ہی فلم میں۔۔"۔۔بھاری لہجے میں وہ بہت کچھ کہہ گیا تھا عدن یو کنگ رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

حیران کن نظروں سے بس وہ اسے دیکھے گئی بہت دیر بعد اس نے کچھ بولنے کی ہمت کی تھی۔۔۔

سب موویز دیکھی ہے تم نے۔۔۔؟"غنی نے محظوظ ہوتی نظروں سے" اسے دیکھا۔۔۔۔

"کتنا فائن ہو گا؟؟"۔۔۔۔۔اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے وہ دوسری بات پوچھنے لگا تو عدن کو تاؤ آیا اس سے یکدم دور ہوئی چہرہ سرخ ہوا ۔۔۔۔۔اسے زہر لگتی تھی یہ حرکت مگر وہ ہمیشہ یہی کرتا تھا۔۔۔۔۔

چار کروڑ۔۔"غصے سے دانت پیس کر بولی تھی تو غنی نے سر ہلا یا۔۔۔"

پھر چیک بک اٹھا کر اس میں اماؤنٹ لکھ کر اسے دی۔۔۔۔

"تم سے زیادہ اہم نہیں یہ پیسہ۔۔۔"
اور جس چیز کا غرور غنی کو تھا آج وہ سب اس کے لئے اہم نہیں تھا عدن کے لئے تو وہ کوئی سامنے دیوانہ کھڑا تھا جو کسی بھی طرح اسے کہیں اور جانے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

غنی آر یو میڈ اتنے پیسے تم کیسے یونہی دے سکتے ہو پاگل پن کب جائے گا" تمہارا؟"اس کے سامنے کھڑی خفگی سے بولی تو وہ محض مسکرایا۔۔۔

مجھے خود نہیں معلوم۔۔۔"ہنس کر بات اڑا دی تھی اس نے اور واش روم" میں بند ہوا تھا جا کر پیچھے عدن کڑ کر رہ گئی۔۔۔۔

"بد دماغ ہے بہت اتنے پیسے حد ہے میں نے غصے میں بولا تھا ۔۔۔"بڑبڑاتی وہ واش روم کا دروازہ گھورنے لگی۔۔۔۔

صبح ہوتے ہی نورے کی آنکھ کھولی تھی چہرے پر طمانیت سی تھی اسودہ سی مسکرا کر اسنے اپنے برابر میں دراز خواب خرگوش کے مزے لیتے ولی کو دیکھا تو چہرہ ایک بار پھر گلال ہوا اور گال پر ڈمپل نظر آیا۔۔

اسے مکمل اپنے حصار میں لیا ہوا تھا وہ نورے اس کے بازو پر سر رکھے ہوئے تھی اس کے سینے پر ہاتھ دھرے وہ اسے دیکھنے لگی ہاتھ بڑھا کر اس کے بکھرے بال سنوارے تھے دل گدگدا سا گیا تھا اتنی ہمت وہ ولی کے ہوش میں ہوتے ہوئے کبھی نہیں کر سکتی تھی ابھی اسے نیند میں پا کر آج اسنے اپنی خواھش گویا پوری کی تھی۔۔۔۔۔

ہاتھ کی پشت اسکی ہلکی بڑھی داڑھی پر رب کی تھی پھر یکدم اسے ہنسی آئی تھی

۔۔۔۔۔

پھر انگلی سے اسکے ماتھے سے لیکر ہونٹوں تک لکیر سی کھینچی تھی انگلی لبوں پر جیسے ہی آئی اسنے اپنا ہاتھ فوراً پیچھے کرنا چاہا مگر ولی اسے اپنی گرفت میں لے گیا آنکھوں میں خمار لئے اسے دیکھا جو دھک دھک کرتے دل کے ساتھ حیران تھی۔۔۔

کیا کر رہی تھی چپکے چپکے مجھے بھی اٹھا دیتی۔۔۔"لب دانتوں میں دبائے" شریر نظروں سے اسے دیکھتا حظ اٹھا رہا تھا وہ یکدم اس کے سینے میں منہ چھوپا گئی۔۔۔

"بہت خراب ہو بتایا بھی نہیں جاگ رہے ہو۔"خفت کا شکار ہوتی وہ سرخ اناری ہوئی جارہی تھی شرم سے پلکیں لرز اٹھی تھی کیوں اپنے بندے کو بھکانے کے درپر ہو اس کے سرخ گال پر لب رکھتا گھمبیر لہجے میں بولا آواز

ضرورت سے زیادہ بھاری ہوئی تھی نورے کا پورا جسم گویا دھک اٹھا تھا

۔۔۔۔۔

"ولی۔۔۔۔۔

اسے باز رکھنا چاہا مگر وہ اس کے لبوں پر کفل لگا گیا تھا اسکے نرم ہونٹوں پر اپنے لب رکھتا اس کی سانسوں پر استحقاق سے قبضہ کیا تھا۔۔۔۔۔

کافی دیر بعد وہ دور ہوا تھا آخر رحم آ گیا تھا اسے۔۔۔۔ایسے سرپرائز دے دیا کرو نارو زاس کے لبوں پر اپنی انگلی پھیرتا اسے جی جان سے لرزنے پر مجبور کر رہا تھا

ناشتہ کرنا ہے مجھے "۔۔۔۔ خفگی سے اسے دیکھتی آخر میں بے چارگی سے" گویا ہوئی تو ولی کو توٹ کر پیار آیا تھا اپنی نورے پر شدت سے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتا بستر چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

"تمہاری تشنگی ہی ایسی ہے میں کیا کروں یہ دل کبھی تھکتا ہی نہیں ۔۔۔"شدت سے بولا تھا نورے اسے دیکھ کر رہ گئی آخر کیا تھا یہ شخص ۔۔۔۔۔

دن برق رفتاری سے گزر رہے تھے اور آخر وہ دن آن پہنچا تھا جس وقت کا شمس اور رانیہ کو بے صبری سے انتظار تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہسپتال کی راہداری میں پریشانی سے چکر لگاتا بے حال سا ہوا جا رہا تھا دل سوکھے پتے کی منند لرز رہا تھا۔۔۔۔۔ بھینچے لب اس کے اضطراب کا پتا دیں رہے تھے۔۔۔۔

آرام سے بیٹھ جا بھائی۔۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔" غنی نے اسے گھورا جو دو گھنٹے سے بس چکر ہی کاٹ رہا تھا یہاں سے وہاں۔۔۔۔

غنی۔۔۔ عدن نے اسے وارن کیا۔۔۔۔
کیا گھور کیوں رہی ہو یار:۔۔۔ اسے بدلے میں تیکھی نظروں سے دیکھا تو" عدن نے نفی میں سر ہلایا اور اپنے گرد چادر کو پھیلایا۔۔۔۔

یار ابھی تک کیوں کوئی باہر نہیں آیا؟" شمس بے بسی سے بولا اسکا دل خوف" سے بہت سست روئی سے دھڑک رہا تھا پل اس کے لئے بھاری تھا۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"چہرے سے صاف پریشانی چھلک رہی تھی عدن" نے میٹھی سی مسکان سے اسے دیکھا۔۔"میرے بھائی اللہ پر بھروسہ رکھو" اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر دلاسہ دیا تو وہ ہاں میں سر ہلا گیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر ایک مومی سا ننھا سا وجود لئے باہر آئی شمس جیسے سانس تک لینا بھولا تھا آنکھوں کے گوشے بے اختیار نم ہوئے۔۔۔۔

مبارک ہو مسٹر شمس خان بیٹی ہوئی ہے"چھوٹے سے کمبل میں تھی شمس" کے ہاتھ لرز گئے نظریں دروازے پر ٹک گئی تھی۔۔۔۔

"میری وائف۔۔۔۔؟"

شی از فائن۔۔" کچھ دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائی گا پروفیشنل" طریقے سے بولتی وہ وہاں سے جا چکی تھی شمس نے بے اختیار شکر کا کلمہ پڑھا ۔۔۔۔۔آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس ننھی پری کی پیشانی پر گرا شمس نے پیشانی پر لب رکھیں سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

شمس بہت مبارک ہو۔۔" غنی اسے مبارک باد پیش کر رہا تھا شمس کی" نظریں اس پھول سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ماما یہ تو ڈول ہے"۔۔۔۔۔"

بے اختیار اسے اپنے بیتے پل یاد آئے اپنا بچپن جب اسنے یہ الفاظ اپنی ماں سے بولے تھے۔۔۔۔۔۔

اس ننھی پری کو اب عدن لے چکی تھی شمس بے اختیار روم کی جانب بڑھا جہاں وہ دشمن جاں تھی۔۔۔۔۔

روم میں آیا تو وہ بیڈ پر آنکھیں موند کر لیٹی تھی چہرے پر الگ ہی نور سا واضح نظر آیا تھا۔۔۔کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے رانیہ نے اپنی آنکھیں وا کی اور سامنے اسے دیکھتے ہی نم ہوئی۔۔۔۔

دونوں کی ہی آنکھیں نم تھی دل بہت زیادہ تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا

۔۔۔۔۔

شمس آہستہ سے اس کے قریب آیا پھر اس کی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑا "میری زندگی مکمل کر دی آج شکریہ یار۔۔" اسکا سر اپنے سینے سے لگا گیا تھا رانیہ نم

آنکھوں سے مسکرائی یہ انسان سچ میں اپنی فیلنگس نہیں چھوپا پاتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

"میری بیٹی بہت بہت پیاری ہے۔" وہ اسے بتا رہا تھا رانیہ بس اسکا کھلتا چہرہ بہت پیار سے دیکھ رہی تھی آج سے پہلے آج تک اسنے شمس کو اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

پتا ہے وہ وہ لگ رہا ہے کوئی گلاب ہو۔۔" اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے یقین دلایا تھا تو رانیہ کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔" مجھے میری بیٹی کا نقشہ بتا رہے ہو مجھے دکھاؤ گے کب؟" شمس کو یکدم ہوش آیا۔۔۔

اففف سوری وہ عدن ڈاکہ ڈالے بیٹھی ہے۔" ۔۔ شمس اپنی جگہ سے اٹھنے" لگا تو رانیہ اسکا ہاتھ پکڑ کے روک گئی۔۔۔۔

مجھے اتنا پیار بھروسہ عزت دینے کے لئے اتنا مان دینے کے لئے میں شکریہ "

"ادا بھی نہیں کر پاؤں گی مگر۔۔۔۔

ششششش !......ش

وہ سب تم ڈیزرو کرتی ہو تم میرا دل ہو۔۔"اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے "

لبو پر جھکا تھا اسکے عمل میں اتنی شدت تھی کے اسکا سانس گویا اٹک گیا تھا

تشنگی تھی کے ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

کھٹکے کی آواز پر وہ دور ہوا تھا اور روم میں عدن اور غنی داخل ہوئے۔۔۔

وہ مجھے لگا تم لوگ اپنی بیٹی بھول گئے ہو اس لئے لے آئی" شرارت سے" رانیہ کا چہرہ دیکھتی عدن چھیڑنے لگی تو شمس کا قہقہہ بے ساختہ نکلا۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو۔۔۔" غنی نے بڑو کی طرح رانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا" تھا۔۔۔

عدن اپنے بابا کو کال کر کے بتا چکی تھی وہ دبئی سے فلوقت نہیں پہنچ سکتے تھے۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

کام دھندا چھوڑ کر بیوی کی غلامی کرنے لگ گئے ہو لگتا ہے۔۔۔" دادی سا" نے خفیف ساطنز کیا تھا تو غنی بال سہلا کر رہ گیا۔۔۔۔

دادی سا ڈاکٹر نے بہت کیئر کرنے کو بولا ہے ویسے ہی نازک سی بیوی ہے" میری۔۔۔" وہ ہنسی دبا کر بولا تو دادی سا بس سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

بتاؤ کچھ کھاؤ گی؟"۔۔۔۔دادی سا جب اٹھ کر وہاں سے گئی تو ولی فکر" مندی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

کچھ نہیں کھانا مجھے۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولی آپ "کیوں ایسے مجھے بچوں کی" طرح رکھ رہے ہیں دیکھا نہیں دادی سا نے بھی آج بولا۔۔۔۔۔۔"کتنا برا لگ رہا تھا" وہ روہنسو ہو گئی۔۔۔۔ارے میری جان ایسے کیوں کر رہی ہو یار لاسٹ منتھ ہے ایسے میں زیادہ کیئر کرنا ہے اور میں کوئی رسک نہیں لے سکتا

سمجھی۔۔۔" اسے پیار سے ڈپٹ کر وہ وہی ساتھ بیٹھ گیا دادی ساجو عصر کی نماز پڑھنے گئی تھی واپس آئی پھر ان دونوں کو ساتھ بیٹھا دیکھ کر کچن کی جانب گئی جہاں ملازمہ کھڑی چائے بنانے لگی تھی۔۔۔۔

سن۔۔۔۔

جی بڑی بیگم صاحبہ وہ فوراً ان کی جانب آئی۔۔۔۔۔ یہ پکڑ اپنی مٹھی میں دبی ہوئی چھوٹی سی شیشی اس کے ہاتھ میں دبا دی۔۔۔۔

ملازمہ حیرت سے اس شیشی کو دیکھ رہی تھی جس پر پوئزن زہر لکھا تھا

۔۔۔۔۔

اسے ایک کپ چائے میں ڈال کر ٹرے میں رکھوں گی نا تو وہ کپ نورے کو" "دیگی تو سمجھی؟؟؟۔۔۔۔۔۔

مگر یہ اس کچھ بولنا چاہا مگر دادی ساکی سرد نظریں اسے ڈرا گئی تھی۔۔۔۔

جو بولا ہے وہ کر تو اس کے کپ میں ڈال دینا۔۔۔ مگر نورے بیبی کو حمل ہے"

وہ۔ وہ تو۔۔۔۔ ہاں مارنا ہی ہے اس کو سمجھی۔۔۔۔ چل جلدی کر

۔۔۔۔۔ تین کپ چائے لانا اور بیچ کے کپ میں یہ ڈال دینا اور کسی کو پتا چلا تو

"تیری گچی مروڑ دونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو ڈرا دھمکا کر وہ نکل آئی تھی وہاں سے۔۔۔۔

وہ ظالم تھی وہ کیسے سکھی دیکھ سکتی تھی نورے کو۔۔۔۔ ایک اور قیامت تھی

جو نورے پر گزرنے والی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ چائے لا کر سامنے رکھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے کپ اٹھا کر

انہوں نے نورے کو دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ خوبصورت چہرہ جو اس وقت دمک رہا

تھا شاید یہی خوبصورتی یہی شادابی یہی معصومیت نورے کی دشمن تھی

۔۔۔۔۔

ساتھ بیٹھا ولی چائے پی رہا تھا نورے بھی اور دادی سا بھی۔۔۔۔۔۔

غنی جو ابھی باہر سے آیا تھا دھم کر کے سیٹ پر بیٹھا مجھے بھی چائے لا دو کوئی اسنے ہانک لگائی۔۔۔۔۔

"تیری بیوی جو ابھی نہیں آئے گی سمجھا۔۔۔"ولی نے چھڑا تو وہ منہ بنا گیا" نورے اپنا کپ ختم کر چکی تھی دادی سا نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا

۔۔۔۔۔۔

"یہ لے نورے یہ میری بھی تھوڑی سی بچی ہے یہ بھی پی لے مجھ سے پی نہیں جا رہی"۔۔۔۔۔

نورے نے انہیں دیکھا منع کرنا چاہا مگر بچپن کا خوف غالب آ گیا اور وہ کپ ہاتھ سے لے گئی تھوڑی سی چائے تھی اسنے پی لی دادی سا مسکراتی ہوئی چلی گئی تھی وہاں سں جب کے ملازمہ نے خوف سے سب دیکھا اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا غنی کو چائے دیتے وقت وہ کانپ رہی تھی اسے چائے دے کر وہ فوراً بھاگی۔۔۔۔۔

اسے کیا ہوا غنی نے ایک سپ لیں کر کہا تو ولی کندھے اچکا گیا پھر اپنے موبائل میں کچھ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

نورے جو ابھی آرام سے بیٹھی تھی اسے لگا جیسے اسکی جسم کی تمام رگیں کوئی کھینچ رہا ہو یکدم تکلیف کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔۔۔

درد کی ایک لہر سرائیت کر گئی تھی اس کے وجود میں پاس بیٹھا ولی اس کی جانب متوجہ ہوا۔ کیا ہوا ہے نورےُ۔۔۔ بتاؤ اسے اپنا پیٹ پکڑتے دیکھ وہ بوکھلا کر اٹھا تھا۔۔۔۔

"نورے بولو۔۔

آہ ولی۔۔۔" درد سے اسکی چیخ نکلی تھی ناک سے یکدم خون بہہ نکلا تھا " آنکھوں سے گرم سیال نکل کر گالوں کو بھیگو گیا تھا۔۔۔۔۔

ناک سے نکلتے خون کو دیکھ کر ولی ساکت ہوا تھا درد خوف سے بھر گیا تھا۔۔۔

نورے اٹھو" وہ اسے یکدم اپنی باہوں کے حصار میں لے گیا تھا غنی باہر کو بھاگا تھا گاڑی نکالنے کے لئے۔۔۔۔

درد تکلیف رنج و غم ایک ساتھ سب حاوی ہوا تھا سانس اکھڑنے لگا دی تھا جیسے۔۔۔۔۔

گاڑی میں لیکر وہ پیچھے بیٹھا تھا غنی نے تیزی سے گاڑی گھر سے نکالی۔۔

کچن سے دیکھتی ملازمہ کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی وہ انجانے میں بہت بڑی بھول کر گئی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔۔۔ بھورے بال گالوں سے چپک گئے تھے۔۔۔۔تکلیف سے لب کاٹتی بے حد تکلیف میں تھی۔۔۔ درد پورے جسم میں سرائیت کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ولی۔۔۔ درد سے تڑپ کر اپنی درد کی دوا کو پکارا۔۔۔ وہ تڑپ ہی تو گیا تھا اس کی روح تڑپ رہی تھی۔۔۔اسکا سکون سب کچھ غارت ہوا تھا۔۔۔۔۔

نورے۔۔۔حوصلہ کرو۔۔۔ہم ابھی پہنچ جائے گیں مم"اسکا سر ولی کی گود میں تھا وہ پل پل تڑپتی بے جان ہو رہی تھی۔۔۔ایک دم سے ہچکی آئی تھی اور خون اس کے منہ سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

ولی کا سفید دامن خون سے رنگ گیا۔۔۔آنسوں ٹوٹ کر نورے کے بالوں میں جزب ہوا۔۔۔۔۔۔

نورے نہیں۔۔۔پل۔پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔۔وہ چیخا تھا۔۔۔۔۔۔مگر بے سود۔۔۔۔۔۔۔وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔۔جیسے آب اس کی بس ہوئی تھی اور ہمت نہ ہو اس میں جیسے غم سہن کرنے کی۔۔۔۔۔

ولی پاگلوں کی طرح اسے پکار رہا تھا جھنجھوڑ رہا تھا مگر وہ نہیں اٹھ رہی تھی ۔۔۔اپنے خون سے رنگیں لال ہاتھوں کو دیکھتا تڑپ گیا تھا اسے اپنے حواس سلب ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تیزی سے گاڑی چلاتے غنی کے ہاتھ ایک پل کو کانپ گئے تھے۔۔۔۔۔

دادی ساجو بیڈ پر لیٹی تھی انہیں بے چینی سی ہو گئی تھی ایک درد جسم میں اٹھا تھا

میں نے غلط کر دیا۔۔"

بہت غلط ہو گیا مجھ سے۔۔۔ایسا کیسے کر دیا میں نے۔۔۔" انہیں اپنا وجود کانپتا ہوا محسوس ہوا تھا

Zubi Novels Zone

"قتل تو نہیں کر سکتی میں۔۔۔" وجود میں ایسا لگا جیسے کچھ رینگ رہا ہو

یکدم ان کی ناک سے خوں نکلا۔۔۔۔

انکی آنکھیں حیرت سے کھول گئی جان لبوں پر آئی آنسو آنکھ سے پھسل گیا تھا

۔۔۔۔۔

یااللہ معاف کر دے مجھے۔۔۔" آنکھوں سے آنسوں اور منہ سے خون کا ریلا

نکلا تھا گلے سے لیکر ہاتھ تک خون نم خون ہو گئے۔۔۔۔۔

اصھہ۔۔"۔۔

درد کی شدت سے انکی چیخ فضہ میں بلند ہوئی عدن جو پریشانی سے چکر کاٹ

رہی تھی انکی چیخ سن کر وہ کمرے کی جانب فوراً آئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

کمرے کا دروازہ جیسے ہی کھولا اسکا سانس جیسے رک گیا۔۔۔۔۔۔دادی سا کی یہ حالت اس پر جیسے پہاڑ گرا تھا۔۔۔۔۔آنکھیں یکدم نم ہوئی۔۔۔

"دادی۔۔۔۔

اٹھین اپ کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔امی سا۔۔۔۔۔کوئی ہے"۔۔۔۔"

اسکا شور سن کر بانو بیگم جو غم سے ادھ موئی ہو گئی تھی وہاں آئی ساتھ ہی ملازمہ بھی تھی۔۔۔۔۔۔

عدن نے انکی نبز چیک کی جو بہت مدہم سی چل رہی تھی

بانو بیگم نے نفی میں سر ہلایا عدن بیٹا ہسپتال چلو وہ بے بسی سے بھیگی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

آج کے دن اس ملک حویلی پر قیامت برپا ہوئی تھی جسکی زد میں ہر ایک شخص آیا تھا۔۔۔

یاور ملک اور احد ملک جو دوسرے گاؤں گئے ہوئے تھے انہیں اس سب کی تو کو خبر ہی نا تھی۔۔۔

عدن بہت تیز رفتاری سے کار ڈرائیو کر رہی تھی اس نے اپنی حالت کی بھی پروا نہیں کی تھی وہ بس اس گھر کے مکینوں کو بکھرتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی تھی ۔۔

ہسپتال پہنچ کر انہیں ایمرجنسی میں لیجایا گیا تھا غنی اسے وہی کوریڈور میں مل گیا تھا۔۔۔

اور سب جان کر اسے لگا جیسے ہسپتال کی چھت اس کے سر پر آن گری ہو

۔۔۔

غنی یہ کیا ہو گیا؟" وہ ٹوٹے لہجے میں بے بسی سے بولی تو غنی اسے خود میں بھینچ گیا آنکھیں ضبط سے لال ہوئی تھی آب تک نورے کی طرف سے بھی کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔

پلیز تم اپنی طبیعت خراب نہیں کرو یہاں بیٹھو۔۔۔" اسے پاس رکھی بنچ پر بیٹھایا تھا پھر اپنے گرد لپیٹی شال کھول کر اس کے کاندھو پر ڈالی ٹھنڈ میں وہ بغیر کسی شال کے یوہی بیٹھی تھی۔۔۔

ولی جو بے چینی سے یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا سرخ وہشت زدہ چہرہ ضبط سے پڑتی سرخ آنکھیں پل پل اس کے لئے عذاب بنا تھا ڈاکٹر اسے روم سے باہر آتی نظر آئی وہ فورن انکی جانب لپکا۔۔۔

"ڈاکٹر بتائے کیا ہوا ہے۔۔۔"

دیکھیں انہیں زہر دیا گیا ہے"

انکی کنڈیشن بہت سیریس ہے ہمیں ابھی ان کی ڈلیوری کرنی ہو گی آپ پیپر ورک کر دیں باقی اللہ مالک ہے ہم اپنی پوری کوشش کریں گیں۔۔۔

قیامت سے پہلے قیامت کیا ہوتی ہے آج ولی کو معلوم ہوا تھا قدم لڑکھڑا گئے ایک آنکھ سے آنسو نکل کر بے مول ہوا تھا اس کے اپنے گھر میں ایک اور بار اسکی ذات کو نشانہ بنایا گیا تھا دل درد سے پھٹ رہا تھا غنی نے اسے سمبھالا

۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کب اسنے سائن کیا کب نورے کا آپریشن شروع ہوا بس وہ گیٹ پر کھڑا تھا سکت و بے جان کسی ہارے ہوئے جواری کی مانند۔۔۔

ولی اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرے بے بی کا خیال رکھنا"۔۔۔۔"

نورے کی رات کہی ہوئی بات یاد آئی تو چہرے پر پتھروں جیسی سختی در آئی ۔۔۔۔۔

کسی کو نہیں چھوڑونگا۔۔"۔۔۔"

دیوار سے ٹیک لگا کر وہ نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

سوری ہم نے بہت کوشش کی مگر ہم ان کو بچا نہیں سکے۔۔"ابھی آدھا" گھنٹہ ہی ہوا تھا کے آپریشن روم کا دوسرا دروازہ کھولا۔۔

ولی کو لگا اس پر ہسپتال کی چھت گری ہو سانس سینے میں اٹک گیا اسنے بے یقینی سے غنی کو دیکھا جو نفی میں سر ہلاتا ان کے قریب گیا۔۔۔

"کن کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔
غنی تحمل سے بولا تو ڈاکٹر حیران کن انداز میں اسے دیکھنے لگا۔۔

مسس خالدہ۔۔۔۔
انہیں زہر دیا گیا تھا جو ان کے پورے جسم میں پھیل گیا اللہ کی یہی مرضی تھی
"یہ پولیس کیس ہے باقی اللہ آپ لوگو کو صبر دے۔۔
ڈاکٹر وہاں سے جا چکا تھا سب پر بم دھماکے کرتا۔۔۔ ولی نے سکت نظروں سے سب کو دیکھا چہرے پر کرب ہی کرب تھا۔۔۔۔۔

"کہتے ہیں "معافی "اور "توبہ "کی توفیق بھی مقدر والوں کو ملتی ہے ورنہ آنکھوں پہ لوہے کے پردے اور کانوں میں سیسہ پگھلا دیا جاتا ہے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب کرلی جاتی ہیں ۱

لیکن کوئی کتنا بھی گنہگار کیوں نہ ہو اللہ پاک اس کیل ئے توبہ کا در, دعا کا راستہ, اور رزق کا درواز کبھی بند نہیں کرتا ____

اور معافی تو جب ملتی ہے جب بندہ معاف کرے۔۔اب تمام معملات اللہ کے حوالے تھے۔۔۔
جنہوں نے کسی معصوم کو تباہ کرنا چاہا تھا اس کے لئے گڑھا کھودا تھا وہ اسی میں گر گئی تھی۔۔۔۔

غنی دیکھو صوفے پر بیٹھی عدن نے غنی کو بولا یا جو کھڑکی پر کھڑا انجانے کیا سوچ رہا تھا۔۔۔

سنو اس اپنے پاس بیٹھا کر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھیں کھلکھلائی تو غنی حیران کن انداز میں پیٹ پر جھکا کان لگا گیا وہاں اسکا بے بی کھیل رہا تھا۔۔۔

غنی نے مسکرا کر اس کے پیٹ پر لب رکھے۔۔۔۔

میری زندگی میرا مان ہو تم "۔۔۔"

اور تم میرے ہیرو۔۔"اس کے گلے لگیں اترا گئی تھی وہ۔۔۔"

"ہاں ویسے تمہیں آب کوئی ہیروئن نہیں بنائے گا اتنی موٹی ہو گئی ہو۔۔"

غنی نے آنکھ دبا کر چھڑا تو عدن تپ گئی بلش کرتا چہرہ مزید سرخ ہوا۔۔۔۔

میں تو تمہاری ہیروئن ہوں۔" وہ ہنس کر بولی تو وہ بھی ہنس کر اسے خود سے" لگا گیا۔۔۔

اسکی آنچ دیتی نظریں خود پر محسوس کرتی وہ پزل ہوئی تھی دل بے دھگ انداز میں دھڑکا۔۔۔۔

بے اختیار لبوں نے ماتھے کو چوما تھا سرشار ہوا تھا حقیقی معنوں میں زندگی کیا ہوتی ہے وہ آب جانا تھا سکھ کیا ہوتا ہے وہ آب جانا تھا۔۔۔۔

سوری اس وقت مجھے تمہارے ساتھ ہونا چاہیے مگر میں تمہیں وقت " نہیں دے پا رہا۔۔۔" اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لئے وہ بے بسی سے بولا تو عدن نے نفی میں سر ہلایا وہ جانتی تھی سب۔۔۔۔

میں یہاں بلکل ٹھیک ہوں تم جاؤ۔۔۔ولی کو اس وقت تمہاری ضرورت ہے "اپنے لفظوں سے وہ اسے پر سکون کر گئی تھی ان دنوں میں جتنا سب ملک حویلی پر گزرا تھا اس سے سب بکھر سے گئے تھے۔۔۔۔

شمس بس تم نور لعین کے ساتھ ہی رہا کرو مجھے تو دیکھتے تک نہیں۔۔۔"وہ" خفگی سے منہ پھولا کر بولی شمس جو بیڈ پر لیٹا اپنی بیٹی سے باتوں میں مصروف تھا خفیف سا مسکرایا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تمہیں بس ہمیشہ جلنا ہی ہے۔۔"اس کے برابر میں بیٹھے وہ منہ بنا گیا تھا"

۔۔۔۔۔

ہنہہ۔۔۔۔جل نہیں رہی میں مجھ سے بھی تو بات کریں نا۔۔اُس کے" سینے پر ہاتھ دھرے وہ اداس ہوئی تو شمس نے اسکے ماتھے پر لب رکھیں

۔۔۔۔

میری جان رات تو اپکی ہی ہے۔۔"ذو معنی انداز تھا تپش زدہ نظریں رانیہ" کو بے قراری سے دیکھ رہی تھی وہ پل میں سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

"یہ اچھا طریقہ ہے جب ناراض ہو یہی آپ اپنا چھیچھورا پن کر کے مجھے نروس کر دیتے ہیں۔۔۔"اسکا کالر جکڑے وہ دانت پیس کر بولی شمس کا قہقہہ نکلا۔۔۔۔۔

میری بیوی چالاک ہوگئی ہے۔۔"بے خودی میں اسے اپنے قریب کرتا"
اس کی شہ رگ پر لب رکھیں تو وہ آنکھیں بند کر گئی۔۔

"کل تیاری کر لینا نورے سے ملنے جانا ہے پتا نہیں کیا ہوا ہے میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے کچھ دنوں سے کالز کی میں نے ولی کو عدن کو نورے کو مگر کوئی بھی اٹینڈ نہیں کر رہا۔۔۔"
وہ پریشانی سے بولا تو رانیہ نے اثبات میں سر کو جنبش دی میری بھی کال نہیں لی عدن نے نورے سے تو بس کال پر ایک ہی بار بات ہوئی ہے میری نا میں ادھر گئی نا وہ آئی مجھے معافی بھی مانگنی تھی وہ اسکے کندھے پر سر رکھیں اداس ہوئی۔۔۔

شمس نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا یعنی وہ بھولی نہیں تھی اسنے غلط کیا تھا۔۔۔

"چلو کل تیاری کر لینا نکلے گیں کل سنڈے ہے۔۔۔

اوکے بوس ابھی آپ پیمپر لا کر دیں مجھے۔۔" کمر پر ہاتھ رکھیں اسنے یاد دلایا۔۔۔

مطلب آب میں شمس خان بس پیمپر لانے کو رہ گیا ہوں۔۔" اسکا غم دیکھنے والا تھا منہ سچ مچ رونے والا ہو گیا تھا رانیہ کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

ارے کیا ہوا رو کیوں رہے ہیں ایسے؟" وہ چھڑنے سے باز نہیں آئی تھی" شمس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔

میری جان اپکی یہ کھلکھلاہٹ شرم میں بدلنے کا ہنر میں ہمارے پاس ۔۔۔گھمبیر بوجھل سا لہجہ تھا رانیہ ایک پل کو چپ ہو گئی اسکی آنکھوں میں دیکھا تو شرم سے پلکے جھک گئی ابھی وہ اس منظر سے بہک کر کچھ کرتا پیچھے سے آتی نور لعین کی رونے کی آواز پر بدمزہ ہوا اپنی جیسی روندو بیٹی پیدا کی ہے اس کے سر پر چپت لگاتا وہ بڑبڑاتا ہوا روم سے نکل گیا پیچھے رانیہ منہ کھولے اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر آپ میری بیٹی کو کسی طرح ٹھیک کر دیں"۔۔۔آنکھوں میں بے بسی ہی بے بسی تھی اس ایک ہفتے میں وہ نچڑ کر رہ گیا تھا آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے

بڑھی ہوئی بیئرڈ وہ کہی سے بھی وہ ولی لگ ہی نہیں رہا تھا جو ہر وقت رف اینڈ ٹف رہتا تھا۔۔۔

دیکھیں مسٹر ملک آپ ہمت مت ہارے انشااللہ سب ٹھیک ہو جائے گا" جب اللّٰہ نے اتنا کرم کیا ہے تو آب مایوس ہونا اچھی بات نہیں۔۔۔"ڈاکٹر نے اسے سمجھایا تھا وہ بس خالی نظروں سے انہیں دیکھتا رہا پھر وہاں سے نکل آیا۔۔۔۔۔

چھ دن ہو گئے تھے اسکی بیٹی کو مشینوں میں جکڑے وہ مصنوعی سانسوں پر تھی اور یہاں وہ اسے لگ رہا تھا آب مشکلات ختم نا ہوئی تو وہ خود ہار جائے گا تھکیں قدموں سے وہ پرائیویٹ روم کے اندر آیا یہاں وہ دشمن جاں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی بھورے بال بکھرے ہوئے تھے چہرہ زرد پڑ چکا تھا، شادابی کہی

کھو سی گئی تھی، آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے، ولی کا دل کٹ کر رہ گیا تھا، وہ ان کچھ دنوں میں برسوں کی بیمار لگ رہی تھی،۔۔۔۔۔

دروازے کی آواز پر اس اپنی آنکھیں فوراً صاف کی تھی وہ جانتی تھی وہ اندر سے تڑپ رہا ہے وہ رو کر اور زیادہ پریشان نہیں کر سکتی تھی اسے اپنے آنسو اپنے اندر اتار کر اسنے ولی کو دیکھا جس کی نظریں اسی پر جمی تھی آنکھوں کے سرخ گوشے اسکی درد کی گواہ تھی

اور کتنا برداشت کرو گی، کتنا چھپاؤ گی مجھ سے تمہیں لگتا ہے میں اندھا" ہوں؟ تمہاری نم پلکیں مجھے کچھ نہیں بتاتی۔۔۔ تم مجھ سے کیوں نہیں لڑتی۔"۔۔۔ وہ اس کے قریب جا بیٹھا چہرہ جھکا کر وہ ضبط سے زخمی نظروں سے زمیں کو گھورا۔۔۔

کیوں مجھے کیوں نہیں بولتی کچھ۔۔۔۔سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔ایک" اور بار میں غلطی کر گیا۔۔۔"۔اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لئے نم آنکھوں سے تقریبن چیخ اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ولی اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اسے اپنے سینے سے لگاتی وہ شدت سے روئی تھی۔۔۔۔ولی میں مر جاؤں گی پلیز ایسے نہیں بولو۔۔۔۔۔۔

"تم۔۔تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔تم نے مجھے زندگی کے رنگ سے روشناس کروایا۔۔۔۔میں کیوں تم سے لڑوں۔۔۔۔

تم دیکھنا ہماری بیٹی۔۔۔ بلکل ٹھیک ہو جائی گی۔۔۔۔ایسے نہیں کرو"۔۔۔۔ولی اسے خود میں بھینچ گیا تھا ایک ایک آنسو نورے کے بالوں میں

جزب ہو رہا تھا وہ توٹ رہا تھا۔۔۔۔اور نورے جو خود توٹ چکی تھی آج مظبوط بن گئی تھی وہ جانتی تھی اس کے ولی کو ضرورت ہے اسکی۔۔۔

زہر کو بروقت اسکا میدہ صاف کر کے نکال دیا گیا تھا مگر اس کا اثر نورے اور اسکی بیٹی پر ہوا تھا۔۔نورے دو دن بعد ہوش میں آئی تھی۔۔جبکہ وہ آب تک مصنوعی سانسوں پر چل رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد غنی آیا تھا جسے دیکھ کر ولی کی نظریں سرد ہوئی تھی۔۔۔۔

کیوں آرہے ہو تم کیوں۔۔۔میرا آب تم لوگوں سے کوئی تعلق نہیں کتنی" بار بولوں۔۔۔۔۔"

غنی نے اسے دیکھا دل کر لا کر رہ گیا تھا غنی م ولی کی حالت کو دیکھ کر۔۔۔۔

ہم سے کیوں ناراض ہو یار کیوں ہمیں سزا دے رہے ہو؟" غنی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بے بسی سے گویا ہوا تو ولی نے پوری طرح اسے جھڑک دیا نور ے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔۔

"ولی۔۔۔آپ امی سا غنی یہ سب ان سب کے ساتھ کیوں کر رہے ہیں انکا کیا قصور۔۔۔۔انہی کا قصور ہے۔۔۔جس پر میں شک کرتا وہ تو اللہ کو پیاری ہو گئی۔۔۔بچا کون؟؟۔۔۔" بتاؤ وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔غنی نے تاسف سے ولی کو دیکھا۔۔۔۔

میرے ہونے والے بچے کی قسم ہم کیوں کریں گے۔۔۔" ایسا غنی نے " اسے سنبھالنا چاہا جو بری طرح اپنا سینا مسل رہا تھا سانس نہیں آ رہا ہو جیسے

۔۔۔ولی نورے نے اٹھنا چاہا مگر وہ اٹھ نہیں سکی درد سے وہ ہل بھی نہیں سکی۔۔۔

ولی نے نفی میں سر ہلا کر اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلایا جب کے غنی کو دیکھا جو اسے پانی دیں رہا تھا۔۔۔

سوری !۔۔۔میں شاید صحیح غلط کی تمیز بھول گیا ہوں۔کرب سے کہتا وہ پانی کا گلاس منہ سے لگا گیا۔۔۔ڈاکٹر آپ کو بلا رہی ہیں نرس نوک کر کے اندر آئی تھی جسے سن کر ولی اور غنی دونوں باہر بھاگیں۔۔۔

یا اللہ معاف کر دیں میرے گناہوں کو جس سے تو ناراض ہوا ہو"

۔۔۔میری بیٹی کو ٹھیک کر دے۔۔۔"نم آنکھوں سے وہ یہی سوچ سکی ۔۔آب رو رو کر آنسو بھی گویا خشک ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مبارک ہو ناؤ یور بے بی آر فائن آب آپ انہیں گھر لیجا سکتے ہیں "ڈاکٹر کے " آواز کسی ابرے رحمت سے کم نہیں تھے شکر کا کلمہ دونوں کے منہ سے نکلا تھا

۔۔۔۔

اپنی بیٹی کو گود میں لیا تو اسے محسوس ہوا جیسے دنیا کا خزانہ اس کی جھولی میں ڈال دیا گیا ہو غنی نے گھر فون کر کے اطلاادی تھی۔۔۔

ولی اسے روم میں لایا جہاں نورے بے چین سی بیٹھی تھی آنکھیں سوج گئی تھی گو یا وہ پھر روئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے آب ہماری بیٹی گھر چلتے ہیں۔" اسکی گود میں دیتا اسکی پیشانی چوم گیا۔۔۔نورے کے کئی آنسوں بہہ نکلے جسے ولی نے اپنے لبو سے چنا تھا

۔۔۔۔

گھر میں ایک بار پھر خوشیاں آئی تھی سب خوش تھے ولی نہیں چاہتا تھا واپس یہاں آنا مگر نورے کی زد پر آنا پڑا تھا۔۔۔
بانو بیگم کتنی دیر تک اپنی پوتی اور بیٹی کو اپنے سینے سے لگائی رہی تھی۔۔۔

نام کیا رکھا میری شہزادی کا احد ملک نے اسکی ننھی سی پیشانی چومی تو وہ ہلکا سا کسمسائی جس پر سب کے لب مسکرائے انہیں ابھی آئے ہوئے ایک گھنٹہ ہی

ہوا تھا اس وقت سب ولی اور نورے کے کمرے میں تھے سوائے غنی اور عدن کے۔۔۔

"بی بی جی وہ غنی صاحب عدن بی بی کو ہسپتال لیکر جا رہے ہیں ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔" ملازمہ نے پھولی ہوئی سانس بحال کرتے ہوئے کہا تو بانو بیگم نیچے بھاگی انہیں ساتھ جانا تھا ظاہر ہے احد ملک نے سب خریت کی دعا کی اور باہر نکلے۔۔۔۔

ہمارا داماد آنا ہے یا پھر بہو؟"۔۔۔ولی شرارت سے بولا تو نورے نے تعجب" سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔پھر لب مسکرادیئے شرم سے نظریں جھک گئی۔۔۔

ولی جو ایک گھنٹہ پہلے تک بکھر ہوا تھا اب اپنی پری کو ہاتھ میں لئے پر سکون تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورے نے ولی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔ولی نے مسکرا کر دیکھا۔۔۔پھر اپنے لب اسکی پوشت پر رکھیں۔۔۔۔ولی کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

''میں اقرار کرتی ہوں عبدلولی احد ملک دنیا کا بہترین انسان ہیں ۔۔۔۔۔نورے ولی ملک کا سکون ہے،جان ہے یا یہ کہہ لو نورے کا سایہ ہے '' ۔۔۔۔۔ایک بھولی سی مسکان تھی لبوں پر ولی کا دھڑوں خون بڑھا گئے تھے اس کے الفاظ ان دنوں وہ جتنا تڑپا تھا لگ رہا تھا سب ازالہ ہو گیا۔۔۔۔۔

اسکے لبوں کو چوم کر وہ سرشار ہوا تھا اس کی ملکہ ہو۔۔۔۔۔۔مجھے سکون کیسے پہنچانا ہے سب جانتی ہو اسے خود سے لگاتا بھاری آواز میں بولا تو نورے قندھاری سرخ ہوئی۔۔۔۔

دروازہ ایک بار پھر نوک ہوا ولی کا دل کیا جان لے لے انے والے کی۔۔۔

اجازت ملنے پر ملازمہ آئی جو خاموشی سے کسی مجرم کی طرح ان کے اگیں کھڑی ہو گئی تھی۔۔

کیا ہوا ہے"؟ نورے نے اسے چپ دیکھ کر پوچھا ولی خاموش ہی تھا آب تک
بی بی مجھے معاف کر دیں مجھ سے گناہ ہوا ہے وہ یکدم نورے کے پیرو میں گر کر روئی تو نورے نے ہڑبڑا کر اپنے پیر پیچھے کئے
کیا ناٹک ہے یہ؟" ولی دھاڑا تو وہ کانپ کر رہ گئی جب کے ملازمہ روئی تھی" اور۔۔۔

"صاحب جو ہوا میری وجہ سے ہوا دادی سا نے مجھے کہا تھا کے زہر نورے بی بی کے کپ میں ڈالوں اور بیچ میں رکھو وہ کپ اور میں نے غلطی

سے وہ کپ کونے پر رکھا جو دادی سا پی گئی اور تھوڑی سی نورے بی بی کو بھی پلا دی مجھ سے بھول ہو گئی میں نے زہر ملا دیا صاحب میرا ضمیر مجھے زندہ نہیں رہنے دے رہا۔۔۔" وہ رو رو کر سب بتا گئی ولی کی آنکھوں میں خوں اتر آیا تھا

۔۔۔۔۔

ہاتھ کی مٹھی بنائے وہ ضبط کے آخری مراحل پر تھا۔۔۔

میری وجہ سے دادی سا چلی گئی میں نے یہ کیا کر دیا۔۔۔

نورے نے اپنی سیسکیاں روکی تھی کیا کوئی اتنی نفرت بھی کر سکتا ہے دل میں بس یہی سوال تھا۔۔۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ وہ اتنی قوت سے دھاڑا کے وہ بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔آج کے بعد حویلی میں نظر نہیں آنا زندہ گاڑ دونگا سرخ پڑتی وحشت زدہ آنکھیں دیکھ کر وہ بھاگ گئی تھی وہاں سے۔۔۔

واہ سرپرائزاچھاتھا۔۔۔جس کے گڑھا کھوداخود گر گیااس میں وہ تمسخرانہ انداز میں بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

ایسے نہیں بولیں ولی نورے نے ٹوکا تو وہ خونخار نگاہوں سے اسے گھورنے لگا

۔۔۔۔۔

اچھاناپلیز غصہ نہیں ہواس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔۔

انہیں ہاتھوں سے دفن کیا انہیں انہی ہاتھوں سے انکا ہاتھ پکڑ کر کھیلا تھا ۔۔۔کیا وہی عورت مجھے اجاڑ سکتی ہے یقین نہیں آتا۔۔۔۔

اور نفرت ہو ہو یا محبت وہ اندھی ہوتی ہے اس میں انسان کو خود نہیں ہوتا معلوم وہ ایک کے چکر میں کئی لوگوں کی زندگی برباد کرتا ہے۔۔۔

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔"ڈاکٹر ہاتھ میں لئے ایک کمبل میں لپیٹا وجود غنی" کی گود میں دے گئی جسے گود لیتے ہی اسکی آنکھیں نم ہوئی تھی بانو بیگم اپنے پوتے کے واری صدقے گئی۔۔۔

قدم بے ساختہ روم کی جانب بڑھے تھے اپنے بیٹے کو لئے پیچھے بانو بیگم فون پر بتا رہی تھی رانیہ کو۔۔۔

زہرہ۔۔۔

اسکا ہاتھ تھام کر پاس ہی بیٹھا تھا جو نقاہت سے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

دیکھو ہمارا بیٹا۔۔۔"اسے سہارا دے کر بیٹھایا تھا پھر اسکی گود میں اپنے کو دیا"

عدن نے اسکے گال پر لب رکھیں یہ تو مجھ پر گیا ہے اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو چوم کر وہ چہک کر بولی غنی نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

آئی ڈونٹ نو کیسے میں تمہارا شکریہ ادا کروں۔۔۔"

ایسی باتیں نہیں کرو"۔۔۔اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بولی تو غنی وہی ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا گیا۔۔۔

بانو بیگم روم میں آئی ساتھ ہی رانیہ شمس بھی ساتھ انکی چار ماہ کی بیٹی بھی تھی جو آرام سے شمس کی گود میں سو رہی تھی۔۔۔

مبارک ہو باپ بن گئے یار میں لیٹ ہو گیا ورنہ مجھے بھی چکر کاٹتے ہوئے تمہیں دیکھنا تھا وہ قہقہہ لگا کر بولا تو سب ہنسے۔۔۔۔

بھاری قدم اٹھاتا وہ اس کمرے میں آیا تھا جہاں ایک وجود مشینوں میں جکڑا ہوا تھا وہ کہی سے بھی پاکستان کی ٹاپ ماڈل نظر نہیں آرہی تھی معذوری ایسی تھی کے وہ بے بسی سے مرنے کی دعا کرتی تھی۔۔۔۔

آج بہت ہمت کے بعد وہ یہاں آیا تھا ورنہ وہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

غنی مجھے معاف کر دو پلیز۔۔"وہ اسے سامنے دیکھتے ہی بلک اٹھی تھی عدن نے جب گولی چلائی تھی جس کی وجہ سے وہ چلنے سے معذور ہو گئی تھی

کونسی معافی میں تو تمہاری شکل تک دیکھنا نہیں چاہتا۔۔" لہجے میں چٹانوں" جیسی سختی تھی آنکھوں صرف سرد پن تھا کومل کی ریل کی ہڈی میں سر سراہٹ ہوئی تھی ہاتھ جوڑتی وہ آنکھیں میچ گئی تھی اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت دیکھنا کتنا مشکل تھا وہ آج سمجھ پائی تھی۔۔۔

معاف کر دو غنی۔۔۔مجھے پلیز وہ روتی ہوئی بلک اٹھی تھی۔۔۔کس کس" چیز کی معافی؟۔۔۔۔۔۔بے وفائی کی؟؟؟۔۔۔۔۔۔گناہ کی ؟؟؟۔۔۔۔۔کیا بے حیائی کی۔۔۔کیا بدلہ لینے کی معافی جواب دو؟"وہ دھاڑا تھی۔۔۔

اپنے بیٹے کے صدقے تمہیں اتنی آسانی کردیتا ہوں کہ وہ گھر جو کبھی ہمارا تھا وہ تم رکھو تم رہو اس میں باقی ان پیپرز پر سائن کرو ورنہ اچھا نہیں ہوگا ۔"۔۔۔۔

وکیل کئی بار اس کے پاس آیا تھا سائن لینے مگر کومل کی ضد یہی تھی کے غنی آئے گا تو سائن کرونگی۔۔۔۔

اپنے سامنے پیپر دیکھ کر اسکو اپنا کیا یاد آیا۔۔۔۔

دل خون کے آنسو رو رہا تھا مگر آنکھوں سے فقط پانی بہہ رہا تھا۔۔۔

اپنے ہی ہاتھوں پتھر چنے تھے۔۔۔

آب بیٹھے روئے یہ کیا حاصل ہے۔۔۔

وہ جا چکا تھا اس کے منہ پر خیرات مار کر وہ بس اس دروازے کو دیکھتی رہ گئی جہاں سے وہ اسکی بربادی کا پروانہ لیکر نکلا تھا۔۔۔۔

دس سالہ داؤد ہالہ کے سامنے کھڑا اسے گھور رہا تھا جو اسکی چاکلیٹ کھا کر آرام سے معصوم بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔

میں تمہارے یہ لمبے لمبے بال کاٹ دونگا۔" وہ اس کے بال اپنے ہاتھوں" میں جکڑتا غصے سے بولا تو وہ رو دی۔۔۔

Zubi Novels Zone

مجھے مارو نہیں میں بابا کو بتاؤں گی۔" وہ روتی ہوئی بولی تو وہ بوکھلا کر اسے"
گلے لگا گیا ہالہ سوری۔۔۔میں مذاق کر رہا تھا اسکا آنسو سے بھیگا چہرہ اپنی استین
سے صاف کرتا معصومیت سے بولا تو وہ خفگی سے اسے گھورنے لگی۔۔۔

تمھیں پتا ہے نا تمہارے بغیر کچھ اچھا نہیں لگتا اس لئے میں نے تمہاری چیز"
کھالی۔۔" اب وہ گارڈن میں رکھی چیئر پر بیٹھ کر بتانے لگی تو وہ اسے س گھور
کر رہ گیا یہ ڈرامہ تھا وہ آب سمجھا۔۔۔

تم بہت کوئی ڈرامہ کوئین ہو۔۔۔" اسکے بال بکھر کر منہ بنا کر بولا تو وہ"
کھلکھلا گئی پھر اپنے بکھرے بال اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے سمیٹیں
۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ کاپی تھی نورے کی اس کے بال اسکا لب ولہجہ ہاں بس وہ چالاک ولی جیسی تھی۔۔۔۔

گھر کی جان ہالہ تھی تو دل داؤد عبدالغنی ملک تھا۔۔۔

داؤد ہالہ آجاؤ۔۔۔

میگی کھالو۔۔"نورے نے کچن کی کھڑکی سے ہانک لگائی تو دونوں اندر بھاگے۔۔۔

میری نورے بڑی ہو گئی۔۔۔"اسکے کان پر لب رکھیں اسے پیچھے سے اپنے" حصار میں لیا۔۔۔

"جی بڑی ہو گئی کیونکہ میرے بچے بھی بڑے ہو رہے ہیں"وہ اسکا کلر پر ہاتھ رکھیں شرارت سے بولی تو ولی نے اسکی ناک پر لب رکھیں۔۔

"بڑی ماما۔۔۔

داؤد شور کرتا اندر آیا تو ولی دور ہوا ساتھ اسکی پری بھی تھی جو اپنے بابا کو دیکھ کر اسنے پاس آ کھڑی ہوئی وہ جانتی تھی آب کیا ہونا ہے۔۔۔

ماما اس نے میری چیز کھالی۔۔۔"وہ نورے کا دوپٹہ پکڑ کر بولا تو نورے نے اپنی چھوٹی سی پٹاکھا کو گھورا۔۔

ماما جھوٹ بول رہا ہے یہ۔۔"وہ کندھے اچکا کر مکر گئی تو ولی نے لب دبا کر" بیٹی کی شرارت کو دیکھا۔۔۔

چڑیل ہو تم وہ چیخ اٹھا۔۔۔"تو ولی اور نورے کا قہقہہ نکلا"

افففف کیوں بھائی کو تنگ کرتی ہو۔۔"نورے نے معصوم سا منہ بنایا تو ولی" غشی کا دورا ہ پڑا۔۔۔۔

ڈر گئے ایسے بچے تم سے یہ نہیں بھرم ڈالو۔"ولی نے اسکے بالوں پر ہاتھ پھر" کر چھڑا تو وہ منہ بنا گئی بچے آب ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔۔

وقت تیزی سے گزر گیا تھا اس وقت میں دادا سا بھی اللّٰہ کو پیارے ہو گئے تھے بانو بیگم آب بہت کم ہی کمرے سے نکلتی تھی احد ملک پنچایت دیکھتے تھے دادا سا کی جگہ آب وہ تھے۔۔۔۔

غنی اور عدن کراچی گئے ہوئے تھے کام کے سیلسلے میں انہیں آج آجانا تھا

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غنی خدا کا خوف کرو تمہارا بیٹا تم سے زیادہ تیز ہے۔"وہ آنکھیں دیکھا کر" بولی تو غنی نے اسے گھورا۔۔۔

"اسکی بہن ہی تو لانے کا بولا ہے اس میں داؤد کا کیا سین آگیا؟"اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے خفگی سے بولا تو عدن سرخ ہوتی اسے گھورنے لگی۔۔۔

میرا ایک ہی بیٹا کافی ہے۔"اسنے اپنی بات پر زور دیا۔۔۔"

مجھے بیٹی بھی چاہیئے۔۔۔"اس نے اپنی بات پر زور دیا بحث کرنا بیکار ہے" تمہارا اسکے لبو کو چھوتا آنکھ ونک کر گیا تو عدن نے اسکے سینے پر پنچ مارا۔۔۔

چلو گھر چل کر سب کو سرپرائز دیں گیں اسکی لبوپر گرفت سخت کرتا اس کی تمام مزہمت ترق کر گیا عدن بھی خود سپر دگی کے اعلم میں اس کے گلے میں بازو حائل کر گئی۔۔۔

ایک خوبصورت زندگی انکا انتظار کر رہی تھی۔۔ جس کے یہ لوگ خواھشمند تھے۔۔۔۔

ختم شدہ

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

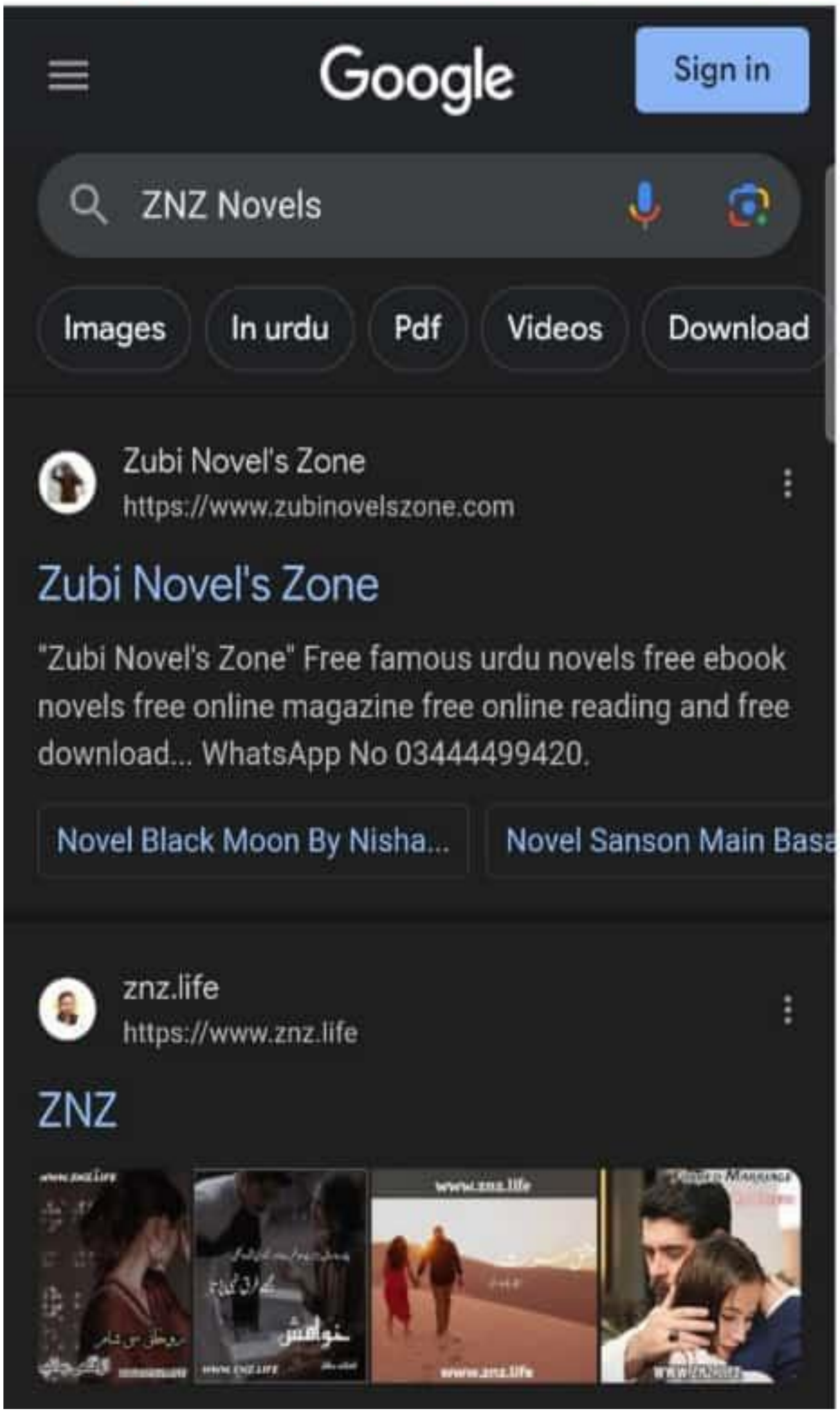

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کرکے
باآسانی ڈاؤنلوڈ کرکے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now